

हिन्दुस्तानी एकेडेमी, पुस्तकालय
इलाहाबाद

बर्ग संख्या.....

पुस्तक संख्या.....

क्रम संख्या.....१०३७

زندگی زندہ دلی کا نام ہے * مردہ دل خاک جیسا کہ تمہیں۔
(تمام حقوق محفوظ ہیں)

المزاح فی الکلام کا لہجہ فی الطعام

پیشہ

کارخانہ دیا ہے خوار کے خاتم التعلیم، لاہور، پاکستان

۱
اشنا و در کرم چند کیا باعث ہے تم اس قدر شہزاد تہیں
ہا اندر تہ سیری با ہے کہ میں تمہیں سزا دینے لگا ہوں
ایک روز کہہ رہے تھے کہ نیک لڑکے چھوٹی عمر ہی
وعدہ کر لیا ہے کہ میں چھوٹی عمر میں نہ مریں گا۔

۲
خالہ نے ایک طوطا پال رکھا تھا جو خالہ کے مرنے

۳
لے جو ان خلی فروری پھنے پٹیاں باندھے پرید کر رہے
نہ دیکھ رہے تھے۔ آخر ان میں سے ایک نے دوسرے

۴
ن مڑے ہوئے پاجاموں میں ٹانگیں کینو کر داخل

۵
تپ آخر میری طبیعت بہت خراب ہوئی جا رہی ہے۔

ہوتی ہے۔

طیبیت اچھا پھروہ گویاں کھانا بند کر دو جو میں نہیں دیکھا تھا۔
لیکن میں نے تو ابھی انہیں کھانا شروع ہی نہیں کیا۔
خیر تو پھر اب کھانا شروع کر دو۔

۵

لازم ملزوم ادا تھی یہ دنیا بڑی سخت ہے لوگوں کو ظاہر داری کا یہاں تک خیال ہے
کہ جب تک کسی شخص نے اچھا سوٹ نہ پہنا ہوا ہو اسے کام ہی نہیں مل سکتا۔
م۔ یہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ انسان کے ساتھ میں جب تک کوئی کام نہ
ہو وہ سوٹ ہی خرید نہیں سکتا۔

۶

عجب تپ کیپ اگپ بارتھکاری دیس نے اس خرگوش کا ایک عجیب طریقہ
پیشکار کیا تھا۔
دوست یہ کیونکر؟

شکار یہ میرا آخری کارہ توں ختم ہو چکا تھا جب میں نے اسے دیکھا لیکن
میں اسے حاصل ہی ضرور کرنا چاہتا تھا۔ آخر ایک تجویز میرے ذہن میں سمائی
خرگوش بھاگ کر ایک درخت کے تنہ سے جا لگا۔ میں نے اپنے بوٹ سے ایک
کیل نکالا اور اسے بندوق میں رکھ کر چلا یا وہ اس کے کان ملگا اور وہ درخت
لگ گیا اس کے بعد میں نے اسے باسالی لپیٹ لیا۔

۷

عجب خط یہ انگلستان میں ایک لڑکے کی ماں نے اس کے استاد کے
نام مندرجہ ذیل معذرت کی چھٹی لکھی تھی۔
یہ معذرت خواہی کے بعد میں آپ کی توجہ اس امر کی طرف دلاتی ہوں
کہ آپ نے جانی کا دایاں کان اس قدر کھینچا شروع کر دیا ہے کہ وہ بائیں

سے لمبا ہوتا جا رہا ہے۔ جہرانی سے اب آپ کچھ مدت کے لئے اس کا دنیا
کان کھینچا کریں۔ تاکہ دونوں برابر ہو جائیں ۷

۸

حوصلہ افزائی عاشقِ مہم نے شاید سنا ہو گا کہ بوسہ لینا اور دینا سخت
خطرناک ہے ۷
مبغضوفہ یہاں لیکن میں ایک ایسے خاندان سے تعلق رکھتی ہوں جو دلیری
کے لئے ہمیشہ سے مشہور چلا آیا ہے۔

۹

یہ بھی ایک فائدہ، افسوس خواہ یہ میں اب زیادہ انتظار نہیں کر سکتا اگر
آپ روپیہ ادا کرتے کا جلد فکر نہ کریں گے تو میں ہر روز مکان پر اگر تنگ کیا
کروں گا ۷
مفتوح میں واہ اس سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے اس سے تو یہ ہو گا کہ ہم
دونوں میں دوستی کا رشتہ مستحکم ہو جائیگا اور آپ میری زیادہ لحاظ کرنے لگیں گے
۷
ترا جہر ترید وہ ایک ٹوپی خریدنا چاہتی تھی اس لئے اس نے نئی پوشاک کیلئے تہ
کرنا شروع کر دیا۔

خاوندِ نئی پوشاک! واہ مجھ میں اس قدر توفیق نہیں ہے کہ میں تہیں نئی
پوشاک خرید دوں۔ البتہ اگر دستاؤں یا ٹوپی کی ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں
بیوی یہ پیارے اس قدر گھبرائے کیوں جاتے ہو؟ میں تو ہر طرح تمہاری
متابعت پر رضا مند رہتی ہوں۔ خیر اگر سر دست تم پوشاک بنوا کر نہیں دے
سکتے تو نئی ٹوپی ہی لے دو۔

۱۱

بہترین صفت رکھتے ہو تمہارا ۷ ندر جو کیداری کی کون کوئی غلام

فالیتیں ہیں؟
چوکیہ ارسی کا امیدوار جناب میں فراموشی نہ کر جاؤں گا۔

۱۲

محبت میں سب کچھ ہے میری شادی ہوئی کو ابھی تھوڑی ہی عرصہ
گزر رہا کہ میں نے معلوم کیا کہ میری بیوی کو ابھی اور عورتوں کی طرح قدرت
نے مادہ انتخاب عطا کیا ہے۔ ایک دن جبکہ میں باہر گیا ہوا تھا تو اسے میرے
دکس کا تالہ کھولنے کا موقع مل گیا۔ میں نہیں سمجھا کہ اس نے کس نوع پر
ایسا کیا۔ لیکن اُسے دُکس کھولنے پر ناامیدی تو ضرور ہوئی ہوگی کیونکہ یہ صرف
لبکٹوں سے چڑھا۔ جس وقت میں شام کو گھر واپس آیا تو اُسے کہا: "جارج
وہ تمام لبکٹ جو ہیں نے آج تمہارے دُکس میں پیچھے ہیں کس مقصد کے
لئے رکھے ہیں۔ جواب دیا: چونکہ اس وقت میری اور تمہاری شادی ہو
چکی ہے۔ اس لئے مجھ تمہیں بالکل سچ بتا دیا جا رہے۔ اصل یہ ہے
کہ زمانہ کورٹ شپ میں جس وقت میں تمہارے سامنے جھوٹ بولا کرتا تھا جو
اکثر حالتوں میں ضروری تھا۔ تو میں اس کا زبانی نوٹ کر لیا تھا۔ اور جس
وقت میں گھر واپس آتا تو ایک لبکٹ اپنے دُکس میں گرا دیتا یعنی فی جھوٹ
ایک لبکٹ اگر میں نے دن میں تمہارے سامنے چھ دفعہ جھوٹ بولا تو میں
نے چھ لبکٹ دُکس میں ڈال دیئے۔ پس ان لبکٹوں سے جس قدر جھوٹ میں
نے کورٹ شپ کے عرصہ میں بولے ان کی تعداد معلوم ہو سکتی ہے۔
اس نے اس پر جواب دیا کہ کیا ہی خوب ہوتا اگر میں اس سے پہلے ذرا ہی خیال
کرتی اور میں ہی ہر جھوٹ کس لئے چھوٹا سا پیسہ کا ٹکڑا اٹھا کر کہتی تو ہماری
آئندہ زندگی کے لئے ہمارے پاس کافی پیسہ اور لبکٹ جمع نہ ہو جاتے۔

۱۳

الٹی اسٹین گلے پڑنا: ایک چالاک نوجوان آدمی یوے اسٹین کے

بیٹ فارم پر دوسرے دھڑا سبات کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ اسے کوئی خالی
اڑی ایک پرس میں جو روانہ ہونے ہی والی تھی ملجائے لیکن جب کہیں جگہ
میلی تو وہ افسانہ شکل بنا کر سب سے پھیلی گاڑی کی طرف روانہ ہوا۔ اور
ٹیشن والوں کے لہجہ میں مسافروں سے مخاطب ہو کر بولا۔ تم اس گاڑی میں کوئی
مرد وہ یہ نہیں جائیگی۔ تمام مسافر آپس میں کاناپہوسی کرنے لگے لیکن آخر
ار انہوں نے گاڑی کو چھوڑ دیا۔ اور نزدیک الی دوسری گاڑیوں میں جا بیٹھے
وہ جوان گاڑی میں آرام سے بیٹھ کر خوشی سے مسکرایا۔ اور اپنے آپ کو کہنے لگا۔
یہ آگے میرے لئے یہ کیا ہی عمدہ بات ہو۔ کیا اچھا ہو گاڑی جلدی سے روانہ
ہو جائے گی

یہ اس آئنا میں ٹیشن ماسٹر نے اپنا سر کھڑکی میں ڈالا۔ اور کہنے لگا۔ میرے خیال
میں شاید تم ہی وہ چالاک آدمی ہو جس نے مسافروں سے کہا ہے۔ کہ یہ گاڑی
نہیں جائیگی۔

یہ ہوشیار نوجوان نے مسکرا کر جواب دیا۔ ہاں ٹیشن ماسٹر نے دانت میسکر کہا۔
خوب۔ پورے تمہیں لوگوں کو گاڑی چھوڑنے کے لئے کہتے ہوئے سنا تھا۔ اس
لئے اس نے گاڑی کو کاٹ ڈالا ہے۔ کیونکہ اس نے تمہیں ڈاکٹر خیال کیا
اور اب یہ گاڑی واقع میں نہیں جائیگی۔

۱۴
خالی نہ جانے پائے وہ ایک جگہ نیلام ہو رہا تھا۔ ایک اگیر بطور باش
اندر جانے لگا۔ دروازہ شکستہ حالت میں تھا اتفاقاً اس سے الگ گریٹا
اور اگیر کے سخت چوٹ آئی۔ مالک جو نئی آواز سن کر اندر سے نکلا۔ تو اگیر
جھنجھاکر بولا۔ دیکھو تم نے ایسا پورا نا اور خراب دروازہ رکھ چھوڑا ہے کہ میں
اس سے پھینک کر گر پڑا۔ اور میرے چوٹ آئی۔ میں تم پر ہتک کا دعویٰ کرونگا
مالک یہ لیکن تم نے جو میرا کوڑا توڑ ڈالا پہلے حرجانہ تو دلو اسے۔

فقور کس کا تھا یہ ایک افیونی سفر کر رہا تھا۔ رستہ میں اسات ہو گئی اور اسے ایک بڑھیا کے مکان پر رہنا پڑا۔ کہانے سے فائدہ ہو کر اس بڑھیا سے کہنے لگا۔ کہ بچہ چار بجے صبح اٹھا دینا۔ اتفاق سے اسات ایک سپاہی ہی پہنچا جو لاجھنگا اسی گھر کے مکان پر آئی تھا۔ اور اسکو ہی اسات بس کر رہی پڑی۔

بڑھیا نے افیونی کو نہ بچہ دیا اور وہ اندھیرے میں سپاہی کی پگڑی پر رکھ کر چل دیا۔ راستہ میں جب ن کا اچھلا ہوا اور افیونی کو اپنے سر پر سپاہی کی پگڑی رکھی ہوئی معلوم ہوئی اور دیکھا کہ لوگ اس سپاہی کا شبہ کر رہے ہیں۔ تو آپ ہی آپ غصہ میں طر بڑا کر کہنے لگا کہ سسری کو کہا تھا۔ صبح جگا دینا۔ جگا دیا سپاہی خاوند کو۔

۱۶ کیا خدا غلطی کر سکتا ہے ایک پادری کی چوٹی لڑکی جسکا نام فینی تھا اپنے باپ کے کمرہ میں جو اتوار کی شام کے وعظ سے لئے بائبل میں سے تیار کر رہا تھا۔ شام ہونے سے پیشتر کہیلتی ہوئی داخل ہوئی اس نے خطبہ کی جانب کچھ دلچسپ لے کھتا۔ بعد ازاں اپنے باپ سے مخاطب ہو کر بولی بے اچھو باپ کیا خدا تمہیں بتاتا ہے کہ یہ لکھنا۔

پادری صاحب نے جواب دیا۔ یقیناً بیٹا خدا ہمیں بتاتا جاتا ہے۔ تب فینی نے پوچھا کہ پھر کس لئے تم اس کو اتنا کاٹتے اور درست کرتے جلتے کیا خدا غلطی ہی کر سکتا ہے۔

۱۷ بہترین اصول یہ سید لکال کے ایک پروفیسر نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ اگر کوئی تندرست آدمی جو اپنے آپ کو بیمار خیال کرتا ہو تب بھی اپنے مکان پر بند نہ بیٹھے تو تم کیا کرو گے۔

ایک طالب علم نے الہامی جواب دیا کہ میں اسے بیمار بنانے کی کوئی دوا دے دوں گا۔
بعد ازاں اُسے دوا دیدو لگا۔

اس پر فطیر صاحب نے پھر یہاں پر زیادہ وقت نہ ضائع کر دیا بلکہ فوراً اس
محل پر عمل شروع کر دیا۔

۱۸

فاوند کا درجہ۔ ایک آدمی نے دوسرے سے انکار گفتگو میں کہا۔ کہ تم کہتے
ہو کہ تم اپنی بیوی کے تیسرے فاوند ہو۔ اس نے جواب دیا کہ میں اپنی بیوی
کا چوتھا فاوند ہوں۔ پہلے نے جواب دیا۔ خدا کی پناہ پہر تم فاوند نہیں ہو گے
اس کے لئے بہتر لہ پوشاک ہو۔ کیونکہ وہ ایک تارقی اور دوسرے کو بہتتی ہے۔

۱۹

دونوں برابر۔ ایک نے مین بیچنے والے کیخٹ نے بہت سے خریداروں کو جو
میں وقت موجود تھے مخاطب کر کے کہا کہ تمہیں روئے زمین پر ایک ہی جگہ تانا
میں۔ لو۔ روئی۔ سن۔ انج وغیرہ وغیرہ سوائے اس جگہ کے اور کہاں
نہیں ہو سکتے ہیں۔

گروہ میں سے ایک نے جواب دیا کہ میرے بیٹے کی جیب میں یہ تمام اشیاء
موجود ہیں۔

۲۰

مفت پر بھی ہنگامی۔ ایک صاحب کسی قصبہ میں بہت سے مکانوں
کے مالک ہیں۔ انہیں سے ایک میں اُنکا شادی شدہ بیٹا رہتا ہے جو اپنے بخل
کے لئے مشہور ہے۔ اس کے بخل کی حد یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ اس کے باپ کو
چند سال تک گریہ کا ایک پیسہ بھی نہ مل سکا۔ چونکہ اس کا باپ اپنے بیٹے
سے برخلاف کوئی سختی نہیں کرنی چاہتا تھا۔ اس لئے وہ بذات خود ایک سوز
صبح کے وقت اس کے پاس گیا۔ اور کہنے لگا۔ کہ دیکھو بر خوردار میں تم

سے اس مکان کا گراؤ لینے کی فضول کوشش نہیں کرتا۔ کیونکہ میں فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ مکان میں نہیں بیرونگا۔

میں نے کہا۔ گنتوں سے نہ لو لگتا۔ متعجب پائے بیٹے سے پوچھا کہ کیوں نہیں لو گے بیٹے نے نہایت موزوں طور سے جواب دیا کہ میں اس مکان کے محصولات کو ادا نہ کر سکوں گا۔ اور خدا جانتا ہے۔ کہ اس شہر میں محصولات بہت ہی زیادہ ہیں

۲۱ حساب نہیں آتا! مسرو کلی ۷ د جو گلدستوں کی بہت شایق تھی، یہ گلدستہ

گلدستہ فروش ۷ ایک عدد ایک پنس کو اور چہ کے واسطے چار پنس ۷

مسرو کلی ۷ تو اچھا پنس کے گلدستے دیجاؤ ۷

گلدستہ فروش ۷ اگر آپ چہ سے کم لیں گے تو فی گلدستہ ایک پنس کے

حساب سے لینگا۔ اس سے کم نہیں۔

مسرو کلی ۷ کیا تم حساب نہیں پڑھتے اور تمہیں بسنت کے قاعدے سے خبر نہکانا

بالکل نہیں آیا۔

۲۲

فرق کیا تھا؟ یوسف ۷ میں تمہیں ہزار روغ منع کیا ہے کہ شراب نہ پیرو

پیارو۔ کیونکہ منشی اشیاء اخلاق اور صحت کے لئے مضرت ثابت ہوئی ہیں۔ تم

آج بھر متوالے نظر آتے ہو۔ حیات ۷۔ مگر آج تو میں نے صفت کی جی خریدو

نہیں۔

۲۳

بدلے لے لیا ہی! خاوند گہر سٹ کے لچہ میں، ذرا دیر نہ آنا میں نے جو

کتنے کے لئے لا کر رکھو تھے ان میں سے چند ایک بچہ نے بھی کھائے ہیں ۷

بیوی! (اطمینان کے ساتھ) مضائقہ نہیں۔ کتا ہی تو کئی بار اس کا کھا

بن کر کہا چکا ہے۔

۲۷
شاعری کی سزا اس سٹنٹ ایڈیٹر۔ ایک شخص نے یہ نظم بھیجی
ہے جو پانچ سال کیلئے پورک اینڈ کے جیل میں سزا جھگرتا رہا ہے۔
بئجنگ ایڈیٹر۔ اس کو اپنے اخبار میں ایک لمبے نوٹ کے ساتھ جس سے
معاملہ معلوم ہو جائے چہاں پتے کیجئے تاکہ دیگر شعرا کو اس سے متنبہ ہو جائے۔

۲۵
مشیت کی جو۔ عزیز الدین نے رلیارام پر روپیہ کا دعویٰ کیا ہوا تھا ایک
وزیر اسپیس دونوں کی جڑ پھونگی۔ عزیز الدین نے رلیارام سے طہینان بخش
ہے میں کہا کہ آپ بتلی رکھیں اور میرے وعدہ پر طہینان کریں۔ میں آپ کا روپیہ
بہفتہ کے اندر اندر معہ سود وغیرہ ادا کر دوں گا۔ اور تمہیں اچھی طرح معلوم
ہے کہ میں اپنے وعدہ کا ایسا ادا کرتا ہوں جیسے کہ دن سب ہے۔ اسپر لہ رلیارام
احب نے جواب دیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ یا نتہاں ہیں۔ لیکن آج کل دن
تہ چھوٹے ہوئے جاتے ہیں۔

۲۶
ولت کی جاہ۔ نوجوان آدمی کی کے باپ کے پاس گیا جو نہایت ظریف
رہا تھا۔ اور ویٹر ہو کر اس سے کہا۔ جناب میں آپ کی لڑکی کے ہاتھ کے لئے
پ سے درخواست کرتا ہوں۔ اس پر ویٹر آدمی نے نہایت طہینان بخش ہو کر
ا۔ کو نسا لہ تھا۔ میرے خیال میں یہی جس سے وہ چکاہی پر دستخط کیا کرتی ہے۔

۲۷
حسینہ کی ضرورت ہے! ایک لہجہ آدمی جس کے سر پر بال نام کو
تھے ایک نانی کی دوکان میں داخل ہوا۔ اور ایک کڑی پر پیچھ کر نانی کو
راہیں دینے لگا۔ نانی نے ایک لمحہ اس کی طرف تعجب سے دیکھا اور آخر کار

اس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کیوں صاحب آج کو نائی کی کیا خدمت ہے۔ آپ کو تو صرف روغن کرنے والے کی خدمت ہے۔ جو آپ کے سر کو چمکا دے۔

۲۸

سری کی شدت کا ثبوت: ایک نوجوان لیڈی جو نیوز لینڈ میں شادی کرنے جا رہی تھی ۸ حصہ ویسٹ اینڈ میں ایک درزی کی دوکان پر اپنی شادی کی پوشاک سلوانے گئی درزی نے بتایا کہ پوشاک کے لئے گرم کپڑا درکار ہے۔ لیڈی نے کہا اکیسویں نیوز لینڈ کی آئے ہو تو نہایت محتال ہے۔ اس پر درزی نے جواب دیا کہ میں صاحب میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ غلطی پر ہیں۔ کیونکہ یہ تو وہ جگہ ہے جہاں سے منجھ گوشت آتا ہے

۲۹

نمایاں فرق: ایک ماٹرنے ایک لڑکے سے پوچھا کہ جزیرہ اور جزیرہ نما میں کیا فرق ہے۔ لڑکے نے جواب دیا کہ ایک پانی اور دودھ کا گلاس لیجئے اور ایک بھی بکڑ کر پانی میں چھوڑ دیجئے۔ یہ ایک جزیرہ ہوگا۔ کیونکہ یہ چاروں طرف سے پانی سے گھری ہوئی ہے۔ اور مہین کو دودھ میں ڈالنے سے آپ کو معلوم ہوگا۔ یہ جزیرہ نما ہے۔ کیونکہ یہ قریباً قریباً پانی سے گھرا ہوا ہے۔

۳۰

حضرت کس خیر کی ہے: چھوٹا لڑکا۔ ڈاکٹر سے جودہ اغنت دیتا ہے، جب والد نے کہا ہے کہ وہ شکایت جس کے لئے آپ کو نین دیتے تو رفع ہو گئی ہو لیکن وہ جس کے لئے چوزہ کا شور با اور پورٹ دوامیں دیا کرتے تھے ابھی تک باقی ہے

۳۱

سہل ترکیب: ایک بخیل اپنے بیٹے کو ساتھ ساتھ لیکر بازار کی سیر کو نکلا کرنی کے دن ہے۔ بازار میں ملائی کی برف فروخت ہونے لگی ہیکر لڑکے

کے منہ میں پانی بہ رہا۔ بولا۔ ابا تھوڑی ملائی کی برف لیدو۔
والد صاحب چند منٹ تو تنہی جان کی اس مہارت پر حیران کھڑے
رہے۔ پھر کہنے لگے۔

دو بیٹا اگر ہم اس فنو طرحی سے حاصل۔ او میں تمہیں چند ہفتوں کے قصے
سناتا ہوں جن سے تمہارا خون مجھ ہو جائیگا۔ اور بدن میں کچھ پی محسوس ہونے
لگے گی۔

۳۲

نقصان میں نفع ۲۲ بچیاں کا ذکر آیا تو ایک اور نام بھی یاد آ گیا۔ خذ آ
شیخ محمد بن ہمارے پڑوس میں ایک نانی گرامی بخیل تھے جو نقصان میں ہی نفع کی
صورت پیدا کر لیا کرتے تھے۔ ایک دن کا ذکر ہے ان کے لڑکے نے کھانے کے
ساتھ سرکہ زیادہ مانگا ماں نے کہا جان مادر اتنا سرکہ نہ کہا، نقصان کر لگا
شیخ صاحب ہی پاس ہی بیٹھے تھے۔ بولے اشرف کی ہاں لڑکے کو تھوڑا
سرکہ اور دیرو میں نے سنا ہے اس سے انسان کا قد نہیں بڑھتا۔ اگر ایسا ہو
تو یہ عمر بھر نصف ٹھکٹ پر ریل کا سفر کر سکیگا۔

۲۳

استثنائے اکیل ۲۳ دوران جرح میں انسان کو کوئی خطرہ پیش آئے
تو اس کی نکت سفید پڑ جاتی ہے یا نہیں؟
گواہ۔ یہ کچھ کلیہ قاعدہ نہیں ہے۔
وکیل ۲ کوئی مستثنائے مثال پیش کر سکتے ہو۔
گواہ ۲ ہاں۔
وکیل ۲ چشم دید واقعہ کا ذکر کرتے ہو۔
گواہ ۲ ہاں۔
وکیل ۲ رک کا ۱۷۔

گواہ لا ایک سال کا عرصہ گزرا
وکیل نے کون آدمی تھا
گواہ لا ایک حبشی

۳۴

روزگار کا معقول رعبہ اچھا
پیشہ اختیار کرنے کا ہے
برکت لا ڈاکٹر کا

چھا لا کیوں ڈاکٹر کیوں
برکت لا میرے خیال میں ڈاکٹر ہی ایک ایسا شخص ہے کہ جس کا کام چا
طمینان بخش ہو یا نہ ہو اُسے اُس کی اُجرت ملتی ہے

۳۵

شکر یہ۔ ایک انگریز سیاح جنوبی فرانس میں بائیکل ہتھ سے اٹھا
ایک بلند پہاڑی پر چڑھ رہا تھا کہ راستہ میں اسے ایک سنہری فروش ملا
گاڑی میں جتے ہوئے گدھے کو ٹانگ رہا تھا۔ مگر گدھا بالکل قدم اٹھاتا
سیاح نے گاڑی کو ایک ہتھ سے دھکیلنا شروع کیا اور اس کی مدد سے پہنچ گئے۔
جلد وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ گئے۔

وہاں پہنچ کر سنہری فروش نے سیاح کا شکر یہ ان الفاظ میں کہا کہ میر
جناب کا بہت ممنون ہوں دراصل صرف ایک گدھ کی مدد سے میرا
جگہ تک پہنچانا ممکن تھا

۳۶

جاپان کی اشتہار نویسی کا کچھ اندازہ ذیل کی عبارت سے ہو سکتا ہے
کارخانہ کا کاغذ جس میں چیزیں لپی جاتی ہیں۔ لپٹی کی طرح مضبوط ہوا
اس تیزی سے بھیجا جاتا ہے۔ جیسے توپ کا گولہ رہا تے ہاں کارخانہ

ایک حسین عورت کے گال محیط نرم ہوتا ہے اور قوس فرخ محیط خوبصورت

۳۷

بالو اسطہ اثر عورت:۔ میں نے اس سالہ میں پڑھا ہے کہ ٹویوں کا سنہ لوگوں کے بال کو سفید کر دیتا ہے

مرد:۔ میک ان تختی ٹویوں نے جنہیں تم پہنا کرتی ہو میرے بال سفید کر دیئے ہیں

۳۸

یہ کیا کرامت ہے:۔ سر رارٹ بال مرحوم ایک مشہور منجم ہے۔ ایک وقت پر ایک گنوار نے اُن سے کہا۔ میں نے سنا ہے آپ کے پاس ایک بہت بڑی دیورین ہے۔ میں اُسے دیکھنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کس کام آتی ہے۔

سر رارٹ نے کہا اُمیں چاند خوب اچھی طرح نظر آتا ہے۔ لیکن جب ہفتار نے اُس وقت آنکھ لگا کر دیکھنا چاہا تو وہ بولے نہیں اس وقت نہیں رات کے وقت دیکھنا۔

گنوار نے حیران ہو کر جواب دیا تو پھر اس دیورین میں کیا کرامت ہے رات کے وقت تو میں آنکھوں سے چاند دیکھ لیتا ہوں۔

۳۹

کیسی باتیں! گواہ:۔ حضور وہ ایک گندہ کینہ اور مخنت آدمی ہے۔ وہ ناہنجار.....

مجھ پرٹ:۔ غصہ سے، سچ پے ہو

گواہ:۔ حضور والا۔ جو ایسی بندہ عرض کرتا ہے وہ بالکل سچ ہے
مجھ پرٹ:۔ کچھ مضائقہ نہیں۔ ہم ایسی باتیں اس جگہ نہیں سنا نہیں چاہتے

مطلب کی بات امیوی :- خدا کی پناہ۔ اسحاق اسحاق کیا تم نہیں سمجھ چارہائی کے نیچے کوئی شخص دم لے رہا ہے۔ یہ ضرور ہے کہ کوئی چور ہے۔
خاوند چوپے ہو شور نہ مچاؤ۔ اسے سونے دو ہم کل صبح اس کے رات کے میرے
کے لئے اس ہو کر یہ حصول تمہیں گے۔

یہ بھی ایک معجزہ ہے :- ایک طاقتور واعظ منبر پر کھڑے ہوئے غلط کر رہے
تھے۔ دو نوجوانوں نے انہی ہر بات میں دخل دینا شروع کیا۔ اور واعظ کی ہر
بات کو دیکھ کر اور سن کر نفرت سے منہ لگے۔ واعظ پیٹ ہو گیا۔ اور ان سے مخاطب
ہو کر کہنے لگا۔ کہ تم کیوں اس مجلس میں حاضر ہو گئے ہو۔ انہیں سے ایک نے گستاخا
لیجے میں جواب دیا کہ ہم معجزے ہوتے ہوئے دیکھنے آئے ہیں۔ یادری آہستہ منبر
سے اترے اور اس کی جلے نشست پر آکر دونوں کو گریبان سے پکڑ لیا۔
جونہی کہ وہ گریبان چھڑا کر دروازے سے باہر ہوئے تو واعظ نے کہا کہ ہم یہاں
کوئی معجزہ نہیں کرتے۔ لیکن ہم شیطانوں کو باہر نکال دیتے ہیں۔

مبالغہ آمیز مشوہ :- ایک نگریز نوجوان جس کو کہ جنوبی امریکہ میں اپنا تکلیف
دہ سفر ایک آہستہ رفتار سے چلنے والی ٹرین میں ابھی ختم کیا تھا۔ ریلوے
کے ایک مندر سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ کہ کیا یہ کمپنی مسافروں کو اجازت دیتی
ہے کہ وہ اسے ایک مودبانہ طریقہ سے صلح دلیکیں انہوں نے اس بات کو
سن کر ایکے رشتہ لہجہ میں جواب دیا کہ ہاں میرے خیال میں کمپنی کی طرف
سے اجازت ہے۔ نوجوان نے جواب دیا۔ کہا چہا اگر کمپنی کی طرف سے اجازت ہی
تو میرے خیال میں کمپنی بچن کے اگلے چھوڑ دے۔ اور اسے ٹرین کے پیچھے
لگا دے تو بہتر ہوگا۔ کیونکہ ہمیں یہ امید نہیں کہ ٹرین کسی اجا نور

لٹ بیچ سکے۔ بلکہ یہ ممکن ہے کہ کوئی جانور کہیں پیچھے سے آکر کسی مسافر کو نہ کاٹ کھائے ؟

۴۳

سنا لیستہ جواب :- امریکہ میں بوسٹن کے باشندے الفاظ کے استعمال کرنے میں نہایت سلاست اور سنجیدہ مشہور ہیں۔ بوسٹن کا ایک چھوٹا لڑکا کھڑکی میں سے باہر گر پڑا۔ ایک نہربان نوجوان لیڈی دوڑی ہوئی اس کی طرف آئی اور کہنے لگی: بیٹا تم کس طرح سے گر پڑے لڑکے نے عورت کی طرف تاک کر دیکھا اور جوابے پاکہ میں عمودی طور پر سیدھا گر پڑا۔

۴۵

اوقفیت کی دلیل :- افضل کسی بھی کوشش کر دیکھی مکن نہیں کہ عورت مالی معاملات کے ابتدائی اصول سے ہی واقف ہو۔

اشرف وہ کیوں کیا؟

افضل :- جو ناکیا خاک تھا۔ سچا کنی نکل گیا تھا۔ اس کی ماں نے اسی وقت ڈاکٹر کو بلوایا کہ اس کنی کو حاصل کرنے کے لئے پلنگ روپے فیس خرچ کر ڈالا۔

۴۶

عیسا منہ ویسی چٹیر :- ایرلینڈ کے باشندے مذاق پسند مشہور ہیں ایک موقع پر کسی سیاح نے ایک باشندہ ایرلینڈ سے پوچھا کہ موڑے کی کتنی مانگیں ہوتی ہیں؟

وہ بولا آٹھ۔ ایک ہر ایک کنارہ پر اور دو دو دونوں پہلوؤں پر سیاح نے کہا: تمہارے خیال میں یہ احمقانہ جواب نہیں ہے۔ جواب ملا احمقانہ سو۔ جواب ہی تو احمقانہ چاہئے ؟

۴۷

معتول جواب :- بدتمیز مریض :- ڈاکٹر صاحب میں آپ کو بلوایا تو ہے

لیکن سچ جانتے مجھ ڈاکٹروں پر دزاہی اعتبار نہیں ہے۔
 ڈاکٹر یہ کچھ مضائقہ نہیں۔ گدھے اس سلوتری کے علاج پر جو اس کا علاج
 بالکل اعتبار نہیں ہوتا۔ لیکن اس سے سلوتری کی قابلیت میں فرق نہیں

۴۷

پر واکس نہیں :- ایک شخص کسی دندان ساز کی دوکان میں دوا
 اور اس سے دانت نکالنے کی اجرت پوچھنے لگا۔ دندان ساز نے جواب
 کے ذریعہ نکلوانے کی اجرت دو روپے اور بغیر گیس کے عمر ہوگی۔
 شخص کہنے لگا خیر تو میں معمولی طریق ہی کو پسند کرتا ہوں۔
 دندان ساز ہمدردانہ لہجہ میں کہنے لگا۔ میں امید کرتا ہوں اس
 کچھ زیادہ تکلیف نہ ہوگی۔

وہ بولا مجھ تو تکلیف ہوگی ہی نہیں۔ کیونکہ دانت تو مہری ہو
 نکلوانا ہے۔

۴۸

فکر کس بقدر ہمت و ست :- عدن میں عام طور پر ۱۳۰
 پڑتی ہے۔ ایرلینڈ کے ایک سپاہی سے جوانی دنوں دہائی سے واسطہ
 اس کے دوست نے پوچھا، دہائی کی آئے ہو کیسی ہے؟
 سپاہی نے اس کی یاد سے پیشانی پونچھی اور جواب دیا بس کچھ
 میرے خیال میں جب حضرت آدم کو عدن سے باہر کر دیا گیا۔ تو وہ
 ہوئے ہونگے۔

۴۹

مطلب یہی تھا بیوی :- کل تم کب گھر آئے؟
 میاں :- شام کے بعد آئے اور کب آئے؟
 بیوی :- شام کے بعد آئے۔ تم تو صبح آئے صبح کو

میاں ۱۔ تو شام کے بعد صبح نہیں ہوتی تو دیا ہوتی ہے ۵۰

دریافت طلب معاملہ ۱۔ آقا۔ تم اور نصیبین دونوں ایک ساتھ چھٹی مانگو
ہو۔ یہ نہ ہوگا۔ آج تم جاؤ کل نصیبین۔
کیریم۔ ہم اور نصیبین آپس میں نکاح پڑھائے جاتے ہیں۔
مشرکے میں قاضی صاحب سے پوچھ آؤں اگر انک نکاح ہو سکے تو ایسا ہی
کروں ۵۱

اصلی وجہ ۱۔ ماسٹر موہن لال بتاؤ تو سہی تمہارے سکول کا نام ہائی سکول
کیوں رہتا ہے۔
موہن لال ۲۔ اس نے کہ سکول چوتھی منزل پر ہے اور بہت اچھا بنی پر۔

حاضر جوابی ۱۔ ایک ظالم حکمران نے خواہش کی کہ میں سخی بادشاہ کے نام سحر
و نیایش شہر ہو جاؤں۔ اس خواہش کے پورا کرنے کی ہوس میں اُس نے
ہر شخص کو جو حاضر دربار ہوتا تھا۔ تحفہ تحائف دینا شروع کیا۔ مگر ساتھ ہی اس
نے اپنے خاص ہمرازوں سے کہہ دیا تھا۔ کہ جو کوئی تحفہ وغیرہ مجھ سے پا کر
لے جائے اُس کو راستے میں لوٹ لینا۔ اور سرمایہ حاصل شدہ کو میرے پیاسے پس
کر دینا۔ اس طریقے سے بہترے لوگ العام و اکرام سے کامیاب ہوئے۔ اور
لوٹے بھی گئے۔

ایک مرتبہ ایک ظریف بھی حاضر دربار ہوا۔ اس نے اس حکمران کو اپنی ظرفیت
چیر گنگو سے بھالیا۔ حکمران نے خوش ہو کر ظریف کو بہت سے تحفے مو ایک گھوڑے
کے دیئے۔ ظریف نے اجازت رخصت حاصل کی اور تحفوں کو لیکر کے ایک
گٹھری میں باندھ دیا۔ اور گھوڑے پر اس طرح سوار ہوا۔ کہ اس کا منہ گھوڑے
کی دم کی طرف تھا۔ اور گٹھری بھی زیب دوش تھی۔ حکمران نے پوچھا یہ کیا ہے

ہے۔ طریقے سے جواب دیا کہ حضور میں گھوڑے پر اٹا اس لئے سوار ہوا ہوں۔ کہ ٹیڑوں کو دیکھ سکوں۔ اور یہ گھڑی جس میں حضور کے عطیہ تحائف موجود ہیں ان کے حوالہ کمرہوں اور اپنی راہ لوں۔
 ظالم حکمران اس جواب سے شرمندہ ہوا اور عطائے انعام و اکرام کی کاروائی مسدود کر دی۔

۵۴

فکر کی بات!۔ مالک (دوبہی سے) تم وہوتی کے دو ٹکڑے کیوں کر لائے وہوتی۔ صاحب دھلائی تو دو کی نہیں مانگتا۔

۵۵

جلد یا بدیر!۔ چچا۔ اشرف جب میں تمہاری عمر میں تھا۔ تو کبھی جھوٹ نہیں بولتا تھا۔
 اشرف۔ تو پھر آپ نے کب سے جھوٹ بولنا شروع کیا تھا۔

۵۵

مطلب کچھ اور تھا!۔ سوہن چنداں کچھ ہوشیار لوگ اشارہ ہوتا تھا اس لئے ایک دن جب وہ خوشی خوشی گھر میں آکر بیٹے لگا کہ آج امتحان میں میں نے ۱۰۰ نمبر پورے حاصل کئے ہیں۔ تو اس کے باپ کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔ اور وہ پوچھنے لگا۔ بھلا بتاؤ تو تم نے یہ نمبر کس مضمون میں حاصل کئے تھے؟

سوہن نے جواب دیا کہ پچاس انگریزی میں اور پچاس ریاضی میں!

۵۶

کچھ اندیشہ نہیں!۔ موٹر چلانے والا۔ تمہاری گاڑی نے راستہ روک رکھا ہے۔ ایک طرف ہٹ جاؤ تو میں گزر جاؤں۔
 کسان۔ مجھے کسی قسم کی جلدی نہیں کہ اتنا چکر لگاتا پھروں۔
 موٹر والا۔ تو یہ تم نے اس گاڑی کو یہاں کیوں رکھا ہے۔ ہٹاؤ! میں کیا اندیشہ۔

ان۔ اس کا گھوڑا تو میرا گھاس کھا رہا تھا، منہ باری طرف سے تو کوئی آنڈلیش نہیں

۵۷

سری قسم۔ دوست! میں کہتا ہوں کہ منہ باری بیوی ہر وقت کام میں مشغول
نہیں ہے۔ اور تم نیکے پھر کرتے ہو۔ اپنی بیوی کے سہارے کیلئے کچھ نہیں
تے

جی ہاں کرتا ہوں میں اس کے ساتھ لگ کر کھڑا رہتا ہوں۔

۵۸

مستعمل سمجھا تھا۔ گاناگ دوکان میں تازہ دوعن سے کپڑے خراب
نے نے باعث سخت غصہ میں آ رہا تھا۔

دکاندار نے کیا آپ نے وہ سائیں دوڑا نہیں دیکھا جس پر لکھا ہے کسٹرول سے
بے بچائے رہو۔

ہاں۔ میں نے دیکھا تو تھا لیکن سمجھا کہ اس دوکان کی اکثر چیزوں کی طرح
نہیں تازہ ظاہر کیا جاتا ہے یہ بھی پرانا ہی ہو گا۔

۵۹

مطلب کے لئے آدمی درکار تھے، ایک پادری نے جو آدمی

روں کے جزیرہ میں مقیم تھے۔ اپنے ہیڈ کوارٹر کو ایک چٹھی اس مضمون

لکھی۔ اس تاریخ اور جہالت وہ علاقہ میں جس قسم کی مصیبت پھیلی

دئی ہے۔ اس کے آزاد کرنے کے لئے ہمارے آدمیوں کی تعداد کافی

ہے۔ اکثر باشندے بھوکوں مر رہے ہیں..... مہربانی سے

دوڑے آدمی اور بھیجیے۔

۶۰

پہ نہیں دے۔ ایک بھلا مانس دفتر کے کام سے نارغ ہو کر مکان پر پہنچی

اس نے دیکھا کہ اس کی لڑکی گر کر چوٹ لگنے کے باعث زار و رورہی ہے۔

۴۰۰۰ سے دیکھ کر وہ کہنے لگا کہ دینی کچھ نہیں ہو گا۔ میں تمہیں ایک چاقو
 لے دوں۔ تو کیا تمہاری تکلیف رفع ہو جائیگی۔

دینی لے سکیاں بھرتے ہوئے جواب دیا۔ نہیں ابّا ایک نہیں دو دو

۶۱

ہے لا دو اس میں تمہیں کس قدر عزیز ہوں
 تم میرے لئے لاکھوں کے بھی زیادہ قیمت رکھتے ہو
 میں اچھا تو اس صاحب سے مجھے چند شنگ تو لا دوں

۶۲

صو کس کا تھا:۔ درزی۔ سوٹاک کا انتظام نہایت بری حالت میں ہے۔
 وست۔ میں نے کبھی اس کا خیال نہیں کیا۔

درزی۔ بس یوں سمجھئے کہ گزشتہ ایک ماہ کے عرصہ میں نے اپنے دو سو
 سے زیادہ لاکھوں کو حساب کے بل بھیجے ہیں۔ اور ان میں سے صرف دو سو
 ہے کہ تمہارے بل پہنچے ہیں۔

۶۳

ہرت تو وصول ہوتی جا رہی ہے۔ بخیل۔ میاں حجام مجھے تمہاری تپنجی
 کے چلنے کی آواز سنائی نہیں دیتی۔

حجام۔ حضور آپ کے سر پر بال بہت کم ہیں۔

بخیل۔ اس سے تمہیں کیا۔ جب میں پوری اجرت دیتا ہوں تو میرا حق
 ہے کہ پوری دیر تک قینچی چلواؤں۔

۶۴

شاید تمہارے کوچہ چوٹا معلوم ہو:۔ ایک موٹی بی بی۔ اچڑیا
 ان کے خادم سے مجھے شیر کے لئے یہہ ٹکڑا گوشت تو بہت چھوٹا معلوم ہوتا
 ہے۔ شاید تمہارے لئے یہہ ٹکڑا چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ مگر شیر کے لئے کافی ہے۔
 ناوم۔ شاید تمہارے لئے یہہ ٹکڑا چھوٹا معلوم ہوتا ہے۔ مگر شیر کے لئے کافی ہے۔

پیسہ چاہے خواہ کسی بہانہ سے ہاتھ آئے؟ مرد یہ کیا تم سمجھتی ہو۔ کہ
خوشحالی کی زندگی کے لئے دولت ضروری ہے؟
عورت۔ نہیں اگر ہمیشہ فرض ملتا رہے تو کافی ہے

۶۶
اس کے باپ سے میں خوشبو لونی کی۔ شمالی انگلستان کے ایک مدرسہ کے
ایک شاگرد کی ماں نے حسب ذیل خط لکھا۔

”پیارے مس اٹم مجھے سامی کے بید مارنے کی نسبت لکھتی ہو۔ میں تمہیں
اجازت دے دیتی ہوں۔ کہ جب اُسے سبق پڑھانے کی ضرورت ہو۔ اُسے
بیشک بید مار لیا کرو۔ وہ بالکل اپنے باپ کی طرح ہے جو ڈنڈے کے سوائے
کبھی کچھ نہیں سیکھتا۔ کوٹ کر اُس میں علم بھر دو۔ میں چاہتی ہوں۔ وہ
علم سیکھ جائے اور جو اُس کا باپ کہے وہ مت ماننا۔ میں اس سے بچو
لوں گی۔“

۶۷
ایسے تیلے دودھ کی وجہ کیا ہے؟ ایک شخص نے اپنے حلوائی سے شکایت کی۔ کہ
دودھ میں پانی ملا ہوا ہوتا ہے۔

حلوائی نے کہا نہیں صاحب ابات یہ بچے کو جھل گھاس بہت کم ہے۔ اور
گائیاں بھوکی رہتی ہیں۔ ہمیں تو کیا افسوس ہے گائیاں جو دافسوس سے
چلاتی رہتی ہیں۔

یہ شخصیک ہوگا (گاہک نے کہا) مگر میں چاہتا ہوں کہ آئندہ تم نے خیال رکھو
کہ چلاتی ہوئی گالیوں کے آئو ہمارے دودھ میں نہ جمع ہو جایا کریں۔

۶۸
اطمینان کی بات؟ تم فقیر کو جو ادھر سے گزرتا ہے۔ کہانا کھلا دیتی ہو؟
میں نے بیوی سے کہا۔ بیوی نے جواب دیا۔ مگر میرے لئے یہ دیکھنا چاہئے

بروئے اطمینان کی بات سہوتی ہے۔ کہ جو میرے ہاتھ کا لپکا ہوا کہاں نکھاتا ہے اس میں کوئی لمبیب نہیں نکالتا۔

۶۹

ان ہوائی بات سینئر نے جج صاحب کی خدمت میں ایک سیشن شروع ہونے سے پہلے یہ معذرت کی کہ مجھے آج چھٹی دیکھئے۔ میں نے ایک شخص کے پچاس روپے قرض دینے ہیں۔ اور وہ شخص آج شہر سے چلا جانے والا ہے میں سیشن پر جا کر اس کا قرضہ ادا کروں گا۔ جج نے نہایت سنجیدگی سے کہا کہ تم جاؤ۔ مجھے ایسے ہونے سینئر کی عزت نہیں۔ کبھی کسی نے حق جا کر تو کسی کو قرضہ دیا ہی نہیں۔

۷۰

تمہارے معدہ کا اللہ حافظ ہے۔ اس تعویذات کا زمانہ تیار۔ اور میاں معمول کی عادت سے کثرت سے شراب پی کر جی خوش کر رہے ہو۔ مگر بیوی میاں کی اس کارروائی کو سخت ناپسند کرتی تھی۔ بیوی نے ایک روز کہا دیکھو میاں معدہ کے دو تین پردہ ہوتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص شراب پئے تو اس کے معدے کے پردے ہٹ کر ادھر جاتے ہیں میں نے ہنس کر کہا۔ میری پیاری بیوی۔ اگر یہ بات صحیح ہے۔ تو میرا معدہ توحید سے پر مینہ بھرتا ہوگا۔

۷۱

علمی بات کہی۔ ایک مفلس لڑکی نے ایک بڑے بکبہ پتی سے شادی کر لی۔ اس کی ایک سہیلی نے ایک روز اس سے سوال کیا کہ تعجب ہے۔ تم نے یہ کیوں منظور کیا۔ ایسا بڑا شوہر۔ نوجوان دلہن نے جواب دیا۔ میری پیاری اگر تم فاقے مر رہی ہو۔ کہ اگر شخص تمہارا ایک لاکھ روپیہ کا چمک پیش کر دے۔ تو کیا تم

۷۲
صبح سویرے کادردوار۔ ایک شخص نے کہا کہ منشی نے مجھے بتایا کہ کل اسکی منجھلی
لاٹ تھی۔ اسے سخت درد محسوس ہوئی۔ میں نے کہا کبھی کسی کی منجھلی لات
عورتوں کو کتنی ہراس نے جواب دیا کہ اس کی بیوی نے اُسی کی چوٹی ٹھ اُس
کے سر پر دے مار ہی تھی ۱۱

۷۳
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سو جھی
ایک اندھا مرد رمضان کے مہینے میں دوپہر کے وقت مسجد کے اندر بیٹھا ہوا
چمکے چمکے کچھ کہا رہا تھا۔ کہ ایک شخص نے دیکھ لیا۔ اور کہنے لگا کہ حافظ
جی۔ یہ کیا غضب کرتے ہو۔ کہ روزوں کے دنوں میں دن و ہاڑے
چانا کھاتے ہو۔ حافظ بولا۔ کہ باوا۔ مجھے ابھی اندھیرا ہی سمجھتا
ہے۔

۷۴
آپ کو پسند ہے تو آپ لے لیجئے۔ ایک مرا سی سے کسی
شخص نے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے۔ میرا نام اُلوکا پٹھا
ہے۔ پاس سے ایک شخص بول اُٹھا۔ کہ کیا خوب نام تو بہت اچھا
ہے۔ میرا سی نے غوراً جواب دیا۔ کہ آپ کو پسند ہے۔ تو آپ لے
لیجئے۔ میں کوئی اور نام رکھ لوں گا۔

۷۵
بالکل صحیح ہے ۶ جارج۔ فریڈرک تم کل اپنی عمر ۱۱ سال
کی بتا رہے تھے۔ مگر آج ۲۲ سال کی بتاتے ہو۔ اس قدر جھوٹ
فریڈرک ۱۔ بالکل صحیح بات ہے۔ کل میری ۱۱ ویں سالگرہ تھی۔ اور
آج صبح سے ۲۲ واں سال شروع ہوا ہے۔

۷۶
 آپ کا یہ کہنے نہ کیجئے کہ ایک شخص ڈاکٹر سے دانت بنوا رہا تھا کہ اُس
 نے کہا کہ اندر سے دانت بنائیے۔ ڈاکٹر بولا کہ آپ کچھ تکلیف نہ کریں۔
 میں باہر ہی کھڑا ہو کر دانت بنایا کرتا ہوں۔

۷۷
 خوب موقع دیکھا۔ ایک انیونی کسی گڑھے میں گر گیا۔ اتفاقاً
 ایک بنیا بھی اُسی میں جاگرا۔ انیونی نے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔
 بنیا بولا کہ میں بنیا ہوں۔ انیونی بولا تو دراز سا گڑھ دیکھئے۔

۷۸
 ایک شاعر کی قافیہ بندی؟ راجہ شتاب رائے کے دربار
 میں ایک نامی شاعر اشرف علی خاں کچھ اشعار کہہ رہے تھے۔ جن
 کے قافیہ جالیاں بالیاں وغیرہ تھیں۔ اتفاق سے ایک مخمرے (جگنو)
 میاں بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ کہنے لگے کہ شاعر صاحب سب قافیے آ
 گئے۔ لیکن تالیاں نہیں آیا۔ اشرف علی خاں من کو چپ ہو رہے۔
 راجہ صاحب نے فرمایا کہ جگنو میاں کیا کہتے ہیں۔ اشرف علی کہنے
 لگے۔ لیجئے یہ قافیہ بھی لاتا ہوں۔

جگنو میاں کی دم جو چمکتی ہے رات کو
 سب دیکھ دیکھ اُس کو بجاتے ہیں تالیاں
 (انڈیشن گنج راقم۔ ایس۔ ایم۔ ایس۔ ایچ۔)

۷۹
 یہ دودھ کس کا ہے؟ گاہک۔ (دودھ بیچنے والی عورت سے) بہر
 اس میں آپ کا دودھ کونسا اور ہمایہ کے گوالن کا کونسا؟
 عورت۔ بہائی ہم دونوں کا دودھ اس میں ہے۔ یہ گائے کا دودھ ہے
 اور وہ بھینس کا۔

خوب کہی اخلاصاً صاحب ۸۰ اپنے کم سن لڑکے سے جو کہ مدرسہ میں تعلیم پاتا ہے ہمد اصفہر تیرے استاد و تشریف لاتے ہیں انہیں بیٹھنے کے لئے کرسی دے " اصفہر یہ جناب الامامیسی وہ مجھ کو مدرسہ میں دیا کرتے ہیں۔ دوسری دوں یا مکان سے لادوں "

لطائف کتب

ہمارے پیٹ میں کتنے نقطے ہیں " مولوی صاحب : شاگرد سے مخاطب ہو کر کہو الف خالی ب کے نیچے ایک نقطہ۔ ت کے اوپر دو نقطہ ث کے اوپر تین نقطے ج کے پیٹ میں ایک نقطہ "

شاگرد : " اچھا مولوی صاحب یہ نہ ہی بتا دیجئے کہ ہمارے پیٹ میں کتنے نقطے تھے۔ آپ کے پیٹ میں کس قدر ہیں۔ آبا جان کے پیٹ میں کتنے نقطے تھے۔ شاید آبا جان جتنی ہی نہیں۔ بتا دیجئے یاد کر لوں۔

ہم حساب کے نہیں آتے ہیں : مولوی صاحب : شاگرد سے مخاطب ہو کر کہو الف خالی ب کے نیچے ایک نقطہ۔ ت کے اوپر دو

نقطہ " شاگرد : جو کچھ عجیب و غریب دینا ہو وہ دیجئے ہم کو اس حساب سے کہ یہ مطلب نہ کہنے سے فائدہ "

۸۳

اچھا سبق پڑھایا : ایک نئے لڑکے کو سو نیا اور روز پوچھتا تھا کہ آئندہ نامہ کب پڑھاؤ گے۔ کیونکہ اسے آئندہ نامہ کی ہوس تھی۔ جب نوبت آئندہ نامہ پر پہنچی۔ لڑکے نے سبق آندہ آیا۔ پڑھ کر سنایا۔ بہت خوش ہوئے۔

روز بعد آکر دیکھا کہ وہ پڑھ رہا تھا۔ راج غائب معلوم سے نہایت شامی ہوئے کہ یہ
بچے کیا پڑایا۔ اگر حج غائب ہو گئی تو باقی کیا رہا؟

۸۷

صاحت کی چکاری؟ ایک معلم کی شاگرد کو ہدایت تھی کہ یہ فصاحت
بلاغت گفتگو کرنا چاہئے۔ ایک روز معلم کی چنگاری معلم کی پگڑی پر جا پڑی۔ شاگرد
نے اس طرح اطلاع کی کہ جناب استاد مولانا مقتدا نا قبلہ و کعبہ ام حضور کی دستار
ظہمت آ رہی ہے۔ ایک انگریز ناہنجار شرابار آشکہہ علم سے بادمصا کی مدد سے پرواز
لے کر تھلہ افگن ہے۔ اس عرصہ میں سب پگڑی جل گئی۔

۸۵

اچھی کنجوسی سیکھی؟ ایک گنوار نے ایک طالب علم سے پوچھا کہ میاں تم
کو کتنا علم پڑھئے ہو۔ جواب دیا کہ صرف و نحو۔ گنوار یوں بولا لا حول ولا قوۃ
نہ ہو تو بخیلوں کا کام ہے۔ بھیا اچھا کام سیکھتے ہو۔

۸۶

ڈاکٹر کے بیمہ کی غلطی امیڈیکل آفیسر نے افسوس ہے کہ تمہارے ذاتیوں
کی وجہ سے مجھ کو تنہا رہنا پڑے گا۔ تم فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے۔
بہرتی ہونی کا امیڈر ڈاکٹر صاحب تم بڑی غلطی کر رہے ہو۔ میں جرمنوں
کو دانتوں سے نہیں کاٹنا چاہتا۔ میں انہیں گولی سے مارنے جاتا ہوں۔

۸۷

جنگ کے دنوں میں جرمنی کا کام؟ ایک اجنبی نے لندن میں ایک
شریر لڑکے سے پوچھا کہ "ہسپتال جلنے کا قریب تر راستہ کونسا ہے؟"
لڑکے نے جواب دیا "ابھی جرمنی کے واسطے تین چیزیں دیکھیں۔" (یعنی تم ایک نے جرمنی
پس کر زخمی ہو جاؤ گے۔ اور لوگ تمہیں خود بخود اٹھا کر ہسپتال تک پہنچا
دیں گے۔)

جنگ کے دنوں میں جرمنی زبان بولتی ہوئی لندن کے ایک زنانہ کلب میں چار لیڈیاں آپس میں منہ منہ کی بات چیت کر رہی تھیں۔ جنہیں سے دو سکائینڈز کی رہنے والی تھیں۔ اور انہوں نے ایک دہائی آپس میں اپنے مصوبہ کی زبان میں کیں۔ اس پر ایک نے دوسری نے کہا کہ خیر اچھا ہوا۔ یہاں کسی نے نہیں بات کرتے تھے سنا۔ لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو آج ایک لفظ جرمنی زبان کا نہ بولتی۔“

۸۹

جنگ کا اثر کھانے پر میری رکابی گیلی ہے زمیں نے ایک موقع پر کھانے کی میز پر پیچھا کھانا چپ رہا ہو بیوی نے کہا، یہ تمہارا شور بہ ہے جنگ کے دنوں میں ہر چیز ہنگی ہو گئی ہے۔ اس نے تھوڑی ملتی ہے۔“

۹۰

ایک تاریخی واقعہ میری تھیں معلوم ہے کہ ولیم فاتح ہسٹنگز کی جنگ کے بعد کہاں گیا تھا۔“

وہ پہلی ٹرین میں لندن کو سوار ہوا یا تھا۔ مگر میری تھیں معلوم نہیں کہ اس زمانہ میں ٹرین جاری نہیں تھی۔ مگر سٹریٹوں نے تاریخ کی کتاب میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ وہ اپنی ٹرین سمیت کوچ کر کے لندن پہنچ گیا۔ ٹرین کے معذور اصل قطار کے پیر یعنی لاؤشکر سمیت،

۹۱

سکرپٹ نے پہنچا دیا۔“ مسٹر جیک لندن کا مشہور مصنف بیان کرتا ہے۔ کہ جب میں بحیثیت جنگی نامہ نگار کے جاپان میں تھا۔ میں ان کے لوگوں کی تصویریں اوتار رہا تھا۔ اور قابد دید مقاموں کے فوٹو لے رہا تھا۔ ایک روز بازار سے گزر رہا تھا۔ کہ ایک جاپانی عسکرین نے مسکراتے ہوئے

بروز بعد آکر دیکھا کہ وہ پڑھ رہا تھا ذرا صبح غائب معلم سے نہایت شامی ہوئے کہ یہ
تپے کیا پڑ لیا۔ اگر صبح غائب ہو گئی تو باقی کیا رہا؟

۸۷

فصاحت کی خجاری؟ ایک معلم کی شاگرد کو ہدایت تھی کہ یہ فصاحت
و بلاغت گفتگو کرنا چاہئے۔ ایک روز معلم کی چنگاری معلم کی پگڑی پر جا پڑی شاگرد
نے اس طرح اطلاع کی کہ جناب استاد مولانا مقتدا نا قبلہ و کعبہ ام حضور کی دستار
عظمت آسمان پر ایک انگڑنا ہنجر شرر بار آتشکدہ حلیم سے باد صبا کی مدد سے پرواز
کر کے حلقہ افکن ہے۔ اس عرصہ میں سب پگڑی جل گئی!

۸۵

بچی کنجوسی کی ایک گنوار نے ایک طالب علم سے پوچھا کہ میاں تم
کو کتنا علم پڑھتے ہو۔ جواب دیا کہ صرف و نحو۔ گنوار یوں بولا لا حول ولا قوۃ
نہ ہوں تو بخیلوں کا کام ہے کیا اچھا کام کیسے ہو۔

۸۶

ڈاکٹر کے بیمہ کی غلطی امید کیل آفیسر۔ افسوس ہے کہ تمہارے ذاتی
کی وجہ سے مجھ تمہارا رد کر دینا پڑیگا۔ تم فوج میں بھرتی نہیں ہو سکتے
بہرتی ہو نیکامیڈار ڈاکٹر صاحب تم بڑی غلطی کر رہے ہو۔ میں جرمنوں
کو دانتوں سے نہیں کاٹنا چاہتا۔ میں انہیں گولی سے مارنے جاتا ہوں۔

۸۷

جنگ کے دنوں میں جرمنی کا کام ایک اصنی نے لندن میں ایک
شریر لڑکے سے پوچھا کہ ہسپتال جلنے کا قریب تر راستہ کونسا ہے؟
لڑکے نے جواب دیا "ابھی جرمنی کے وسطی تین چیز دیکر دیکھو" (یعنی تم ایک بے
پٹ کر نہ جتنی ہو جاؤ گے۔ اور لوگ تمہیں خود بخود اٹھا کر ہسپتال تک پہنچ
دیں گے)

جنگ کے دنوں میں جرمنی زبان بولتی ہوئی لندن کے ایک زبان
کلب میں چار لیڈیاں آپس میں منہ منہ کی بات چیت کر رہی تھیں جنہیں سے وہ
سکاٹ لینڈ کی رہنے والی تھیں۔ اور انہوں نے ایک دوسری آپس میں اپنے منہ
کی زبان میں کہیں۔ اس پر ایک دوسری نے کہا کہ خیر اچھا ہوا۔ یہاں کسی نے
تمہیں بات کرتے نہیں سنا۔ لیکن اگر میں تمہاری جگہ ہوتی تو آج ایک لفظ
جرمنی زبان کا نہ بولتی۔

۸۹

جنگ کا اثر کھانے پر میری رکابی گیلی ہے ذمیاں نے ایک موقع
پر کھانے کی میز پر بیٹھ کر کہا، چپ رہو بیوی نے کہا، یہ تمہارا شور بہ ہے جنگ کے
دنوں میں ہر چیز ہنگی ہو گئی ہے۔ اس لئے تھوڑی ملتی ہے۔

۹۰

ایک تاریخی واقعہ میری تھیں معلوم ہے کہ ولیم فلیٹ ہیننگز کی جنگ کے
کہاں گیا تھا۔

وہ پہلی ٹرین میں لندن کو سوار ہوا تھا۔ مگر میری تھیں معلوم نہیں کہ اس زمانہ
میں ٹرین جاری نہیں تھی۔ مگر مسٹر براؤن نے تاریخ کی کتاب میں اس طرح لکھا ہے۔
کہ وہ اپنی ٹرین سمیت کوچ کر کے لندن پہنچ گیا۔ ڈٹرین کے محض دراصل قطار کے گیر
یعنے لاؤشکر سمیت۔

۹۱

مسکر اسٹ نے ہینساویا مسٹر جیکب لندن کا مشہور مصنف بیان
کرتا ہے۔ کہ جب میں بحیثیت جنگی نامہ نگار کے جاپان میں تھا۔ میں ان کے
لوگوں کی تصویریں اوتار رہا تھا۔ اور قابد دید مقاموں کے فوٹو لے رہا تھا
ایک روز بازار سے گذر رہا تھا۔ کہ ایک جاپانی عینکین نے مسکراتے ہوئے

میری طرف اشارہ کیا۔ وہ ایک میوڑی میں کھڑا تھا۔ میں خیال کیا کہ جاؤ توڑی
اور کچھ بات چیت کے لئے بلایا ہو گا۔ میں اندر جا گھسنا اور وہاں جا کے کیا دیکھتا
ہوں کہ پہلے ایک دسی جاسوس کے پولیس کے ہاتھوں میں جا پڑا ہوں۔ یعنی
انہوں نے فوجی خیال کیا کہ میں دسی جاسوس ہوں۔ اس واسطے گرفتار ہو گیا
ہوں۔

۹۲

فوج کی نوکری : ایک میلری فوج کی بھرتی ہو گیا۔ شامت عیال
سے اس فوج کو اسی سال لڑائی پر جانے کا حکم
ملا۔ جب میدان جنگ میں توپوں اور بندو قوں کی دہشتناک آوازیں کان
میں پڑیں۔ اور کشتوں کے شیعے نظر آئے۔ تو میلری صاحب بہت گھبرائے
اور نوکری پر ہزار ہزار نفیر بن کر کے بولے ۵
تن تنی بجاتے جہاں کھائے شکر گئی : اس نوکری ایسی تھی جس سے جاوچی

۹۳

خوئے بدر را بہانہ بسیار : جنگ کے دنوں میں ایک ملازم کی بی بی
نے اسے صبح دی کہ وہ بھی فوج میں بھرتی ہو جائے۔ آج کل کٹر کمزور
کی ضرورت ہے تو تمہاری تنخواہ سے ہم فاقہ کشی سے تو فوج جائیں گے۔
ملازم نے کہا کہ بی بی میں تو نہیں جاتا۔ شاید میں پہلی گولی سے ہی نہ جاؤں
بی بی نے کہا کہ جنہیں خدا بچا ناچاہتا ہے۔ وہ موت کے منہ میں جا کر ہی نہ
آتے ہیں۔

میلری نے ایک مانی آخرا اس کی عورت نے مسو پکا کر اس کے سامنے رکھ دیا
اور چونکہ بعض دانے بالکل نہیں گئے تھے۔ اس لئے میلری کے پوچھنے پر جواب
دیا کہ دیکھو جسکو کہے سائیاں اسے مار نہ سکے کو۔ یہ دامن ہی آگ پر
سے۔ مگر نہیں گئے۔ میلری نے فوراً جواب دیا کہ کیا جانے کہ میں ہی ان دانوں
میں سے ہوں جو آگ پر گلی گئے ہیں۔

مطلب بستوں کی بات کا اعتبار نہ کرو :- بوڑھا باپ :- اپنی بیٹی سے، لیکن میری میں نہیں ہیں کہ بتا رہا ہوں کہ ان مطلب پرست اور خوشامدیوں کی باتوں کا ہرگز اعتبار نہ کیا کرو :-
 بیٹی :- باپ میں نے اعتبار کیا ہے :-
 باپ :- کیا تم نے اس نوجوان کا کرایہ کا مکان اس کا اپنا زرخیز بھکر اس سے شادی کا اقرار نہیں کیا :-

۹۵
 شبنم کا سب سے :- ایک شخص دودھ میں پانی ملا کر فروخت کرتا پھر تھا کہ ایک خریدار نے پتلا دودھ دیکھ کر کہا کہ تمہارا دودھ بہت پتلا ہے۔
 شاید تم اس میں پانی ملا کر بیچتے ہو دودھ فروخت کرنے والا بولا کہ آج کل چونکہ گائیوں پر شبنم بہت پڑتی ہے اس لئے دودھ کا پتلا پن شبنم کی وجہ سے ہے :-

۹۶
 میرے گھوڑے پر لگا دو :- ایک ننھے بچے کو اس کے باپ نے کہہ کر پیسے اس غرض سے دیئے کہ وہ انہیں آتش بازی پر لگا کر اپنا دل خوش کرے۔ ایک عیار سوار جو پاس سے گذر رہا تھا۔ اور جس کے گھوڑے کا نام آتش بازی مشہور تھا۔ بچے سے محول کرتے ہوئے کہنے لگا کہ یہاں کہہ کر پیسے میرے گھوڑے پر لگا دو۔

۹۷
 تیر ہواں نمبر جس مونا ہے :- ولیم :- میں نے اس لڑکی سے کوئی بارہ دفعہ سی پوچھا ہوگا۔ مگر اس معذور نے ہر دفعہ انکار ہی کیا :-
 جونس :- مگر اب ہرگز نہ پوچھنا کیونکہ تیر ہواں نمبر بالکل ہی مخموس ہے :-

۹۸

صرف ویدار کپڑوں کا سب سے بہتر ہنری ہے تم اب پہلے کی نسبت بہت موٹے نظر آتے ہو۔ تمہارے صحت اچھی ہو گئی ہے۔
جان بل بیشک ہنری صرف اس لئے کہ میں اندر روئی دار کپڑے پہن رکھے ہیں۔

۹۹

بلاڈوما باریہ ملو، ایک عورت "جو بہت بلی تلی تھی ایک سہیلی سے پوچھتے تھی کہ میں تمس چیز کا استعمال کروں کہ موٹی ہو جاؤں؟
دوسری عورت "تم بلاڈوما بدن کو ملا کرو۔ بلاڈوما میرے بھائی کی بہن ہیں بلاڈوما ڈالا گیا تھا۔ اور اس کی آنکھوں کی بتلی پھیل کر چوڑی ہو گئی تھی۔"

۱۰۰

اچھی عالمگی "ایک عورت اپنے بیٹے کو لیکر ملاں کے پاس گئی کہ آپ اسے پڑھایا کریں۔ اگر یہ بچہ طفیل یہ بچہ لکھ پڑھ جاوے لگا تو بڑا ہو کر لکھا وے گا۔ اور آپ کے سر کو دعا دیگا۔ میاں جی نے لڑکے کو پڑھنا شروع کیا چنانچہ صدیقین جب لڑکا الف ب کا قاعدہ ختم کر چکا تو اس کی والدہ ایک نے بچے سے کہنے لگی کہ بیٹا استاد کے سر کو دعا دیا کرو۔ جو تمہیں علم پڑھاتا ہے۔ اور جس کی طاعت تم پر پڑے ہو کر آسودہ تم جاوے گے۔ انکو روز استاد سوٹا پڑا تھا کہ لڑکا سر مانے بیٹھ کر زور زور سے کہنے لگا۔ میاں جی بڑا کر اٹھ بیٹھے۔ جلدی سے جو اٹھے تو ہوا لگ کر گرم سرد ہو کر سرد کرنے لگ گیا۔ لڑکا خوش خوش مگر دوڑا آیا والدہ سے کہنے لگا کہ میری دعا کا پہلا اثر تو میاں جی کے سر کو فوراً ہوا والدہ نے پوچھا تو بچہ بولا کہ آج اس کا سر درد کرنے لگ گیا۔"

۱۰۱

اندھا تو مستجاب الدعوات نکلا "ایک صاحب نے دور سے ایک اندھا

اس نایب نے کہا۔ چنانچہ ایک دم اس سے ایک ٹکڑا جالی۔
 اس پر ہمارے مصنوعی نایب صاحب نے بے بہائی جاز
 مجھو معاف رکھنا۔ میں آنکھوں سے معذور ہوں۔ اس کے بعد اس نے
 دو روپے کھنکھارے شروع کیا۔ نایب نے کہا۔ آپ کے ہاتھ میں کیل
 اس نے کہا روپے۔ کہا میرے ہاتھ پر رکھو۔ جونہی اس نے رکھو۔ نایب اس کا
 قبضہ میں کر کے ایک طرف ہو گیا۔ گویا بھاگ گیا۔

مصنوعی نایب نے سوائنگ کو پورا کرنے کی خاطر پہلے تورجم کی التجا کی۔ پھر
 ایک اینٹ اٹھائی اور کہا کہ الہی تو اس وقت میری مدد کر۔ اور اس غاصب
 کے ہاتھ پر اس اینٹ کو لگو۔ پھر اینٹ ایسی تاک کر ماری کہ اندلے کے ہاتھ
 جا لگی۔ پھر ایک دعا کی اور ایک اینٹ اس کے کندھوں پر ماری۔ اندلہ
 بہا گا۔ مگر یہ تعاقب کرتا جاتا اور کہتا تھا کہ الہی یہ پتھر جو میں نے اٹھایا
 اس غاصب کے سر پر ایسا لگو کہ اس ضرور کی جان بھی نکل جائے۔ اندلہ
 صاحب سمجھے کہ اس کی دو دعائیں پہلے تو قبول ہو چکی ہیں۔ اب تو قبول ہوا
 تو سر کھل جائیگا۔ اس لئے کہا کہ میں روپیہ آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں
 اس کے بعد دونوں دوستوں نے اپنی اپنی راہ لی۔

۱۰۲
 بیشک آپ بچہ کہتے ہیں۔ شریف آدمی۔ میں اس کے بک
 میں تم سے پوچھ سکتا ہوں کہ ہسپتالوں کو کونسا راستہ جاتا ہے؟
 لڑکا۔ بیشک آپ پوچھ سکتے ہیں؟
 شریف آدمی۔ پھر بتاؤ کونسا راستہ جاتا ہے؟
 لڑکا۔ اس سوچ کہ مجھ کو معلوم نہیں۔

مانگنے کا طریقہ؟ گداگر بیگم صاحبہ اہل اپنے بڑی بہرائی کی جو
مننے کی متیں عنایت کی

لیڈی: آپ مجھ سے کیا کہنا چاہتے ہو؟
گداگر: حضور کھانا کھلا دیجئے تاکہ مجھ کو کچھ طاقت ہو اور میں متیس
پہن سکوں۔ حفظ الرحمن

تحریر پر گزارہ ہے۔ ۱۰۴
ب: میرا تحریر پر گزارہ ہے؟

ا: کیا تم کوئی کتاب یا ناول لکھ رہے ہو؟
ب: نہیں تحریر سے میرا یہ مطلب ہے کہ میں ہر روز اپنے چچا کی طرف
روپے کے لئے خط لکھا کرتا ہوں۔

دروازہ تک جانے کی وجہ؟ ۱۰۵
جانے کی تکلیف نہ کیجئے

میزبان: جناب اس میں کوئی تکلیف نہیں۔ جب میں تھیں اپنے دروازہ
پر دیکھوں گا تو مجھ بڑی خوشی ہوگی۔

اچھی بیماری نکالی؟ ۱۰۶
محقق ڈاکٹر: دوڑے گنوار جاٹ سے،
میں اپنی طوالت عمر کو کس امر سے منسوب کرتے ہو؟
جاٹ: رجو طوالت عمر کے معنی نہیں جانتا تھا۔ جیران ہو گیا۔ حضور فرمائیے
یہ بیماری کبھی ہوئی ہی نہیں۔

میں خوشی سے تمہارے جنازہ پر جاؤں گا! زید۔ جو بڑا احمق تھا
 کے جنازہ کے ساتھ چلنے کے لئے کہتے ہو۔ میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں اُن
 لوگوں کے جنازہ کے ساتھ جانا دوں کہ بازی سمجھتا ہوں کہ جس سے عمر بہر نفرت
 رہی ہو۔ البتہ جب تم مرو گے تو میں ایمان سے کہتا ہوں کہ میں تمہارے جنازہ کے
 ساتھ بڑی خوشی سے جاؤں گا۔

۱۰۸
 گھاس جس نے کی معقول جدوجہد؟ تم نے کیوں گھاس چرائی؟
 بلیم: جس نے گھاس چرا کر فروخت کی تھی، حضور پیٹ کے لئے،
 جج: جو بڑا ظریف الطبع تھا، کیا تم گھاس کھایا کرتے ہو؟

۱۰۹
 ہمارے ہاؤس پر لڑنے کے لوگ تھے ہیں؟ انگلستان کے
 جنگی اسٹم خانہ ایئر سٹاف میں ایک فوجی ریویو کے موقع پر ایک غیر ممالک کا اٹاچی
 کئی ایک سٹاف افسروں سے اینڈرے مینڈے سوالات پوچھ رہا تھا آخر سو
 نے ایک بڑے انگریز کرنیل سے پوچھا کہ نل اس کی کیا وجہ ہے جب تم حملہ
 کا بگل بجاتے ہو تو ذرا سا بجاتے ہو لیکن جب واپسی کا بجاتے ہو تو بہت دیر بجاتے
 ہو۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ بڈھے سپاہی نے کہا کہ جناب برٹش سپاہی جب حملہ کرنے
 جاتا ہے۔ وہ اس قدر بے صبر ہوتا ہے کہ ذرا سے بگل کے اشارہ سے حملہ کر دیتا
 ہے۔ لیکن جب اسے واپس لوٹنے کی ضرورت پڑتی ہے تو تمام مینڈے باجے بجائیں
 جیو میدان کی طرف پیچھے کرتا ہے۔

۱۱۰
 بہت عمدہ یادگار تہائی؟ ایک شخص سفر میں تھا کہ اُسے خبر ملی کہ
 اس کا ایک دوست مر گیا ہے۔ جب سفر سے واپس آیا تو دوست کی بیوہ

تھے پاس جا کر انسنوں کرنے لگا۔ حضرت بیوہ نے سے پیشتر اس نے بیوہ سے پوچھا کہ تمہارا مرحوم شوہر میرا بہت ہی پیارا دوست تھا۔ کوئی ایسی چیز چاہتا ہوں جو اس کی یادگار کے طور پر رکھوں۔ بیوہ نے جب اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا۔ اور کہا۔ آپ جیسے عزیز اور عزیز دوست کے لئے میرے اور جان ہی حاضر ہے۔

جنگ کا قیدی؛ بلجیم میں ایک انگریز سولجر ایک سزا ایک مرغ لیکر شام کو اپنے کیمپ میں جا رہا تھا کہ اس کے کمرشل نے اسے روک کر پوچھا کہ کہیں یہ مرغ غریبوں کو تو نہیں لائے۔ سولجر نے جواب دیا۔ نہیں جناب یہ ایک یوار پر بیٹھا تھا میں نے اسے نکلنا کے نام پر مانگا۔۔۔ تو یہ نہیں مانا۔ اور میں نے بطور جنگ کے قیدی کے اسے گرفتار کر لیا ہے۔

مارشل لا کا بھائی بنی کال لیسٹنا؛ انگلستان میں آج کل شرب کی دوکانیں سویرے بند ہونے لگی ہیں۔ اس پر دو جاہل شرابی دوست خوش ان میں سے ایک نے بوٹوری ڈکٹر شریقی فریق کا مجھے خطا طعنہ لگایا کہ بیوی لائیکڈ جارج کا کام معلوم ہوتا ہے۔ مگر دوسرے نے کہا یہ غالباً مارشل لا کا اثر ہوگا۔ کہ شرب خانے پر پت سویرے بند ہو جاتے ہیں۔ تو پہلے نے کہا کہ مارشل لا یہی بوز لا کا بیانی ہوگا۔ (واضح رہے کہ مارشل لا جنگی قانون کو کہتے ہیں)

یہاں پر قسم کا میچ تھا؛ یونیورسٹی فوج کا افسر نے اپنے ایک اسوار سے اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارا گھوڑا بالآخر پیچھے رہ گیا ہے۔ تم نے تو مجھ سے کہا تھا کہ اس نے پانچ چھ مرتبہ تمہیں میں انعام دینا ہوا ہے۔

بیشک جناب پہاچی نے جواب دیا مگر یہ اہل جوئے کے پیچھے تو واضح رہے کہ
انگلستان میں ہلوں میں ہی گھوڑے بجاتے ہیں ۛ

۱۱۴

نعمت خداداد ۛ لندن کے بازار میں ایک بٹرنے تین سبزی فروش
دیکھو جو کفر کے ہے تھے۔ بٹرنے صاحب نے مناسب سمجھا کہ یہاں ٹھیکہ کراہیں
سمجھا لوں۔ انہوں نے ایک سے مخاطب ہو کر کہا تم نے یہہ باتیں کہاں سے
سیکھی ہیں۔ اس نے بٹرنے کے کندھے پر تہیکی دیکر کہا۔ کہیں ایسی باتیں سیکھی
ہی جاتی ہیں۔ یہہ خداداد ہیں ۛ

۱۱۵

بک شرابی کی سرگزشت ۛ ایک شرابی شرب کے نشہ میں بہست
ہو کر سر راہ گر پڑا اور اس نے قی کی منہ اس کا آلودہ ہو گیا تھا۔ اس نعمت
لو منہ دھونے کا جو اس کہاں تھا اونہی بیچوش ہو کر لیٹ رہا ایک خاشی
لتا ویاں آپہونچا اور اس نے اس کے منہ کو بوجہ آلائش قے کے چاٹنا
شروع کیا ۛ

شرابی نے سمجھا کوئی نیک ازراہ شفقت منہ میرا دھوتا ہے۔ دلہ ہی دل میں
عادیتا تھا کہ کتے نے بعد فراغت اپنی ٹانگ اٹھا کر اس کے منہ میں پیشاب
دیا۔ جب شرابی سے نہ را گیا۔ نہامت تپاک سے بولہ بولہ کالٹ جا غم فزانی
ڈاپنے بڑی ہر بانی کی کہ گرم پانی میرے منہ ڈھلانے کو آپ لائے ۛ

شراب خوار چوبہ خوشین رواداد کہہلت از قی ناپاک می بیالاید
سگ از مشانہ کلابریق آب گرم ارد کہ غسل بملت ناپاک و کن شاید

۱۱۶

نرضہ لینے کے لئے ڈھنگ ۛ ایک شخص جس کا نام ہوہن تھا
ب دوست سومین کے پاس گیا اور گفتگو کی ۛ

سوہن: "میری دلی خواہش ہے کہ زندگی بھر کسی سے قرض نہ لوں۔
میں اس وقت کا منتظر تھا۔ جب کہ میں اس امر کو فخر کے ساتھ بیان کر سکا تو
فجہ پر کسی شخص کا قرضہ نہیں"
سوہن: "یہ تو نہایت عمدہ خواہش ہے"
سوہن: "ہاں اسی پر میرا عمل کرنے کا ارادہ ہے۔ لیکن اس وقت مہربانی کر کے
ایک وہیہ عنایت کیجئے۔ ایک دروازے میں ضرور آپکو دیدوں گا"

۱۱۷

بلا تو قدموں سے لگی ہوئی ہے۔ ایک گویا کسی پھیل کے پاس گیا
اور گانا سنا کر انعام چاہا پھیل صاحب تو لحاف تان کر پلنگ پر دراز ہو گئے اور
پاؤں دباتے ہوئے خد متگا رکو باہر بھیج دیا۔ مطلب یہ تھا کہ گویا بے نیل مرام تھا
تھوڑی کے بعد گویا چپکے آٹھکے خد متگا رکو کی طرح پاؤں دبائے لگا۔ پھیل نے
جانا کہ گویا چل گیا اور خد متگا آیا۔ جذبی سے منہ کھینک کر کہا۔ کہ وہ بلاٹل گئی۔
گویا نے جواب دیا۔ صدقے جاؤں بلا تو قدموں سے لگی ہوئی ہے۔ بن
لئے کہاں جاتی ہے؟

۱۱۸

خوب شد: "ایک حضرت کو جو بڑا پیر نئی دہلی کا شوق آیا۔ تو جناب
جیٹ پرٹ منگنی کر کے ایک نئی دہلی بیابا لائے۔ مگر اس بڑے کے جوان لڑکے
اور لڑکیاں جو اس دہلی کے ہم سن تھے۔ اس کو ماں کہہ کر نہ پکارتے تھے ایک
دن نئی دہلی اپنے بڑے دھما سے شکایت کرنے لگی۔ کہ تمہارے لڑکے بہت
بے ادب ہیں ہمیں ماں نہیں کہتے۔ بڑے دھما نے کہا اچھا میں انکی خبر لیتا
ہوں۔ وہ تمکو ماں نہیں کہتے۔ ان کی کیا حقیقت ہے ان کا باپ حرام زادہ
بھی مہیں ماں کہے گا"

عذر اے کہ برہنہ کے اس کارخانہ کا حال سنا ہے۔ جو جرمن فوج کے پاس
 بھیجے گئے گولیاں بناتے ہوئے پائے گئے ہیں۔
 مد عذر اے مگر یہ تو بتاؤ وہ دشمن تک گولیاں پہنچا کیسے سکتے ہیں؟
 مد ہمارے سپاہی انہیں اپنی بندوقوں کے ذریعے سے وہاں تک پہنچا دیتے ہیں۔

کس کی اشرفی گرنی آئے؟ ریل گاڑی پہری ہوئی تھی۔ اور
 کئی مسافروں کے بیٹھنے کے لئے جگہ نہیں تھی اس لئے وہ کھڑے ہوئے
 تھے۔ کیونکہ اگلا اسٹیشن ہی وہ مقام تھا جہاں بہاری عرس کا میدان کاٹوا
 ریل کے فرش پر کھڑی ہوئی سیکرٹ کرنے کی آواز آئی۔ جسے ایک بڑھے نے جھپک کر
 اٹھا لیا۔ اور پوچھا کہ یہ کس کی اشرفی گری ہے۔ جھٹ کئی آدمیوں نے اپنی
 جیبوں کو ہٹ لگا دیئے۔ اور آٹھ نو آدمیوں نے ایک ہی وقت میں کہا کہ بڑھے
 گری ہے، بڑھے نے ہنسر کہا تو اس میں سے ایک نے مچو وصول ہو گیا ہے،

عوض معاوضہ گندہ ارد۔ مسٹر کنسن جب پہل پہل اپنا ریشم
 کھولا۔ تو اپنے فتنہ کے کھانے کی قیمت ایک شلنگ مقرر کی۔ ایک روز ایک
 مسافر نے اگر وہاں کے منتظم سے کچھ کھانا طلب کیا۔ اتفاقاً اسے دن نہوڑا
 پہلے چند آدمی سب تیار کھانا کھا گئے تھے۔ اور اس وقت سوائے ایک لے دی
 اور نہوڑے سے پیر کے ٹکڑے کے اور کچھ باقی نہ تھا۔ مسافر چونکہ بہت بچہ
 تھا۔ اس نے اوسکو لیکر کھانا شروع کر دیا۔ لیکن جب ایک شلنگ نے پنا
 اس کو سخت ناگوار گذرا۔ اور رنج پیدا ہوا۔ اسی اثنا میں ولکنسن جو اس
 کا مالک تھا آکھلا۔ اس مسافر نے اس سے اس امر کی شکایت کی کہ پوری
 خوراک کے وہی دام اور صرف ایک نوالہ کے وہی دام۔ یہ امر نا انسانی ہے
 گو مالک کو اس بات کا اثر تو بہت کچھ ہوا۔ مگر اس نے اس وقت یہی جواب

کہ انتظام کے بارہ میں کچھ دخل نہیں دینا چاہتا۔ مسافر و ام دیکر چلا گیا۔ اس نے
ایک مہینہ بعد واکسن کے پاس ایک پارسل میں رنگ پہنچا جس کا حصول ۲ شنگ
دینا پڑا۔ واکسن نے جب اس کو کھولا تو اس کے اندر سے ۳۰ اینٹھیں اور ایک چھ
نکا پیر لکھا تھا۔ ڈیر واکسن مجھ کو اس بات کا اب تک سنج ہے کہ تم نے مجھے
بہت زیادہ املے۔ جو لے۔

۱۲۲
میں فوراً شادی کر لوں گی؟ ایک کنواری لڑکی (اپنے باپ سے)
باپ! واکسن نے سات مہینے سے شادی کا سوال کیا تھا کہ میرے والد سے دریافت
کر لو۔ سو جس وقت خوبصورت لڑکا آپ کے پاس آوے تو اس سے بڑے اخلاق
سے پیش آتا اور ایسا سلوک کرنا گویا تم خود اس کے باپ ہو۔ جب وہ سب باتر
کر کے میرا سوال کرے تو اس وقت ظاہر ہے رجنی سے برتنا اور کہنا کہ اوبا با
اس کے لئے تو بڑے بڑے رئیس اور کروڑ پتی آئے۔ مگر لڑکی نے انکو پسند
نہیں کیا۔

باپ! اور اگر میں انکو صاف جواب دیدوں؟
بیٹی! ایسا ہرگز نہ کرنا۔ اور اصل میری طبیعت خود اس پر بائیل ہے۔ اگر تم
ایسا کر لو گ تو میں فوراً اس سے شادی کر لوں گی۔

۱۲۳
شادی کر لی ہوگی؟ روبرو بڑے تعجب کی بات ہے کہ ولیم جب سے
اس کلب سے گیا ہے۔ پھر اس کی کچھ خبر نہیں ملی۔ کیا اس کو آسمان کہا گیا یا
زمین نکل گئی؟

میر لڈیہ اگر زمین نکل جاتی تو اس کی سر کی ٹوپی تو کہیں رہ جاتی۔ یا زمین کا
شگاف تو نظر آتا رہتا ہیچ پوچھو تو اس نے شادی کر لی ہوگی۔

بات کب انکلی ایک زمیندار کا محسی عدالت عالیہ میں مقدمہ در
پیش تھا۔ زمیندار کے وکیل نے اس کو سمجھا دیا کہ
جب تم عدالت میں جاؤ تو رونا شروع کر دینا۔ میں عدالت سے رحم کی درخواست
کر دوں گا۔ الغرض جب زمیندار کمرہ عدالت میں داخل ہوا تو رونے لگا۔
بج۔ د زمیندار کیا معاملہ ہے۔ تم اس قدر کیوں روتے ہو؟
زمیندار: معاملہ کی تو حضور مجھ کو کچھ خبر نہیں مچو تو وکیل صاحب نے
رونے کی ہدایت کی ہے۔

۱۲۵
راز داری کا نیا طریقہ مہا سیر نے گنگا سہا سے کہا کہ ہم جو کہتے ہیں
کسی سے نہ کہنا۔ لیکن گنگا سہا نے مہا سیر سے ناراض ہو کر کہا کہ
میں نے ہمارا راز کیوں افشا کر دیا۔ گنگا سہا نے جواب دیا کہ ناراض ہونے کی کوئی
وجہ نہیں ہے۔ رات کے وقت ہم بھی دھپا سکے چھپائے رکھا۔ اور جب ہم
نہیں مخفی رکھ سکے۔ تو اس کو مخفی رکھنے کے لئے ایک دوسرے آدمی کو دیدیا
اور تاکید کر دی کہ چھپائے رکھنا۔

۱۲۶
جہالت کا عجیب نمونہ ایک دفعہ ایک ہقان سے کسی نے پوچھا کہ
اپنے لڑکے کو کیوں نہیں پڑھاتے۔ اس نے جواب دیا کہ اپنے بڑے بیٹے کو
پڑھایا تھا۔ وہ فوت ہو گیا۔ اس نے کہا کہ تمہارے دادا ناخواندہ تھے وہ
کیوں مر گئے۔ جواب دیا کہ انہیں کی صلاح سے تو پڑھایا تھا۔

۱۲۷
دروغوں کی صفائی حضرت حسین کو لوگ جھوٹا کہہ رہے تھے
تھے۔ ایک دن اس نے ناراض ہو کر کہا کہ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں۔ تو
جھوٹ کوئی کچھ کیوں نہیں دیتا۔ الطاف حسین نے جواب دیا کہ تمہارے

منہ سے چھوٹ اس قدر جلد نکلتا ہے کہ کوئی اس کو پکڑ نہیں سکتا۔

۱۲۸

مرغی کا درجہ پادری صاحب سکول کا امتحان لے رہے تھے۔ آپنے ایک لڑکے سے پوچھا کہ اوسط کس کو کہتے ہیں لڑکے نے جواب دیا جس میں مرغی ہر سال انڈے دیتی ہے۔ پادری صاحب سخت حیران ہوئے لڑکے نے کہا اگر یقین نہیں آتا تو کتاب کہو مگر دیکھ لیں۔ اس میں ہی لکھا ہے کہ بے کھائی تو واقعی انہیں یہ لکھا ہے۔ مرغی ہر سال اوسط میں پانچ سو انڈے دیتی ہے۔

۱۲۹

مالدار کی بیٹی ہوگی؟ ایک خاوند نے زیادہ رات گئی گھر آیا۔ اس کی بی بی ایسی نہ تھی۔ جو بغیر خبر لئے چھوڑ دیتی۔

بی بی۔ تم ساڑھے پانچ بجے کی ٹرین سے کیوں نہیں آئے؟
خاوند۔ میں نے ایک شخص سے پوچھا کہ جس ٹرین سے میں جانے والہ ہوں وہ کون سے پلیٹ فارم پکڑے گی۔ اور اس نے کہا جہاں تم کھڑے ہو وہاں سے دائیں طرف کو لوٹ جاؤ۔

بی بی۔ تو پھر تم لوٹے؟

خاوند۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں بجائے دائیں کے بائیں لوٹ گیا۔ اس نے دیر لی لی۔ تو آپ اب تک دایاں دایاں ہی نہیں جلتے یہ کہہ کر غصہ کی حالت میں بڑبڑاتی ہوئی بستر پر جا کر لیٹ گئی۔

دسرا دی، یہ تیزی بلا وجہ نہیں۔ یا تو بی بی صاحبہ حین ہونگی یا مالدار کی بیٹی، حکیم صاحب رحمہ علیہ،

۱۳۰

اسمیں ہی کوئی جیب ہوگا؟ کم سن لڑکا اپنے باپ کو ایک لڑکے سے پہلے آتا دیکھ کر گئے سے لپٹ گیا۔ جب کہ اس کی والدہ اپنی عادت کے

موافق ملاقاتوں کے یہاں چائے پیے کئی بہتی اور کہا مدت سے میں اسی انتظار میں تھا۔

والد: ”یہ کیوں؟“

لڑکا: اباجان۔ میری اماں سے ذکر نہ کیجئے گا۔ وہ بہت تند مزاج ہیں۔ اور جہاں تک میرا خیال ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ ان کو بچوں کی پرورش کے اصولوں سے مطلق یاد نہیں ہیں۔“

والد: ”سب خیال کے پیدا ہونے کا باعث کیسے ہے؟“

لڑکا: ”مجھ کو نیند نہیں آتی۔ تو وہ مجھ کو بستر پر نہ جانے کی تاکید کرتی ہیں۔ اور جبکہ میں میٹھی نیند میں ہوتا ہوں۔ تو مجھ کو جگا دیتی ہیں۔“
(سراوی) ”اس میں بھی کوئی بھید ہوگا۔“

۱۲۱۔ **مزا کر کر رہو گیسا۔** خواستگار اور مطلوبہ دروازے میں کھڑے ہوئے تھے خواستگار۔ اد پارہ دل میں تم کو کیسا چاہتا ہوں۔“

مطلوبہ۔ اور میں کیسی فریفتہ ہوں تم میرے ایام زندگی کی روشنی ہو تم میرے بقائے زیست کی روشنی۔ اور تم..... اتنے میں...

مطلوبہ کا والد۔ عصہ کے لہجہ میں یہ روشنی ایک دم بند کرو اور اپنے بستر پر جاؤ۔
(سراوی) ”مزا کر کر رہو گیسا۔“

۱۲۲۔ **واؤ تو اچھا تھا مگر خالی گیا۔** ایک خواستگار لکڑی کے بہت ہی تیز جا کر کامیاب ان خواستکاران میں سے اول نہیں بن سکا تو آپ جانتی ہے۔“

لیڈی۔ قبل اس کے کہ میں آپ کو کوئی قطعی جواب دوں۔ میں آپ سے چند سوالات کے جوابات چاہتی ہوں۔“

خواستگار۔ فرمائے۔ فرمائیے۔

لیڈی۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ میرا پ بہت بڑا تاجر ہے۔

خوست نگار۔ بے شک۔

لیڈی۔ آپ یہ ہی جانتے ہوں گے۔ کہ اُن کے بھائی کی بے شمار دولت
جھکوتے لگی۔

خوست نگار۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔

لیڈی۔ کیا آپ واقف ہیں کہ پچاس ہزار پونڈ نقد بینک میں اور نصف لاکھ
کی جائیداد میرے نام پر ہے۔

خوست نگار۔ اس میں درجہ برافضت نہیں۔

لیڈی۔ آپ سے پوشیدہ نہیں کہ میرے جواہرات پچاس ہزار پونڈ جیمہ شدہ
ہیں۔ اور پندرہ ہزار کی موٹر اور گھوڑا گاڑی اس کے علاوہ ہے۔

خوست نگار۔ سب پر روشن ہے۔

لیڈی۔ پس اگر ایک ہزار آدمی اسی سرگرمی کے ساتھ خوست نگاری کریں
تو ان میں اور آپ میں کیا فرق ہو سکتا ہے۔ اچھا سلام

دراوی۔ (واؤ تو اچھا تھا مگر خالی گیا)

اپنی راکا ظہار کس سنجیدگی سے گیارہ۔ متمول شخص نے اپنی جوانی
اکلوتی پٹی سے پوچھا کہ ایک نو عمر جنٹلمین کو اس نے ڈرائیونگ روم میں
فاخرہ لباس پہنے دو چار بار انتہائی شام کے وقت دیکھا ہے ان کا پیشہ کیا
جوان مس (خود داری نگر ہوئے پن کے لکھیں، اباجان اس وقت تک تو
وہ بیکار ہیں۔ لیکن ایک بالغہ مالدار لیڈی کے یہاں لائف کینسین (سہم نشین
زندگی) کا عہدہ غنیمت قبول کرنے پر نہایت بے تابی کے ساتھ غور کر رہی
سراوی۔ (واہ واہ اپنی رائے کا ظہار کس سنجیدگی سے کیا ہے۔)

ملاقاتی - میرے چہوئے پہنچے تم کیوں رو رہی ہو
 رونے کی مقولہ جہاں سچہ میرے تمام بہائیوں کو آن چھٹی ہے مگر
 مجھ چھٹی نہیں ملی

ملاقاتی - اودہ - یہ تو بڑی بات ہے ، ایسا کیونکر ہوا -
 بچہ یہ سسکیاں لیتے ہوئے ، میں ابھی مدرسے نہیں جاتا ،

۱۳۵

نا کام تجویز - ایک بخیل کو مجبوراً کسی لیڈی کو تحفہ پہنچنے کی ضرورت لاحق
 ہوئی۔ وہ ایک دوکان میں بارادہ خریداری داخل ہوا۔ ایشیے کے ایک طرف
 کو بارہ ٹکڑوں میں ٹوٹا ہوا ایک اس کی قیمت دریافت کی دوکان مالک نے کہا کہ
 یہ بالکل ناکارہ ہے۔ اور اس کی قیمت کوئی نہیں۔ البتہ اسے پیک کچے بھیجنے
 کی اجازت لوں گا۔ بخیل یہ طرف شکستہ لیڈی کو پہنچنے کی ہدایت کر کے چلا
 آیا۔ اور بجائے خود خیال کیا کہ لیڈی تصور کرے گی۔ کہ شیشہ کا برتن اس کے
 مکان کو پہنچے جانے کے اثناء میں ٹوٹ گیا ہے۔ بخیل جب نتیجہ معلوم کرنے
 کے لیڈی کے مکان پر پہنچا۔ تو اس نے دیکھا کہ دوکاندار نے آجکینہ شکستہ
 کے ہر ایک ٹکڑے کو علیحدہ پیک کر کے اور کاغذ میں لپیٹ کر بیچا ہے۔

۱۳۶

تکلیف دہ گاہک - ایک نوجوان لیڈی ایک سوداگر کی دوکان کے
 ذخائر کا بارادہ خریداری معائنہ کرتی ہوئی ایک میٹارمنٹ میں داخل ہوئی
 جہاں کبیل فروخت کئے جاتے تھے۔ کبیل کے بعد کبیل لیڈی کو دکھائے گئے
 مگر وہ یہی کہتی رہی۔ کہ اور دکھاؤ۔ اور لاؤ۔ آخرش لیڈی یہ کہتی ہوئی اُپنی
 گھر میں دراصل کوئی کبیل خریدنا نہیں چاہتی بلکہ صرف ایک عورت کا انتظار
 کر رہی ہوں۔

(دوکان کا اسٹنٹ) ظاہر شدگی سے لیڈی صاحبہ ہربانی سے ایک

لحظہ ٹھہر جائیے۔ الماری میں صرف ایک تھیل رہ گیا ہے۔ شاید آپ کا دوسرا
اس کیل کے اندر ہی ہو گا

۱۳۷
بہول جانے کی مہلت؛ ریڈ۔ کیا تم بہول گئے۔ کہ تم نے میرے
پانچ ڈالر دیئے ہیں؟
نہیں نہیں۔ البتہ اگر مہلت دو گے تو پھر بہول جاؤں گا

۱۳۸
خلوص کا امتحان؛ شفیق! باپ۔ لیٹی اگر اچھے شوہر کی خواہش ہے تو
مسٹر گڈ ہارٹ (نیکے ل)، سے شادی کر لو۔ وہ بلاشبہ تمہارا سچا چاہنے
والا ہے؟

لڑکی۔ ابا آپ کو کس طرح معلوم ہوا؟
شفیق باپ۔ میں چھ ماہ سے اس سے روپیہ ترس لے رہا ہوں۔ مگر
اس پزیر ہی اس نے ہمارے گھر آنا نہیں چھوڑا

۱۳۹
اصلی پوسٹین؛ پوسٹین فروش کسی عورت کے پاس ایک پوسٹین
فروخت کیے گئے کی کوشش کر رہا تھا۔ چنانچہ اس نے کہا کہ لیڈری صاحبہ میں ذمہ
داری کو تا ہوں کہ شکنگ (شمالی امریکہ کے حیوان) کی اصلی پوسٹین ہے اور
پاکدار بھی اس قدر ہے کہ سالہا سال پہن لیجئے

عورت۔ لیکن فرض کیجئے کہ اگر بارش میں بھیگ جائے تو اس پر پانی
کا کیا اثر ہوگا۔ یہ خواب تو نہ ہو جائے گی۔ پوسٹین فروش۔ میڈم اس کا
میرے پاس صرف ایک جواب ہے۔ کیا آپ نے کبھی غصہ ہے۔ شکنگ
بارش میں چھتری ساتھ لے جاتا ہے

۱۴۰

۱۴۱
 سمجھو: جان میرا خیال تھا کہ تم اقرار کئے سچے نہیں ہو
 اقرار کو بھاری کرنا۔ مگر اب میں نے اپنی رائے تمہاری بابت بدل لی ہے
 جان: بہت اچھا ہوا کہ تم راہ راست پر آ گئے۔ مگر یہ تو بتاؤ کہ تبدیلی رائے
 کا کیا باعث ہوا؟
 سمجھو: تم کو یاد ہو گا کہ تم نے دو پونڈ مجھ سے قرض لئے تھے؟

جان: ہاں پھر؟
 سمجھو: تم نے کہا تھا کہ اگر میں تم کو روپیہ قرض دوں گا تو تم ہمیشہ کے لئے خیر
 ممنون رہو گے؟

جان: ہاں درست؟
 سمجھو: تم اپنے قرار کو برابر نہ مانتے ہو؟

۱۴۲
 کفایت شعار نوکر؟ امیر: مجھ تو اس قسم کا نوکر درکار ہے جو بہت سی
 کفایت شعار ہو؟
 امیر: ارے ہاں جناب میں اسی قسم کا ہوں۔ سابقہ مالک نے مجھ کو اسی جہ سے
 موقوف کر دیا تھا؟
 امیر: اس واسطے موقوف کر دیا تھا کہ تم کفایت شعار کیوں ہو؟
 امیر: وارڈ ہاں حضور اسی واسطے کفایت شعار کی سے میں مالک کے کپڑے
 پہن لیا کرتا تھا؟

۱۴۳
 حکیم صاحب کا نسخہ؟ ایک شخص ایک حکیم صاحب کے پاس آیا اور
 شکایت کی کہ جناب میری طبیعت میں کچھ تغیر واقع ہو گیا۔ برہم دہرائی اس
 کا کچھ علاج بتلائیے۔ حکیم نے پوچھا کیا تغیر ہے۔ کہا پہلے میں جب صبح کھانا
 کرتا تھا تو ۲۰ روٹیاں کھایا کرتا تھا۔ بعد ازاں وہ پہر ۱۰ روٹیاں اور پھر رات کو

۲۔ یعنی کل پچاس روٹیاں کھانا تھا۔ اب ہم سے زیادہ نہیں کھا سکتا جیکم صاحب نے فرمایا۔ نسخہ لکھ دیتا ہوں استعمال کیجئے۔ انشاء اللہ بہت جلد آرام ہوگا۔ اس کے بعد اس نے حسبِ میل نسخہ لکھا :-

عجائب دمن۔ سپستان وگل بنفشہ ایک من۔ ہلیہ زردین من۔ غلہ نیون نصف من۔ اسطوخودس ایک من۔ ان سبے وائیوں کو ایک سو من پانی پر جوش میں۔ جب ۲ من رہ جاوے۔ اس میں دس من ترخبین اور دس من شیرخشت ملا کر شربت تیار کریں اور پھرتی جائیں بہت جلد آرام ہوگا۔

۱۲۳
اوٹے سے کو دے جائیگا :- ایک چور ایک گھر میں گھسا دیکھا کہ ایک جوان سویا ہوا ہے۔ چور نے چادر کھد ہے سے اوتار کر زمین پر پھیلا دی کہ جو چیز ملے اسمیں ڈالنا چاہئے۔ تمام گھر کے اندر پھیر کچھ نہ پایا۔ ناچار چادر اٹھا کر آیا۔ دیکھا تو تو جوان اس کے اوپر سویا پڑا ہے۔ چور نے مصلحت اس میں دیکھی کہ چادر کو وہیں چھوڑ کر چلا جائے۔ تاکہ شور برپا نہ ہو۔ چور جب دروازہ سے باہر نکل نکلا۔ تو جوان نے پکار کہا کہ یہاں دروازہ بند کرتے جانا۔ کہ کوئی اور اندر نہ گھسنے لے۔ چور نے کہا کہ میں دروازہ ہرگز نہیں بند کروں گا۔ میں تو اپنی چادر تمہارے بچپانے کو دے چلا ہوں کوئی اور دوسرا آئیگا تو اوڑھنے کو دیا جائیگا۔

۱۲۴
کرائیہ اور انہیں کیا :- ساندھی اور جان کریموے گاڑی میں بیٹھے تھے کہ ایک خوبصورت لڑکی آئی۔ اور ساندھی کی طرف دیکھ کر سکرانی ہوئی گئی۔ افسان سے ذرا فاصلہ پر جا کر بیٹھ گئی۔
 جان :- کیا تمہاری جان پہچان ہے ؟
 ساندھی :- بہت اچھی طرح سے ؟
 جان :- چلو جیکر اس کے قریب بیٹھیں میری ہی اس سے صاحب سلامت کرے ؟

سانڈی دیار درانہ جاؤ۔ اپنی اس نے گاڑی کا کرایہ ادا نہیں کیا۔

۱۲۵

سیاح بنا کر باہر بھیجے ہیں۔ ایک لڑکا جس کا نام جانی جوز تھا۔ ایک دفترین چپڑا سی تھا۔ اس کو اکثر چھوٹ بولنے کی عادت تھی اور پھر اس پر طرفہ یہ کہا اپنی بات کی بہت کچھ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے پھر چھوٹ بولا اور اس کے آقا نے نہایت بھرپوری سے اس سے کہا کہ دیکھو بیٹا تم جانتے ہو کہ جو لڑکا چھوٹ بولتا ہے۔ اُن کا کیا حشر ہوتا ہے۔

لڑکا یہ حشر کیا ہوتا ہے۔ یہی تاکہ آقا اس کو سیاح بنا کر باہر بھیجتے ہیں۔

۱۲۶

اندھے کی ہوشیاری۔ ایک تماشہ گر اپنے تماشہ کے باہر کھڑا ہوا بڑے زور سے شور سے لوگوں کو تماشہ دیکھنے کی ترغیب دے رہا تھا۔ ہجوم میں سے ایک شخص نے دیکار کر کہا کہ اگر تم مجھ کو شیر دکھا دو تو میں تمہیں پانچ شلنگ انعام دوں گا۔ تماشہ گرنے کہا بہت بہتر اگر میں نہ دکھاؤں تو میرے ملک پانچ شلنگ دوں گا۔ دونوں نے پانچ پانچ شلنگ شرط کے واسطے حاضرین میں سے ایک شخص کے پاس لے کر بیٹھے۔ اس کے بعد تماشہ گر نے کہا کہ آؤ اور چلے آؤ۔ جب وہ شخص قریب ہوا تو اس نے اندھ کی طرف اشارہ کیا کہ دیکھو اس کو نہ میں وہ لڑکا کا شیر کھڑا ہے۔ تماشین نے کہا کہچھ تو کچھ بھی نظر نہیں آتا۔ تماشہ گرنے کہا کیا وجہ؟ تماشین نے کہا میں اندھ یہ کہنا اور دس شلنگ لیکر حبیث میں ڈالے۔ اور چلتا بنا۔

۱۲۷

دولت اندھی نہیں ہوتی۔ ایک نابینا قول جس کا نام دولت تھا ایک مرتبہ میونسپلٹک کے دربار میں حاضر ہوا۔ تیمور نے کہا دولت تو اندھی ہوتی ہے۔ اس پر اس نے عرض کی کہ حضور اگر دولت اندھی نہ ہوتی تو

77-10000

۱۲۸
پھر تو کیا پئے گا۔ ایک صاحب اپنی ملازمت سے مکان آئے۔ دیکھا
کہ اپنا شیر خوار لڑکا رو رہا ہے۔ اور بی بی سوچتے کرتی
ہے۔ مگر وہ چپ نہیں ہوتا۔ آپ نے ہی طرح طرح سے چپ کرنا چاہا اور آخر
چلا کہ بولے کہ اچھا تو چپ ہو گا۔ تو تیری ماں کا سب دودھ میں پی جاؤنگا
پھر تو کیا پئے گا

179

رنج کی کب ضرورت ہو گی؟ عورت - تمہارے رنج و الم میں
 شریک ہونا میرے لئے باعث مسرت ہو گا۔
 مرد - "مجھ کو کسی قسم کا رنج نہیں ہے۔"
 عورت - یہ "نہن" مگر جب تمہاری شادی ہو گی - تو تمہیں رنج و الم کی
 کوئی کمی نہ رہے گی۔

10

مصیبت کبھی تنہا نہیں آتی؛ سوداگر جسم میں میری شادی ہوئی اسی دن میرا خراجی میدان خالی پا کر تمام روپیہ لے کر چلت ہوا دوست بہ انسو سناج کہا ہے داناؤں نے مصیبت جب آتی ہے تو تنہا نہیں آتی۔“

۱۵۱

مدت کا اثر ایک صاحب بہادر جن کی نئی شادی ہوئی تھی۔ بلکہ
عجبت میم صاحبہ سے... مخاطب ہو کر بولے کہ : لو صاحبہ کچھ روپے لیں
میم صاحبہ نے جوابی نوعروس بنیں۔ جواب دیا۔ کہ پیارے شوہر میں نہیں
لیٹی ناحق ضائع ہو جائیں گے " ایک سال شادی کو گزارا تو وہی میم صاحبہ

ایکے ات صاحب سے مخاطب ہو کر بولے۔ کہ پیارے جمیس، کل رات میں
نے تمہاری پاکٹ بک سے ایک پانچ پونڈ کا نوٹ نکال لیا تھا۔

اس دوست کے تہہ ۲۲ اہل
کا خاوند یا پیرا عاشق ہونے لگا تھا۔ تو معشوقہ یا بیوی بطور یادگار
اس کو اپنے سر سے ایک زلف کاٹ دیتی ہے ایک نوجوان لڑکی سے ایک
بوڑھی عورت نے پوچھا کہ بیٹی تمہارے سر کے بالوں کو کیا ہو گیا اس نے کہا
اماں تم جانتی ہو کہ ہمارے شہر میں جو منبت مقیم تھی۔ وہ کل ہی یہاں
سے تبدیل ہوئی ہے۔ میں نے اپنے تمام دوستوں کو گل جدا ہونے سے
یادگاریں دیدی تھیں۔

دوبی سہا اور میاں کی گت ۳۵
میں تم سے پوچھی ہوں کہ تم چوٹی بی بی کو زیادہ محبت سے رکھتے ہو ہر وقت
وہیں کارہنسا سہنا اختیار کر لیا ہے۔ یہاں کہی آکر جانتے تک نہیں کہنا
بھی وہیں کھاتے ہو۔ اور کل کے گجروں سے اسے تم نے ایک زیادہ دیا ہے۔
غرض کہ اس کی ہر طرح سے خاطر منظور ہے۔ اسے میں کہتی ہوں۔ فیس میں
کہتی ہوں۔ کہ تم نے چھو کیا سمجھا ہے۔ میں اس مردار سے کچھ کم ہوں۔
میاں (بڑی بی بی) سے تم بڑی ہی بے عقل ہو۔ ذرا سی چیز پر ایسی باتیں
کرنے لگیں۔ کوئی سنے تو کیا کہیگا اچھا اگر ہم نے ایک گجر زیادہ ہی دیدیا
تو کیا جرایا۔ بس بس تم کسی کارشک و حسد نہ کیا کرو۔ اور مجھ سے ایسی باتیں
وقوفی کی باتیں نہ کیا کرو۔

بڑی بی بی۔ رمیاں سے۔ تو ہم سے تو یہ نہ کہہ جا لے گا۔ نہ نے کیا ہے
اس کیساتھ زیادہ دیدیا اور منڈی کا ٹانجہ جو قوف بنا تا ہے۔

میاں لا بڑی بی بی سے کہیں تمہاری شامت تو نہیں آئی ہے۔ خواہ
خواہ داسیات باتیں کرتی ہو۔ میرے نزدیک دونوں برابر ہیں۔

چھوٹی بی بی (بڑی بی بی سے) سن میں نے تیرا کیا لیا ہے۔ جو تو نے مجھے
سینکڑوں باتیں کہہ ڈالیں۔ میں جانتی ہوں کہ تو جوتیاں کھانے کی طرح لے کر
بخود لے چھوڑتی ہے۔

بڑی بی بی میاں کو چھوڑ چھوٹی بی بی سے) ایں رے کیا کہا۔ جوتیاں اپنی ماں
جان کو کہلا یا بہرے خضم کو مار۔ میرا نام لیا تو تو ہی جلنے لگی میں تھپہ پھوٹی سے
بولنے کے لائق نہیں ہوں۔

چھوٹی بی بی (بڑی بی بی سے) بھوتی ہو گی تیری ماں اور تیری دادی۔ مانی
دیکھ تو ہوں۔ تیراچی اور اپناچی ایک کئے دیتا ہوں۔ اور اس کے کہنے کی سزا
چکاہادیتی ہوں۔ یہ بکھر جھٹ جوتی پیر سے نکالی۔ دوسری نے ہی جوتی سجا
پھر کیا تھا۔ غٹ پیٹ اور گئی تڑا تڑا اور پڑا پڑا ہونے۔ اب میاں میں کیا بچ
سجاؤ کرتے ہیں۔ اور دونوں طرف سے مارا نہیں کے پڑتی تھی سیا کی کھو پری
پیلی ہو گئی۔

۱۵۴

تمہارا شوہر لائق نہیں ہے۔ ایک نوجوان بیوہ نے نئی سوشی۔ سہ صاحبہ
ایک اپنی پسند کے جوان سے شادی کر لی۔ مگر اس لڑکی کے ایک شہ
دار کو اس کا یہ انتخاب پسند نہ آیا۔ اور بڑی بخیدگی سے ازراہ ملاقات اس
سبھانے لگا۔ کہ تم نے لائق آدمی اپنے لئے پسند نہیں کیا اور میں یقین کہتا
ہوں کہ اگر تمہارا مرحوم شوہر اس وقت زندہ ہوتا تو کبھی تم کو ایسے شخص سے
شادی نہ کرنے دیتا۔

۱۵۵

ایک لڑکی بااوقار و فاسق کا شوہر ایک حضرت بنگالی باشا کو جو فاسق

بکھنے کا جذبہ چڑھ آیا تو جہٹ آپ کسی مکتب میں جا بیٹھے۔ استاد نے بتایا کہ
 ہاتھی کی فارسی پیل اب بابو صاحب یاد کرتے ہیں پیل پیل نالے ہاتھی اس
 آگے بھی پوش ہوتا ہے۔ اور پیچھے بھی پوش ہوتا ہے۔

۱۵۶
ایک جمن کی کچی کسی جلسے میں بیٹھے ہوئے ایک جرمن صاحب شیخی لگیا
 رہتے تھے کہ جرمنی زبان دنیا میں سب سے قدیم اور پاک ہے۔ چنانچہ...
 بہشت میں حضرت آدم ہی پی بولتے تھے۔ ایک طرف صحیح میں بیٹھے تھے بات
 کات کر بولے۔ جب ہی بہشت سے نکلے گئے۔

۱۵۷
ایک عورت کی حاضر جوابی ایک نوجوان پر یزاد ہاتھ میں تکلانے
 ہوتے چلی جا رہی تھی ایک لکچے باز نے حیرت سے کہا کہ کاش ہم ہی نکلا
 ہوتے۔ عورت بولی ہر روز جوتے کہا کہا کر سید ہے ہو کرتے۔

۱۵۸
بچے کی حاضر جوابی ایک شیر خوار بچہ کھیتے ہوئے کوٹیس سے گر
 پڑا۔ اماں نے جہیٹ لگا اٹھایا۔ اور سمجھا۔ بچہ کہ پوچھا کہ بیٹا تم کس طرح گر
 پڑے بچہ نے فی البدیہہ جواب دیا کہ اگر اجازت ہو یہ گر کر تباہوں میں
 (دیکھتے سمان آبادی)

۱۵۹
داروغہ صفائی یہ خوب سوچی۔ ایک اردغہ صفائی کو حکم تھا کہ وہ
 آبادی کے گتے ہلاک کرے اس کے لئے تیس زہریلی پوٹریاں دی گئیں کہ
 ایک ایک پوٹری میں ایک ایک گٹھا مارے۔ جب اس نے یہ کام ختم کر کے
 اپنے صاحب سر پرستہ کے پاس پہرہ پیش کی تو اس میں بجائے تیس گٹھوں
 کے تیس کنوں کی ہلاکت بتادی۔ صاحب بہادر نے دریاوت فرمایا

یہہ کیسے؟

تو داروغہ مذکور نے جواب دیا کہ حضرت میں نے کتے تو صرف دو ہی ہلاک
کئے ہیں ترقی کے خیال سے مقررہ تعداد میں میں نے دو ہلاک شدہ کتوں کا
اضافہ کر دیا تو کیا بُرا ہو؟

۱۶۰

تو بتا کون جیتا؟ عاشق۔ اگر میں تم پر فتح پالوں تو ہم دونوں
ایک ہو جاویں گے؟

معشوقہ پر لیکن یہ تو بتاؤ کہ اگر دونوں نے ایک دوسرے پر فتح پالی
تو پھر جیت میں کون ہوگا؟

۱۶۱

گھائل کر نیک طریقہ۔ عورت۔ مجھ معلوم ہوتا ہے کہ فرانس کی
عورتوں نے ایک اور طریقہ پیام رسانی کا ایجاد کیا ہے؟
مرد۔ وہ کس طرح؟

عورت۔ اپنے سفید چہرے پر کچھ لکیریں لگالیتی ہیں؟
مرد۔ پھر تو تم نے توجواؤں کو گھائل کرنے کا نیا طریقہ نکالا ہے؟

۱۶۲

صابن کھا گیا۔ دیہاتی عورت۔ دوکاندار سے، یہ تم نے کیا شے
دی ہے؟

سوداگر۔ جناب آپ کی ملازمہ آئی ہے۔ ایک پونڈ پیسہ اور ایک پونڈ صابن
خرید کر گئی؟

عورت۔ وہ تو میرے خاوند نے شاید صابن کھالیا۔ اسی لئے اس چنیر
کپڑے نہیں دھوئے جاتے؟

۱۶۳

ایک آدمی کا تکیہ کلام تھا۔ اپنے منہ میں اور وہ
اپنے منہ میں بات بات میں مرآپ کے منہ میں، کہا کرتا تھا۔
 اتفاقاً ایک دن انہوں نے اپنے دوستوں کی ایک شادی کے موقع پر دعوت
 کی۔ دوست آئے اور چونکہ عام قاعدہ ہے کہ ایسے موقعوں پر وقت کی پابندی
 نہیں ہوتی۔ اور نہ ہو سکتی ہے۔ اس لئے کہانے میں کچھ دیر ہو گئی۔ گرمی کا
 زمانہ تھا۔ اور بھانوں میں سے ایک کو پیاس معلوم ہوئی۔
 مہمان۔ میزبان سے،، حضرت ابی کھانے میں تو دیر ہو گئی۔ مہربانی کر کے
 تھوڑا پانی پینے کو منگوادیکھے۔
 میزبان بہت خوب جواب عالی۔ ابھی منگوا یا آپ کے منہ میں (آؤ اور
 دیکھو، اب کلن۔

میزبان۔ دیکھو جلدی آؤ آپ کے منہ میں اور ایک بوتل آئیں کریم معہ
 برف کے آپ کے منہ میں فوراً لے آؤ۔ کلن چلا گیا۔ مگر چونکہ شادی
 کا موقع تھا اس لئے کلن اور کسی کام میں پھنس گیا۔ اور مالک کا حکم قبول
 گیا۔ جب دیر ہو گئی۔ تو مہمان نے پھر کہا۔ حضرت میں تو پیاسا مرنے
 جاؤں گا۔ ایک گھنٹہ ہو گیا مگر اب تک پانی نہ آیا۔
 میزبان۔ میں نے کلن کم جنت کو اپنے منہ میں فوراً لانے کا حکم دیا
 تھا۔ اس کو آئے دیکھئے وہ جوتے لگاؤں کہ آپ کے منہ پیشاب کر مارے

گورچرن سنگھ
 ۱۶۴
نقد حاضرین کہتے ہیں کہ ایک پروفیسر بڑا عالم اور مشہور محقق
 تھا۔ ایک نئی ایسی میٹوشن میں اس پر دینی ہی وقت مقدمہ پر آپیل
 میں پہنچے۔ اور دیکھتے کیا ہیں کہ حاضرین جلسہ کی نقد اور صرف ایک
 ہی۔ لیکن اس پر انہوں نے کچھ ہی تشویش ظاہر نہ کی۔ بلکہ باضابطہ
 کاروائی شروع کر دی۔ اور کچھ دیر تک بڑے زور شور سے لکھتے

ب۔ آخر معلوم کر کے کہان کا یکہ شہا مخاطب اپنی جگہ میں کس لئے
اپنے اس سے پوچھا کیا میں آگے شروع کروں مخاطب نے
بویا۔ جناب آپ میری بالکل پرواہ نہ کریں۔ جتنی دیر تک آپ کو
ہے۔ لکچر دیا کریں۔ میں تو آپ۔ یعنی گہنٹہ کے حساب سے
لی کا کر ایہ وصول کرتا ہے

۱۴۵
ا۔ غسل یہ مسافر یہ کیا تم مجھ کو ایک کمرہ اور غسل دیکھتے ہو
یہ ہو کل کل کر۔ جناب! کمرہ تو میں دے سکتا ہوں۔ لیکن غسل آپ کو
لڑنا ہو گا

۱۴۶
رقع ہی ہو۔ سرگیل۔ مجھ بہت تعجب ہے۔ کہ ہمارا طو طابا میں
نہیں کرتا
سرگیل۔ میری پیاری کرے تو سہی مگر تم اُسے کہی موقع ہی تو دو

۱۴۷
میں سے بھاڑنا چاہتی ہیں۔ مس۔ یہ بازو تھوڑے دن کے
موت ڈوٹا نکال دو
ا ہو کارے کیوں

میں۔ تو انہی مجھ سے شادی کے لئے اصرار کر رہے ہیں اور ان میں
میں سے بچھا چھڑانا چاہتا ہوں

۱۴۸
میں نے گھر کا قصہ کیا ہو۔ پولیس کا سپاہی (جسم کو حاکم کے
راجنات میں سے مجرم کو لپی ہوئی سے لڑتے جھگڑتے اور اسے
ستے ہوئے پایا۔ یقیناً مجرم دیوانہ ہے۔ اور بالکل خانہ بھی جانا چاہتے ہیں

(غالباً خود اپنے گھر کا تصور کر کے۔ بیوی کو کو سنا دیوانگی)
حاکم کی دلیل نہیں مجرم بری کہا جاتا ہے

۱۶۹

دوا کا نگلنا: مریض۔ ڈاکٹر صاحب مجھ کوئی ہی فائدہ معلوم نہیں
 ہونا تکلیف بدستور ہے

ڈاکٹر: کیا تم نے کل دوا کی دو نو پڑیاں نگل لی تھیں؟
 مریض: ہاں جناب دونوں۔ ایک بیچ اور ایک شام
 ڈاکٹر: اچھا تو آج تین پڑیاں۔ صبح۔ دوپہر اور شام کو کل کی طرح
 مریض: (مٹہ ہا کر) بہت بڑھا جناب
 دوا سنانے کے پاس باکرہ دھربان اس دوا کی پڑیاں بنادو اور پھر
 کر کے کاغذ و راکم لگانا۔ کل ننگلے وقت بہت تکلیف ہوئی تھی،
 (شیخ محمد انور الدین انبیائی بتا)

۱۷۰

حاضر جوابی: ایک نازک خیال شاعر نے اپنے دوست کو کہا
 صبح ہے۔ مگر ازلت کفر آتش کہ چنیں بار۔ مگر بعد فتم و بارش برین آفر
 وہ بھی حاضر جواب تھے فوراً جواب میں تحریر کیا
 خرمیسی اگر مجھ کو رود چوں بیاید ہنوز خربا

۱۷۱

جھنگ کی حجت: ایک قاضی نے کسی جھنگ نوش سے کہا کہ جھنگ
 پینا حرام ہے۔ تو اس نے کہا۔ قاضی صاحب رشیم پہننا ہی حرام ہے
 (قاضی صاحب مشروع بنے ہوئے تھے، قاضی صاحب نے کہا۔ اے
 احق صرف رشیم حرام ہے۔ مگر رشیم سوت کے ساتھ ملکر حلال ہو جاتا ہے
 اُس نے کہا قاضی صاحب اس قاعدے سے جھنگ ہی آب حلال کے

۱۴۲

گوان۔ ایک انگوٹھ کا اصول تھا کہ اپنے ہینڈ کلرک سے ہمیشہ گوان کہا کرتا تھا۔ اور ہینڈ کلرک پیشی کے کاغذات سنانے لگتا۔ اتفاقاً ہینڈ کلرک ایک ن بیمار ہو گیا اور اس کی جگہ دوسرا کلرک کام کرنے آیا۔ صاحب بیمار نے حسب معمول گوان کہا۔ اس پر کلرک اٹھا اور باپر لکھنؤ لگا۔ صاحب بیمار پہلے تو متعجب ہو کر اس کی صورت دیکھتے رہے۔ بعد کو غصہ میں آکر اس کے ہنسر رسید کیا۔ اور ڈوانٹ کر کہا۔ اور ہم کہتا بیٹھے بیٹھے گوان کر کہ اس پر بیمار کلرک بچھکر گھسٹن لگا۔ صاحب بیمار کو اس پر اور غصہ آیا اور اسی کو خوب ہنسر رسید کئے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ لیٹے لیٹے گوان کرنے لگا اور کچری سے نکل کر بہاگ کھڑا ہوا۔ (عبدالباری)

۱۴۳

وصف نہ کہ قدر۔ سنتری یہ ایک فوجی سپاہی کو جو بہت ہی ٹھنکے قد کا تھا، آتے ہوئے دیکھ کر حیرت سے (بڑا ہی اٹھنکا آدمی ہے میر نے تو اتنا چوٹا سپاہی کبھی نہیں دیکھا) فوجی سپاہی بہت درست ہے۔ جب مجھ انہوں نے فوج میں بیاہ تو انہوں نے میرے اوصاف کا لحاظ کیا تھا۔ اور جب تم لے گئے تو تمہارے قد و قامت کو دیکھا گیا تھا۔

۱۴۴

نازک ترین حس۔ استاد۔ رشاگردوں سے، حسوں میں تو کونسی حس نازک ترین ہے؟
چھوٹا لڑکا یہ چھوٹے کی حس (حس لامس)
استاد۔ وہ کس طرح

چھوٹا لڑکا۔ وہ اس طرح کہ جب آپ کسی سوئی پر بیٹھ جاتے ہیں تو نہ اسے دیکھ سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں۔ اور نہ ہی اس کا ذائقہ لے سکتے ہیں اور جو اس کے پیہ وہیں ہوتی ہے۔

۱۵۵

بڑے غفلت مند ہو۔ ڈاکٹر اپنے اسٹنٹ سے پتھر وکیا کرتے ہوئے اس طرح ہلانے سے کہ اس مریض کی پسلیاں کھل جائیں گی۔ اسٹنٹ۔ میں ایسے دوائی پلا چکا ہوں۔ آپ کا حکم تھا کہ دینے سے پہلے دوائی کو ہلانا۔ مگر میں ایسا کرنا بھول گیا۔ لہذا اب ایسا کر رہا ہوں۔

۱۵۶

وایس ہی نہیں ہوتا۔ ایک۔ کیوں جناب آپ کی رائے میں ہی آجکل روپیہ اتنا ہی جاتا ہے جتنا کہ پہلے جایا کرتا تھا۔
حوسن۔ بلکہ اس سے ہی زیادہ اور البتہ وایس ہی نہیں ہوتا۔

۱۵۷

نصف الغمام۔ ایک امیر دریا میں گر پڑا۔ اور غوطے کھانے لگا۔ ایک لڑکا کنارے پر کھڑا تھا۔ اسی کی نازک حالت دیکھ کر وہ ہی اس کے پیچھے گودا۔ اور اسکو کپڑے صبح سلامت لے آیا۔
ایک تیسرے شخص نے جو یہ ماجرا دیکھ رکھا تھا۔ امیر سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کو لازم ہے کہ اس لڑکے کو پانچ روپے انعام دیں۔ امیر نے کہا کہ چونکہ یہ نیم مردہ حالت میں نکالا گیا ہوں اس لئے میں نصف مہر اسے انعام میں دوں۔

۱۵۸

نواقذ نہ تیرا و دلار۔ ایک فقہ کسی ماہی گیر کے دام میں ایک چھوٹی سی مچھلی پھنس گئی۔ اس نے زبان حال سے ماہی گیر کی طرف مخاطب ہو کر کہا

کہ اے ماہی گیر میں چھوٹی چھلی ہوں۔ اور شکار کی قابل نہیں ہوں۔ اس وقت
 مجھ چھوڑ دو۔ ذرا بڑی ہوں گی تو پکڑ لینا ماہی گیر نے کہا درست کہتی ہو۔
 مگر نو فائدہ میرا اور ہمارا۔ اب تو تم میرے پھندے میں آچکی ہو۔ میں کچھ چھڑتا
 ہوں۔“

۱۷۹

چال بگاڑ لیں: آقا۔ (نوکر سے) اے جلدی جلدی چل۔ کام ختم ہو
 تو تو بہت آہستہ آہستہ چلتا ہے۔
 نوکر: جناب کیا ہم دس روپیہ کی نوکری میں اپنی چال بگاڑ لیں؟

۱۸۰

جیل خانہ میں: ایک شخص (ایک شریف اصنی سے) جناب کیا حال
 ہے۔ اب تو پہچانتے ہی نہیں؟
 شریف اصنی: مجھ تو یاد نہیں کہ میں نے کبھی پہلے آپ کو دیکھا ہو۔ آپ
 بتلائیے گا کہ آپ نے مجھ کہاں دیکھا ہے؟
 پہلا شخص: جناب چہ جیسے آپ لاہور جیل میں تھے۔ اور میں بھی وہی تھا
 ہوں کیا آپ مجھ پہول گئے؟

۱۸۱

عقدہ و صاف: ایک شخص۔ کیوں صاحب آپ کو معلوم ہے کہ فلا
 انس کس طبیعت کا آدمی ہے۔ یعنی تند خو ہے یا راجد دل؟
 دوسرا: جناب انہیں تند خوئی ہی ہے اور راجد دل ہی؟
 پہلا: تب تو نہایت عمدہ اوصاف والے آدمی ہیں؟
 دوسرا: درست۔ لیکن انکو زور اور ریاضت پر گمان آتا ہے۔ اور
 اگر غیر تب تو خشن؟

۱۸۲

جھوٹا کہہ :- اس جان بچوں کے لحاظ
 غلط ہونے کا ثبوت اسے تو یہ سب کتابیں ہی غلط ہیں دیکھو
 بلونگٹرا کے تو حروف بچا ہیں۔ اور بلی جو اس سے بڑی ہے اس کے
 حروف تین ۴

۱۸۳

تجاہل :- پہلا۔ کیا اس اولڈن کے بال مصنوعی ہیں ؟
 دوسرا :- نہیں تو۔ انسانی بال ہیں ؟
 پہلا :- میرا مطلب یہ ہے کہ کیا یہ اس کے اپنے ہیں ؟
 دوسرا :- ہاں اپنے ہیں۔ اس نے خریدے تھے ؟

۱۸۴

اس نے کیا دیکھا :- ایک دفعہ ایک جرپیں باپ اپنے بیٹے کو
 تخلیق میں وضاحت کر رہا تھا کہ بیٹا ہر ایک چیز کو نگاہ میں رکھنا چاہئے
 اگر تم اپنے میں یہ عادت پیدا کر لو گے۔ تو تم کامیاب ہو گے۔ ہر چیز کا
 مطالعہ کرو۔ اور اس کو یاد رکھو۔ دنیا میں آنکھیں بند کر کے نہیں سہنا چاہئے
 آنکھوں سے کام لینا سیکھنا چاہئے۔ جو لوگ چیزوں کو دیکھتے رہنے کے
 عادی ہیں۔ ان کی معلومات ان لوگوں سے زیادہ ہوتی ہیں جو اس
 کے عادی نہیں ہوتے ۴

لو کا جس کا نام دیلی تھا۔ باپ کی ان باتوں کو چپ چاپ سنتے رہا
 اس بات کو چند روز گزر گئے۔ ایک روز کنبہ کے سارے لوگ دیلی۔
 اس کی حقی اور اس کا چچا بیٹھے تھے۔ باپ نے ولی سے کہا ۴
 کیوں بیٹا ولی جیسا کہ میں نے تم کو نصیحت کی تھی آنکھوں سے کام لیتے
 رہتے ہو یا نہیں ؟
 ولی نے سر ہلایا۔ اور یوں گویا ہوا۔

نے اپنے گھر میں چند باتیں دیہی ہیں۔ چچا جان ہم نے حساب لی
اپنے فقیہ کے بچے رکھی ہوئی ہے چچی جان نے ایک فالٹو ہیر دانتوں
بے کمرہ میں رکھا ہوا ہے۔ اماں جان نے بالوں کی کچھ لٹیں اپنی چوٹی
پے رکھی ہیں۔ اور بابا جان نے تاش اور بائون کی ڈیاں کتابوں
ماری کے پیچھے چھپا کر رکھی ہوئی ہیں۔

۱۸۵

لفظ تک نہیں :- چور بد کہو پھر کیا کہو گے۔ اگر میں تمہارا
ن سے جھٹسا اڑا دوں۔ کیونکہ تم مجھے اپنے گھر کی چابیاں حوالہ نہیں
دے گا۔

خدا :- بندہ پرورد ایک لفظ تک نہیں

۱۸۶

موکا جواب :- ایڈیٹر مصور صاحب آپ نے غلطی کی ہے۔ اپنے
ن کی دیوی کے ہاتھ میں ریوا لور دیدیا ہے۔ اس زمانہ میں تو تیرد
ن ہوا کرتے تھے۔

چور :- درست ہے۔ مگر کامل فن مصوری وہی کہلاتی ہے جو موجود
ن کے مطابق ہو۔

۱۸۷

لیوں چلاتا ہے :- درست کیا وجہ ہے کہ تمہارا نورانیہ
س قدر روتا اور چیخا چلاتا رہتا ہے ؟

بی بی :- اس قدر زیادہ تو نہیں۔ اگر کسی طرح تمہارے وانت منہ
کل جائیں۔ اور تمہارے سر پر کوئی بال نہ رہے۔ اور تمہاری ٹانگیں
کمزور در ناتوان ہوں کہ تم انہیں کھڑے نہ ہو سکو تو تم بھی اسی
سجھو جاؤ گے۔

۱۸۸
ڈاکٹری ایٹ بر عمل :- دو لہن :- (جو ابھی شوہر کے ساتھ سفر
 کے واپس آئی تھی) اس جلی کتاب میں لکھا ہے۔ کہ مرد کو آٹھ گھنٹہ سونا
 چاہئے۔ اور عورت کو دس گھنٹہ۔
 دو لہا :- ہاں میں نے ہی کسی کتاب میں ایسا ہی لکھا دیکھا تھا۔
 دو لہن :- تو بہتر ہے کہ میرے جاگنے سے پہلے آپ صبح کو آٹھ گھنٹہ کراگ
 جلایا اور تنہا ہی تیار کیا کریں۔

۱۸۹
سارا دن نہیں دفتر کا منیجر :- تو کیا تمہارا یہ مطلب ہے۔ کہ اس کام
 میں تمہارا سارا دن خرچ ہو گیا ہے۔
 چٹراسی :- نہیں حضور سارا دن تو نہیں اکثر اس میں وقفے پڑتے رہتے
 ہیں۔

۱۹۰
وکیل کی دل لگی :- وکیل (گواہ سے) کیا تمہاری کہنی دئی ہوئی تھی؟
 گواہ :- ہاں ایک دفعہ ہوئی تھی۔
 وکیل :- کس سے ہوئی تھی؟
 گواہ :- ایک عورت سے۔
 وکیل :- کیا کہنی کسی نے مرد سے ہی شادی کی ہے؟
 واہ :- ہاں جناب میری بہن نے۔

۱۹۱
جواب با صواب :- ایک گداگر ایک فیاض صورت بوڑھے کے
 س آکر کہنے لگا۔ جناب میری ایک ٹانگ جاتی رہی ہے۔ بوڑھے نے جواب
 یا۔ دوست واقعی انسانوں کی بات ہے۔ مگر میں نے نہیں دیکھی ٹانگ

ہاں چلی گئی۔ کسی اور سے پوچھو۔ اسے پتہ نشان معلوم ہوگا۔ فقیر یوں
وکر چلا گیا۔

۱۹۲

کیل مفت نام میں: ایک وکیل اپنے دوست سے کہہ رہا
تھا کہ کیل پیارے مفت پڑ نام میں۔ دنیا انہیں لغو گو بے ایمان کہتی
ہے۔ لیکن اس سے زیادہ کوئی لغو بات نہیں ہے۔ میں کم از کم تین سال
سے وکالت کرتا ہوں اور اس عرصہ میں مجھ ایسے دو وکیلوں کا نام معلوم
ہے۔ جنہیں بد معاش یا بے ایمان کہا جاسکتا ہے۔
دوست نے جو ایک نذہ دل اور ظریف تھا بولا کہ وہ دوسرا کیل کون ہے

۱۹۳

نرانا ج کا تھیلا: چوپال۔ تین چیم کش بیٹھے چرس کا دم لگا رہے
تھے۔ کہ کسی نے آکر کہا کہ یار واندہ پیر گیا۔ میرا مہسیا چلو آج بقضائے
الہی اس دار فانی سے چل بسا۔
سائیں صاحب جو چرس کا دم لگا رہے تھے۔ بولے کیا چلو شراب
پیتا تھا؟

جواب۔ نہیں۔

دوسرا فقیر۔ کیا چلو اچرس پیا کرتا تھا؟

جواب۔ نہیں۔

تیسرا فقیر۔ کیا چلو بھنگ کا شوق کیا کرتا تھا؟

جواب۔ نہیں۔

چوتھا۔ کیا چلو تمباکو پیا کرتا تھا؟

جواب۔ نہیں۔

ایک سائیں نے بار بار پند کہا کہ تو مرنے والا ایسے لے کو آدمی کیا تھا

۱۹۴

ایک شخص اور اس کی وہویاں اس زمانہ میں جبکہ لوگوں میں ایک سے زیادہ شادی کرتا مروج تھا۔ ایک اوسط قد کا نکتہ زرا جو کہ نہ نوجوان اور نہ بوڑھا ہی کہلا سکتا تھا اور جس کے بال ہی بچنے لگے۔ یک بیک دو عورتوں پر عاشق ہو گیا۔ اور ان دونوں سے بہت بلند شادی تھم لی۔ ایک تو بالکل شباب پر تھی۔ اور اس کے دل میں یہ خواہش تھی کہ وہ ہی میری ہی طرح جوان ہو جائے۔ اور دوسری جس کی عمر اول الذکر سے کچھ زیادہ تھی۔ بہت آمد و منہ تھی کہ میرا شوہر ٹھیک میری ہی طرح ہو جائے۔ جب کہ یہی اس جوان بیگم کو بڑھے کے کچے بالوں کے توڑنے کا موقع ملتا تو دوسری سن رسیدہ اس کے کچے بالوں کو توڑنے لگتی۔ تھوڑے دنوں تک تو میاں صاحب ان لوگوں کی خدمت سے بہت مسرور ہوئے۔ لیکن کچھ دن کے بعد ایک فر صبح کو جب اس نے اپنے کو آئینہ میں دیکھا تو ایک بال ہی سر میں نہ تھا

۱۹۵
تو کار ز میں رائے کو ساشتی
کہ با آسماں نہیں رہداختی

ایک بخومی روزانہ شام کے وقت ستاروں کو غور سے دیکھنے کی غرض سے سیر کیا کرتا۔ ایک رات ایسا اتفاق ہوا۔ کہ جب وہ شہر کے باہر ستاروں کو بغور دیکھتا ہوا گشت لگا رہا تھا۔ اچانک کنوئیں میں گرنے لگا اس کی پکار پر جس شخص نے اس کی آواز سنی تو اس کے قریب گیا۔ اور

جب اس کے فتنہ کو اچھی طرح سنا تو بیہ کیا کہ جس وقت تم اجرام فلکی کی سرگرد ہے تھے۔ تو تم کو اس وقت لازم تھا کہ اپنے ارد گرد اچھی طرح دیکھ بہال کر لیتے تھے

۱۹۶

مجسٹریٹ کے حکم کی تعمیل: مجسٹریٹ نے اندھیری رات میں تم نے

کس لئے اس شریف آدمی کے مکان میں سیندھ لگائی؟
ملزم: حضور ایک دفعہ اپنے بچوں دن داڑھے چوری کرنے سے منع کیا تھا۔
اب کیا آپکا منشاء ہے۔ کہ میں رات کو ہی اپنا کام نہ کروں؟
مجسٹریٹ: کیا کسی شخص نے تمہارے ساتھ شامل ہو کر یہ چوری کی
تھی یا تم نے اکیلے ہی کی؟

ملزم: حضور اکیلا تھا۔ چونکہ آنجناب جانتے ہیں کہ ایسے معاملہ میں کیسٹروٹیک
بنانا مشکل ہے۔ کیونکہ ممکن ہے۔ وہ دیا نندار ہو یا بدویا نند

۱۹۷

اس کا ہی انتظام ہو سکتا ہے: مسافر مالک ہوٹل سے آیا آپ کے یہاں
ایک مسافر کے رات بھر ٹہرنے کے لئے چکے ہیں؟

مالک ہوٹل: ہاں جناب

مسافر کیا آپ کے یہاں ویک ہے؟
مالک ہوٹل: نہیں جناب۔ لیکن اگر آپ کو چاہئے۔ تو بخوشی انتظام کر دیا
جاوے گا

۱۹۸

آپ کی حالت دوسری: لیڈی: بنگلہ میں کیا راستہ خطرناک
تو نہیں ہے؟

زمیندار: بیشک نہیں۔ لیکن میں آپ کی ذات کے لئے کچھ نہیں کہہ سکتا۔

استر کے کمال "مسافر۔ تمہارے استرے نے تو کھال ہی اکھاڑ
حجام "جناب چوکی پرچے بیٹھے رہے۔ میں ابھی الٹری کھال جمادونگا"

۲۰۰
ارام دینے کی تدبیر سیاہ فام مسافر:- کیا آپ کے پاس رات کے لئے
ارام گاہ خالی ہے؟

مالکہ ہوٹل :- جو اس وقت کوئے کے کام میں لگی ہوئی تھی اور مسافر سے زیادہ
آہستہ سے انگ بنی ہوئی تھی، ہم مسافروں کو ہمیشہ آرام دینے کی کوشش کرتی
ہیں۔ اگر اور کوئی چارپائی یا بستر نہ ہوگا۔ تو میں آپ کو اپنا دیدول لگی

۲۰۱

فرق ظاہر ہے۔ سوال:- لاہوری تم میں اور سپر سوپ میں کیا فرق ہے
جواب:- ایک ایسی اوبدلیسی

۲۰۲

گھنٹے میں ۱۶ گز ہیں بندھیں :- ملاں۔ ر ایک کے جواب میں ابھی
یہ ٹھیک ہے۔ میں پندرہ منٹ میں چار عقد نکاح پڑھ سکتا ہوں کمیوں کسی
جلدی ہے۔

عورت:- بیشک گویا ایک گھنٹے میں ۱۶ گز ہیں بندھیں

۲۰۳

شوئے کا نام:- مسافر اس شوئے کا کیا نام ہے :-
ملازم ہوٹل :- جناب مجھے ٹھیک تو معلوم نہیں لیکن میں نے کھانے والوں
سے سنا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ اس کا نام دم مرغ ہے

۲۰۴

اور کیا جواب ہے تمنا:- سید کیا اس جگہ مدت ہوئی۔ ایک بڑی ہوتی

دراںی ہوئی تھی

بڑھیا : "ہاں مجھ یاد ہے کہ میں اُس وقت بالکل سچہ تھی"
سیاح : "لیکن آماں جان اس بات کو تو چہ سو برس گزرے میں"
بڑھیا : "الامان - میرا فضلہ تو اتنا خراب نہیں"

۲۰۵

کفایت شعاری : "لیڈی" بہت پانی کا گریباں ہے مجھے شاق گئے
خاوند : بہت خوب ! تو کیا یہ نہیں آپ کی کفایت شعاری میں اخل ہو

۲۰۶

جھاجھ کا دم : "سیاح" وہ چاچھ جو تم نے بچے پلائی تھی بڑی ہی میٹھا
تھی - رہنا کیا قیمت ہوگی
چھوٹی لڑکی : "دگاؤں کی رہنے والی، جناب ہم اس کو بچا نہیں کرتے کیونکہ
وہ اپنے کشیں کو پلا دیا کرتے ہیں"

۲۰۷

قرض حسنہ : "ایک احمق نے ایک مولوی صاحب سے پوچھا کہ
مولوی صاحب قرض حسنہ کیا ہوتا ہے - مولوی صاحب نے کہا کہ میں
قرض حسنہ سے یہ مراد ہے کہ جب قرض خواہ قرض سے اپنا رویہ چاہے
واپس لے لے - احمق نے کہا کہ نہیں مولوی صاحب آپ غلطی کرتے ہیں
قرض حسنہ سے یہ مراد ہے کہ جب قرض خواہ قرض سے روپیہ طلب
کرے تو وہ نہیں دے اور کہے کہ میں دیوانے ہو - کس کو روپیہ دیا
تھنا - بیوہ کی دوا کرونگا ٹھیکہ"

۲۰۸

بی بی نور و جہاں : "کسی بادشاہ ایک شخص شہر کا قاضی بنے کے
کہا - اس نے جواب دیا کہ میں اس دفعہ داری سے سبک دے کے قابل نہیں

تعارف مذمت : لڑکا نڈارہ راہنی تعریف سنتے کر لے کر گیا جو
 ہے کہ تم کئی روز سے کل سودا گیری ہی دکان سے بیٹے ہو
 لڑکا : ہمارے یہاں کچھ وہاں آگے ہیں اور ہم آگے بہت جلد نجات پانا
 چاہتے ہیں

۲۱۹
وضیع قول: چابک سوار میگرگھوڑ اسی چیز کو خواہ وہ کتنی ہی ڈرونی
ہو۔ دیکھ کر نہیں ڈرتا۔
ظریف: بات یہ ہے کہ وہ نہیں دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے۔

قسط طینہ پہنچے حلقے۔ لندن کے بازار میں ایک مس گاڑی پر چڑھ کر
کو لادنے کے واسطے کھڑی تھی کہ اتنے میں ایک خاتون جو شکل شبانہت
سے محو و معلوم ہوتی تھی۔ اندر داخل ہوئی۔ ایک جٹلمیں اپنی نشست
سے اٹھ کر اٹھوا تاکہ آنے والی لیڈی کو بیٹھنے جگہ دے۔ لیڈی نے
حقارت سے اُس کی طرف دیکھ کر جواب دیا کہ میں کابلوں اور خست
آرمیوں کا احسان نہیں اٹھایا کرتی۔ جٹلمیں نے جواب دیا کہ میں صحت
معداف فرمادیں۔ میں گیلی پولی کے معرکہ میں شامل تھا۔ اگر اس وقت ہمارے
پاس اتنا پودر ہوتا جتنا تمہارے چہرے پر اس وقت ہے تو ہم قسطنطنیہ
پہنچے جاتے۔

اس میں لطیفہ یہ ہے۔ کہ پوڈر کے دو معنی ہیں۔ ایک بازو اور دوسرے
خانہ جو عورتیں چہرے پر لگتی ہیں۔

جرمن عدالت کا فیصلہ مستغیث

جو دو کا نذر تھا، حضور سید علی بیانی کی گائے آوارہ ہو گئی اور جب اچھلتی کودتی میری دکان کو پاس سے گذری تو اس نے میرے گل جینی اور کلچ کے برتن چور کر دیئے۔ لہذا سائل کی عرض ہے کہ سیٹھ علی بیانی سے چھو بڑوں کا معاوضہ دلا یا جائے۔

جرمن عدالت۔ عسکری جاؤ اور سیٹھ علی بیانی کو بلا لاؤ۔

عسکری۔ علی بیانی کو پیش کر کے، "حضور سیٹھ علی بیانی حاضر ہے۔"

جرمن عدالت۔ مستغیث کا بیان ہے کہ تمہاری گائے نے اس کے برتن توڑ دیئے ہیں۔ برتنوں کی قیمت دلو ایچے۔ تمہارا کیا عذر ہے؟

علی بیانی۔ حضور میرا کچھ قصور نہیں۔ گائے آوارہ ہو گئی اور اس کی ہو کر سو برتن ٹوٹ گئے۔

جرمن عدالت۔ گائے کو حاضر کیا جائے۔ جب گائے عدالت میں لائی

گئی۔ تو عدالت نے گائے کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ چونکہ تم نے مستغیث کے برتن توڑ دیئے ہیں اس لئے ہم نے تم کو ایک مہینہ قید محض کی سزا دیتے ہیں۔ اور اس عرصہ میں تمہیں صرف ایک وقت چارہ اور پانی ملا کر رکھا جائے۔

لینے دام میں آپ

کہا جاتا ہے کہ ایک فحش سر جارج ریڈ کا جو تین اشٹریلیا میں تھے اور پارلیمنٹ انگلستان کے ممبر ہیں۔ دوسرے ممبروں سے کسی معاملہ کے متعلق جیگڑا ہو گیا۔ جس پر ایک ممبر جو کسی قدر بد صورت تھا۔ بولا کہ تو دو چہرے رکھتا ہے۔ کبھی ایک لگا لیتا ہے۔ کبھی دوسرا۔ سر جارج جو بیڑے چہرے ہی جواب دیا۔ کہ جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ تم ایک ہی چہرے والے ہو۔ ورنہ اگر دو چہرے والے ہوتے تو

یہ چہرہ گہریں چوڑا آتے اور دوسرے آتے

۲۱۷

مچھلی کا شکار کیا کرتے تھے۔ ایک پادری صاحب جو تہہ میں
بڑے ہی کناہ ہے پر بندہ ذرا کہو شکار کو جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک
دوسرا پادری مل گیا۔ جو اس سے رتبہ میں چوٹا تھا۔ بڑے پادری سے
چوٹے پادری نے کہا۔ کہ بھئی امید ہے کہ تم سرورز انجیل مقدس کو پڑھ
لے ہو گے۔ چوٹے پادری نے کہا کہ میں انجیل تو ہر روز پڑھتا ہوں۔
لیکن اس میں یہ کہیں نہیں لکھا دیکھا کہ مسیح کے حواری بندہ ذرا لیکر شکار
کو نکالا کرتے تھے۔ بڑے پادری نے نہایت متانت سے جواب دیا کہ اس
کی یہ وجہ ہے کہ فلسطین میں بندہ ذرا کا چلانا بڑا گناہ تھا۔ اور اس لئے
وہ اس کی بجائے مچھلی کا شکار کیا کرتے تھے

۲۱۵

ایک سچے کی منطق بہ سچے۔ آج اب میں بڑا ہوں گا۔ تو میں ہی تھاری
طرح مولیٰ مولیٰ کتابیں پڑھوں گا
باب ۱۱ بشرطیکہ تم پڑھو گے تو ان کتابوں کو پڑھ سکو گے
مجھ سے اور میں بھی تو یہی کہتا ہوں کہیں ان پڑھ ہی کتابیں پڑھ سکتا

۲۱۶

تشخیص غلط نہ تھی۔ مرلیض۔ ڈاکٹر صاحب نے پہلے سفتہ تھے تو کہا
تھا کہ میں مر جاؤں گا لیکن اب بفضل خدا میں قریباً تندرست ہوں
نیچم حکیم خیر میری تشخیص غلط نہ تھی آخر کار تم ضرور مر جاؤ گے

۲۱۷

شیطان تکلف خاں نہیں۔ ایک رئیس اپنی بھتیجی باڑی اور
زمینداری کے دیکھنے کے لئے فرصت کے لئے روزانہ جوتے تو اپنے

تو کتے فرمائیں گی کہ آج ہمارا عمدہ طبع اگر اسے دیر پڑے گا تو خدا دے
حکم کو فوراً بجالایا۔ اور جب وہ بن رہا کہ گھر سے باہر نکلتے تو کسی ظریف
دوست نے مذاقاً پوچھا کہ آج آپ ایسے طعناں و شان و شوکت میں سر
سے پانک لے ہوئے کہاں جا رہے ہیں۔ رئیس نے جواب دیا کہ شیطان
کو ڈھونڈنے جاتا ہوں۔ جو آپ ایسے لوگوں کو اگر حیدر اکبر سے حضرت
ظریف نے جواب جواب میں کہا کہ یہ تو آپ کو آچوٹے ٹرڈ اور بناؤ سنگھار
کی کیا حاجت ہوئی۔ شیطان تو آپ کی بر حالت میں قبول کر سکتا ہے۔

۲۱۸
مردہ کھانا نہیں کھاتا۔ ایک سیاح میکسیکو کی سر کرتے کرتے ایک
ویناوسی چلیا نہ کو جو اہل اسپین کا تعمیر کیا ہوا تھا۔ دیکھنے گیا۔ اور دیوار پر
ایک موکھا دیکھ کر رہتا ہے پوچھا کہ یہ کس غرض بنایا گیا ہے؟
رہنما۔ جناب یہ ان عمارتوں میں سے ہے جن میں نہایت کینے ملزم قید
کیے جایا کرتے تھے۔

سیاح ”میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ یہ موکھا کیوں بنایا گیا ہے؟“
رہنما۔ جناب اس کی وجہ یہ ہے کہ جب تک قیدی زندہ رہتا تھا۔ اسے
ایکے کابی میں کھانا رکھ کر دیا جاتا تھا۔ اور قیدی کھانا کھا کر کابی ہو کر
میں سے دیدار کرتا تھا۔ مگر جس دن داروغہ جیل دیکھتا تھا کہ قیدی کھانے
کو چھوٹا ک نہیں اور رکابی یونہی بھری کی لہری پھیر دی تو وہ ان
رادے منطق نتیجہ نکالتا تھا۔ کہ قیدی مر گیا۔ اور آب سے کھانے کی
ضرورت نہیں۔

سیاح ”اے سچے مردہ کھا تو سکتا ہی نہیں۔ اے رکابی واپس
دے سکتا ہے۔“

منطقی ارکا: پہلا ارکا کر کے، میں اس طاق میں رومال بچا کر
سو سکتا ہوں۔

دوسرا: ناممکن ہے۔
پہلا ارکا: یہ سن کر اٹھا اور طاق میں رومال بچا کر نیچے زمین پر
لیٹ گیا۔

۲۲۰
پانی کا گھڑابی جانا، خالد (ایک گھڑے کی طرف اشارہ)
گھر کے، میں یہ گھڑا بہر کر پانی پی سکتا ہوں۔
ولید: تم ہرگز نہیں پی سکتے، یہ ناممکن ہے۔ اس پر خالد اٹھا۔ اور
اس گھڑے کو پانی میں سے بالب بہر کر ایک چلو پانی پی لیا۔

۲۲۱
فیشن کی لہر؟ شوہر (بیوی سے) پیاری موسم سرما
قریب آگیا ہے۔ بتاؤ تمہارے کپڑوں کے واسطے کتنے روپوں
کی ضرورت ہوگی؟
بیوی: یہ سب اس کام میں ابھی کچھ جواب نہیں دے سکتی۔ کیونکہ مجھے معلوم
نہیں ہے کہ اب کے میری پوروسن کس فیشن کے کپڑے بنوائے گی۔

۲۲۲
یقین نہ ہو تو مر کے دیکھ لو۔ ایک درزی بیمار ہوا۔ ایک حکیم صاحب
سے علاج کرایا۔ اٹھنے سے تندرستی دی ایک نے حکیم صاحب کے پاس
گیا۔ اور اس سے مخاطب ہوا کہ حکیم جی آپ کی بڑی مہربانی ہے کہ
آپ نے علاج کیا۔ اور میں اچھا ہو گیا۔ سخت شرمندہ ہوں کہ مجھ کی
آپ کی کوئی خدمت نہیں ہو سکی۔ اچھا اگر میری جیاتی میں

آپ مر گئے۔ تو اس کے بدل میں میں آپ کا حق محنت سی دوں گا۔ اس پر حکیم صاحب نے جیس بہ جیس ہو کر کہا درارے کیا بکتا سے دے درزی نے کہا کہ حکیم جی میں سچ عرض کرتا ہوں۔ اگر یقین نہ ہو تو مر کر دیکھ لیں

۲۲۳
ڈرپوک کی گت۔ ایک دفعہ ایک شخص نے عجیب قصہ سنایا اس قصے میں کیا کہ چھ سال ہوئے میں ایک گاؤں سے شہر کو آ رہا تھا اندھیری رات تھی۔ ہائیکل پر سوار تھا۔ چونکہ فاصلہ زیادہ اور میں کسی قدر ڈرپوک ہی تھا۔ میں نے سر پٹ ہائیکل چھوڑا۔ جب تھوڑی دور گاؤں سے نکل آیا تو کسی شخص نے زور سے میری پیٹھ میں کچھ مارا۔ میں نے گردن پھیر کر دیکھا۔ مگر وہ شخص نظر نہ پڑا۔ میں نے اواز دی اس نے پھر پیٹھ میں زور سے ٹھونکا۔ میں نے اوردہ ہی رفتار کو تیز کیا۔ مگر دشمن کا تار مار تاجلا آتا تھا۔ میری پیٹھ ہی سو جھگئی آخر کار ایک سرے کے قریب آ کر میں ہائیکل سے کود پڑا۔ اور لپکتا ہوا۔ مالک سرے کے پاس اندر گیا۔ اور کل باجرا کہہ سنایا۔ مالک سرے سے اپنے ملازم کے لاشیں لیکر باہر نکلا۔ لیکن وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ میری ہائیکل پڑی تھی اس کو اٹھا کر دیکھا۔ اور مارے سہشی کے دوہرا ہو گیا۔ اصل میں بات یہ تھی کہ میری ہائیکل کے پچھلے پیہ کا ٹائر ٹوٹ گیا۔ اور وہی میری پیٹھ میں بار بار لگے آتھا

۲۲۴
ایک سی بد معاش سے۔ ایک دفعہ شاہ تمیلز ایک بہت بڑے جیلخانہ کا معائنہ کر رہا تھا۔ ایک جگہ قیدیوں کے ایک گروہ کو دیکھا۔ ان کے قریب آ کر ایک قیدی کی طرف مخاطب ہو کر پوچھا تمہاری کتنی قید ہے

قیدی۔ قبلہ عالم ۱۵ سال
 شاہ۔ تم نے کیا جرم کیا تھا؟
 قیدی۔ قبلہ عالم کچھ ہی نہیں
 شاہ۔ شاہ بالکل بیگناہ
 قیدی۔ قبلہ عالم بالکل بے گناہ
 شاہ۔ دوسرے قیدی کی طرف مخاطب ہو کر، اور تمہاری؟
 قیدی۔ قبلہ عالم ۳ سال بالکل بیگناہ مارا گیا ہوں
 شاہ۔ تمہارے کوئی اور تم ملے؟
 قیدی۔ بادشاہ سلامت عمر بھر کے لئے
 شاہ۔ کیا کیا تھا؟
 قیدی۔ سب گناہ جو انسان کے فکریں آسکتے ہیں۔ مثلاً چوری
 نقب زنی۔ ڈاکہ۔ کشت و خون۔ اور قتل۔ حیران ہوں کہ مجھے
 سزائے موت کیوں نہ دی گئی؟
 شاہ۔ تمہارا نام کیا ہے؟
 قیدی۔ قبلہ عالم جب کامیں یہاں آیا ہوں نمبر ۹۱۲ کے نام سے پہچانتے
 ہیں۔ میرا اور کوئی نام نہیں ہے
 جب معائنہ ہو چکا تو بادشاہ نے داروغہ جیل کی طرف مخاطب ہو
 کر فرمایا۔ کہ دیکھو جیل خانہ میں جتنے قیدی ہیں سب بیگناہ مظلوم
 ہوتے ہیں۔ ان میں سے صرف ایک ہی سزا بد معاش ہے۔ یعنی ۹۱۲
 وہ بڑا ہی بد معاش ہے۔ اس کو فوراً چھوڑ دو۔ تاکہ اس کی صحبت
 سے جیل خانہ کے دوسرے آدمی خراب نہ ہوں؟

۲۲۵

بوسہ افواہ؟ پہلا۔ بوسہ اور افواہ آپس میں ایک دوسرے سے

یوں سمجھیں۔

دوسرا اس لئے کہ وہ ایک سے دوسرے منہ میں جاتے ہیں۔

۲۲۴

کیا چیز ہے پہلا۔ وہ کیا چیز ہے جو ہے تمہاری مگر تم
دوسرے لوگ کھتے ہیں؟
دوسرا۔ تمہارا نام۔

۲۲۵

جگہ سے ہستی نہیں؟ پہلا۔ وہ کونسی چیز ہے جو ہر وقت حرکت
کرتی ہے؟ اور جلتی رہتی ہے۔ مگر اپنی جگہ سے ہستی نہیں؟
دوسرا۔ گھڑی؟

۲۲۸

سیاہ گر روشن؟ پہلا۔ وہ کیا شے ہے جو خود سیاہ ہے مگر
دنیا اس کی وجہ سے روشن ہے؟
دوسرا۔ روشنائی؟

۲۲۹

عقل مند مدرس؟ کاکڑ صاحب۔ مدرسوں سے چونکہ تم
لوگوں کا تنخواہ دیر سے ملتا ہے۔ مینے کے پہلے ہفتہ میں سنیچر کو لیجا یا کروا
مدرس۔ اچھا حضور؟
(ایک مدرس کچھ سوچتا اور کہنے ہو کر) اگر اس سنیچر کو اتوار پڑ جائے تو کس
طرح تنخواہ ملے گی؟

۲۳۰

قانونی لطافت۔ ایک شخص نے مرتے وقت وصیت کی کہ
زیری تمام پانچادشہر کے بڑے پادری کو اس شرط پر دیجائے کہ جب

میل جیتا جو اس وقت باہر گر گیا ہوا ہے واپس آئے تو اسے جائیداد کا جو پادری صاحب پسند کریں دیا جائے؟

کچھ مدت بعد متوفی کا بیٹا واپس آیا۔ پادری صاحب نے اُسے کچھ جائیداد دیدی۔ مگر وہ بہت تھوڑی گویا برائے نام یہ نوجوان بہت پریشانی ہوا۔ اور مجبور ہو کر دوستوں سے صلاح پوچھی۔ سب نے کہا کہ آپ کچھ نہیں ہو سکتا۔ تمہارے باپ کی وصیت میں لکھا ہے۔ کہ جو جائیداد پادری صاحب پسند کریں وہ مکمل مل سکتی ہے۔ ایک نے یہ غریب ایک پیر شریک پاس گیا۔ اور سب حال بیان کیا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تم کو تمہاری سب جائیداد واپس دلا سکتا ہوں۔ قصہ مختصر پادری صاحب پر نالاش کی گئی اور پیر شریک نے مفصلہ ذیل تقریر سے مقدمہ جیت گیا۔

میرے موکل کا متوفی باپ اپنی وصیت میں صاف لکھتا ہے، کہ اس کا بیٹا اور جائیداد کا حقدار ہوگا۔ جو پادری صاحب پسند کریں۔ یہ الفاظ وصیت میں صاف طور پر درج ہیں۔ اب یہ ثابت ہے کہ پادری صاحب اُس جائیداد کو پسند کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے قبضہ میں رکھی ہے۔ پس وصیت کے رد سے میرے موکل پادری صاحب کی مقبوضہ جائیداد کا مالک ہے۔ اور اُسے وہ جائیداد ملنا چاہئے جو پادری صاحب نے پھنکی ہے۔

فوجی بھرتی سے کئے کا ایک عجیب غدر۔ ولایت کے مشہور شہر بنکلم میں ایک شخص نے فوجی بھرتی سے بچنے کے لئے ایک عجیب مقدمہ پیش کیا۔ اور کہا کہ ہالکھ روپیہ کی ایک ایسی جائیداد ہے۔ جو مل سکتی ہے۔ بشرطیکہ دو اور اشخاص جو کہ عورتیں ہیں۔ اور عمر میں اس سے بڑی ہیں۔ اُسے پہلے نہ مریں اور اگر وہ مرگیا یا مارا گیا اور ان دو عورتوں سے پہلے اس کی موت واقع ہوئی تو اس کی بیوی یا بیٹی کو

اس کی جامداد سے ایک جہ نہ ملیگا بر منہم کی بیٹی نے اسے عارضی طور پر فوجی خدمت سے بری کر دیا۔ اس پر بے مستقل بریت حاصل کے لئے ولایت کی مرکزی کمیٹی سے درخواست کی جس نے اس کی عرضی نام منظور کی۔ اور اسے فوج میں بہرتی ہو نیکا حکم دیا۔

۲۲۲

رنڈی کی بیٹی :- ایک لڑکی سے جس کے ایک جوان بیٹے ہمراہ تھے کسی ظریف شخص نے پوچھا۔ کیوں بی تمہاری کیا عمر ہو گی؟ رنڈی نے بڑے بہولے پن سے پندرہ یا سولہ برس کی بتائی۔ یہہ سنتے ہی اس کی بیٹی سے نذر آگیا۔ ہاتھ جوڑ کر بولی۔ اماں جان میری اور اپنی عمر میں نو مہینے کا فترتی تو رکھا ہوتا؟

۲۲۳

کانا سانا :- ایک کاٹے کسی شخص سے یہ شرط لگائی کہ میں تم سے زیادہ دیکھتا ہوں۔ امتحاناً وہ دونوں نظر بازی کرنے لگے اثنائے نظر بازی میں کانا بول اٹھا کہ میں جیت گیا۔ اس نے پوچھا کس طرح۔ کانا بولا میں نے تمہاری دو آنکھیں دیکھیں۔ اور تم نے میری ایک آنکھ اس لئے میں تم سے زیادہ دیکھتا ہوں اور بازی جیت گیا۔

۲۲۴

ماں باپ سے بڑا بیٹا، لڑکا :- اماں میں کتنا بڑا ہوں؟
ماں :- بیٹا اپنے باپ سے پوچھو؟
باپ :- میں نہیں جانتا ہوں۔ ٹھیک حساب فچو نہیں معلوم؟
بیٹا :- تو قطعی میں آپ دونوں سے بڑا ہوں جہی تو آپ نہیں بتاتے؟

۲۲۵

خوب سوچھی :- مسئلہ نا نذر دکن کا قصہ ہے کہ موسم گرما کا زمانہ

اور چھری کا وقت صبح کے سات بجے سے بارہ بجے تک تھا۔ ایک روز
ایک اہلکار عدالت مذکورہ ہوپ کی تپش سے پریشان ہو گیا۔ اور مشکل
گہر پہونچا تو وہ ہوپ کی وجہ سے پریشان تو تھا ہی۔ کہیں اتفاق سے اُس کا
دودھ پیتا لڑکا رونے لگا۔ اس کی بیوی اسے بہلائے نکلی۔ مگر وہ چپ نہ ہوا
اہلکار مذکور نے اسی جھل میں بیوی سے کہا کہ یہ روتا ہے تو اسے دودھ پلا
اور بیوی بھاری بولی کہ "دودھ نہیں پیتا" تو آپ جھلاہٹ میں بیوی سے کہتے ہیں
کہ وہ کیوں نہیں پیئے گا۔ اس کا تو باپ ہی پیئے گا۔

کچھ وقت امتحان کا تو دیکھئے ۲۳۶
ایک پادری صاحب غلط کہہ رہے تھے
مگر انہوں نے نہ شکل اپنی تقریر شروع کی تھی۔ کہ حاضرین غنودگی کی وجہ
سے جھوٹے لگے۔ پادری صاحب نے دیکھ کر حاضرین کو یوں مخاطب کیا۔
صاحبو! ابھی میں مطلب پر آیا ہوں نہ تھا کہ آپ سوئے گئے۔ آپ جھوٹ
آدھ گھنٹہ دیجئے۔ اگر اس عرصہ میں بخوبی اپنا فرض انجام نہ دیکوں تو پھر آپ
کو اختیار ہے۔ کہ آپ سو جائیں۔

کس کا ہم شکل تھا۔ باب ۲۳۷
یہ سچے کس کا ہم شکل تھا۔
ماں۔ اچھے بچے ہوئے۔ سب کی صورتیں علیحدہ علیحدہ ہیں۔ میں کس کا
ہم شکل بتاؤں۔

جھوٹ نہ تھا عورت ۲۳۸
تم نے جھوٹ کیوں کہا تھا کہ ایک ہزار پونڈ
ملنے والا ہے۔
مرد۔ کہوں کہ میں تم سے شادی کرنے والا تھا۔

مال کیا [مرد بیکارتیں مجھ سے محبت ہے]
 عورت۔ مجھ تو نہیں ہے۔ شاید کسی اور کو ہوگی۔

۲۴۰

نہ عورت۔ ایک ن ایک لکچر صاحب لکھنؤ میں امین آباد پارک میر
 وئے۔ سڑکی کی بڑائی کو دیکھ رہے تھے۔ جب ایک سڑکی کھانے والا سنتے
 بڑھ گیا۔ تو لکچر صاحب سے یوں مخاطب ہو کر چلا کہ کہنے لگا۔ سنئے
 احب معلوم ہوتا ہے کہ اپنے شوکت کا یہ شعر نہیں سناسے
 بنیامین چوہدری کا طلب گار نہ ہوگا۔ محشر میں خدا اس کا مددگار نہ کرے۔
 صاحب۔ یہ سن کر خاموش ہو رہے۔ اور کچھ بند کر دیا۔ دوسرے
 رے پہنچیں پکھڑے ہو کر کچھ دینے لگے۔ اس مرتبہ سڑک بڑا کلی
 ۔ ایک سگڑ باز سے جب اس کی بڑائی نہ مٹتی گئی تو کچھ صاحب
 مخاطب ہو کر کہنے لگے۔ حضرت سنئے
 دنیا میں مزہ جس نے کہ سگڑ کا نہ جانا۔

نہ وہ مرد نہ عورت نہ احمد شہزادہ زمانہ
 یہ شعر سنتے ہی خاموش ہو گیا۔ اور کان پکڑ کر کہنے لگا۔ کہ اب
 خدا اس شہر میں کبھی مہندہ تک نہیں کہہ لوں گا

۲۴۱

بسی حال میں خوشحال ہیں۔ یہ کہی خیال نہ کرو کہ دولت
 انسان خدا تعالیٰ ہو جاتا ہے۔ نہیں بلکہ میں کچھ ہی سیکہ سنا چاہتا

۲۴۲

جانا تو حاشی ہیں ادوی۔ آج کل کی بلوکیاں بالکل نہیں
 سوچا جاتا کہسے کہتے ہیں

بسوئی! اہاں واوی مکر وہ کا نا بجاتا تو جاسی ہیں۔

۲۲۳

چور کی اڑی میں تنکا! خسر! والا دے جرات کے گیارہ بکے
تنگ بیٹھا چھتیں دہشت رہا تھا۔ بیٹا اب کی بچا ہوگا!
واما۔۔۔ بھر دے اس فقرہ کے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور معافی مانگ کر اپنے
گھر میں چلا گیا۔

خسر اپنی لڑکی سے آج کل کے نوجوان کیسے بد تہذیب ہیں۔ میں نے
وقت پوچھا اور وہ چل دیا۔

۲۲۴

کچھ نہیں کھاؤں گا! ایک لڑکا ایک ن سسرال جانے لگا۔ تو اس
کئی ماں نے چلتے وقت اسے چند پیسے دیے۔ لڑکے نے پوچھا کہ اماں
جان! ان پیسوں کو کیا کروں گا۔ ماں نے کہا۔ بیٹا جب راستہ میں بہو کو بھوک
توئے کر کچھ کھا لینا۔ لڑکا یہ سن کر چلتا ہوا راستہ میں جب اسے بہو کو لگی۔
تو ایک قریب کے گاؤں میں جا کر ایک دوکاندار کے آگے پیسے پہنیک کر
کہنے لگا۔ کہ بے بہائی کچھ دیدے گا۔

دوکاندار نے پوچھا۔ میاں لڑکے کیا دیدوں۔ لڑکے نے کہا۔ اے بہا
وق مت کرو۔ کچھ دیدے۔ دوکاندار نے کہا۔ کہ عجیب ہے وق تو نہ ہے۔
ارے میاں کیا کچھ دیدوں۔ لڑکے نے کہا۔ کہ پھر وہی کیا کیا دھن لگا
لی ہے۔ اے کیا تو بہرہ ہے۔ ہزار بار تو کہہ دیا۔ کہ کچھ دیدے۔ دوکاندار
نے جھلا کر تنکا کو کے چند گرے اٹھا کر دیدے۔ لڑکا خوش خوش لیکر چلتا پٹا
اور کنوئیں پر بیٹھ کر پیسے اٹھینان سے کھانے لگا۔ اور چونکہ بتا کو بد مزہ
معلوم ہوا۔ اس نے تھوڑا سا کھا کر بیک لڑٹا پانی کا پی کر لڑکے نے
سسرال کی راہ لی۔ اس کی خوشدامن نے بعد آؤ صیگت اور سیاہ کے

بیٹا تھک کر آیا ہے۔ کچھ تھوڑا سا کھائے۔ لڑکا چلا کر بولا اسی جمخت کچھ نے تو مجھ کو اس حالت پر پہنچایا ہے۔ کہ مجھے راستے میں بنجار چڑھ گیا ہے۔ اب اگر اور کچھ کھاؤں گا۔ تو نہ جانے کیا حالت ہوگی۔ میں کچھ نہ کھاؤں گا۔“

۲۲۵
ثبوت قربانی / مسٹر براؤن سمجھتے تھے۔ تم ہمیشہ قربانیوں کا ذکر کرتے رہتے ہو۔ یہ تو بتلاؤ کہ تم نے اپنے حبس کے واسطے کون سی قربانی کی ہے۔“

مسٹر براؤن سمجھتے! کیوں میں نے تم سے شادی نہیں کی ہے۔“

۲۲۶
بڑے ادب سے / چھوٹا لڑکا؛ جو خاتون باغ میں مجھ سے بات کرتی تھی۔ اس نے مجھ کو مٹھائی دی۔“

والدہ۔ ”مجھے امید ہے کہ تم نے بڑے ادب سے اس سے گفتگو کی ہوگی۔“

چھوٹا لڑکا۔ ”اے امی جان میں نے ادب سے باتیں کی تھیں۔“

والدہ۔ ”کیا کہتا تھا۔“

چھوٹا لڑکا۔ ”کہا تھا کہ کاش تمہارے ساتھ واقعیت تھوڑے سے پیشتر آتا

جان کی اس سے پہلے ملاقات ہو۔“

۲۲۷
بدخط ڈاکٹر / ڈاکٹر (بادرچن سے) ”سارہ میں امنوس کرتا ہوں کہ میں تمہارے ساریفکٹ میں یہ ضرور لکھوں گا کہ تم کام بے بہرہ رہی سے کرتی ہو۔“

بادرچن۔ ”بہت بہتر حضور۔ مگر اس طرح نہ لکھیے گا۔ جس طرح نسخہ لکھا کرتا ہیں (یعنی جو پڑا نہ جائے)۔“

بجی کی خبر لے رہی؟ مہیچی اپنے شیرخوار بہائی سے صرف تین سال بڑی
 تھی۔ مگر باتیں سیاستوں کی سی کیا کرتی تھی۔ ایک دن اُس کا بھائی بلنگ
 پر پڑا سوتا تھا۔ ماں گھر کے کام میں گئے والی تھی۔ اس نے مہیچی کو بلا کر کہا
 بیٹھو۔ بیٹا تمہارا بہائی سویا پڑا ہے۔ اس کی خبر رکھنا۔ کہیں وہ نیچے نہ
 گر پڑے مہیچی معاذ بولی کہ اماں جان بہت بہتر ہیں اس کی اچھی طرح خبر
 رکھوں گی۔ جو ہنی گر کر درفش سے ٹکرائے گا۔ اسی وقت تم کو آواز دوں گی

۲۴۹

ماں کی نصیحت عمل؟ ایک عالم و فاضل پر فیسر نے اپنے احباب
 کی دعوت کی۔ ٹومی کہہ ہی مدعو کیا۔ جب جانے لگا تو ماں نے ٹومی سے
 کہا۔ بیٹا میں تمہیں ایک نصیحت کرتی ہوں یاد رکھنا۔ جب دسترخوان پر کھا
 کو بیٹھو تو تہذیب سے کھانا اور اس کے ساتھ اور بھی کئی نصائح کیں۔ تو
 جب لوٹ کر آیا تو والدہ نے پوچھا۔ کیوں بیٹا دعوت کھا اے۔ کہو کسی
 گذری؟ ٹومی نے کہا بھرتیا ماں نے کہا۔ کیا درست کہتے ہو۔ کوئی
 ناشائستہ حرکت تو نہیں کی تھی۔ ٹومی نے کہا کہ نہیں کو؟ ایسی ناشائستہ
 نہیں تھی ماں کو شک ہوا کہ شاید اس نے کوئی بجا حرکت کی ہوگی۔ پوچھا
 کہ کیا کوئی ناجائز بات کی تھی؟ ٹومی نے کہا نہیں۔ اماں جان نا جائز
 تو نہیں تھی۔ صرف یہ ہوا کہ جب میں چہری سے گوشت کے ٹکڑے
 کو کاٹ رہا تھا۔ تو یہ میری قاب میں سے اچھل کر دروازہ میں فرسختی
 پر جاگرا۔ ماں نے کہا۔ اے ہے بیٹا۔ تم نے بہت جرایا۔ ٹومی نے
 کہا۔ میں نے کسی قدر بے اعتنائی سے یہ کہہ کر کھانا شروع کر دیا
 کہ سخت گوشت کا ہمیشہ ہی فضاہ ہو تا ہے

۲۵۰

خوب نصیب کی ایک بڑی عمر کا شخص جو ابھی سنوارا ہی تھا ایک بچے کو غصے سے دیکھ رہا تھا۔ اور بچے کی ماں اس کے پاس کھڑی امید کر رہی تھی کہ آپ یہ شخص میرے بچے کی تعریف کرے گا۔ جب وہ کچھ نہ بولا۔ اور عجز سے بچے کو دیکھتا ہی رہا تو بچے کی ماں نے ہر سکوت کو اس طرح توڑا کہ کیوں مسٹر ملگس صاحب کیسا پیارا بچہ ہے۔ اس نے کہا مسٹر صاحبہ میں کیا عرض کروں میں تو اس سوچ میں ہوں کہ ابھی اور کتنا عرصہ چاہئے۔ کہ اس کی شکل و صورت انسانوں کی سی نظر آئے۔

۲۵۱ شاگرد کا جواب انگلستان کے ایک یہانی سکول میں استاد نے شاگردوں کو ایک نظم دی۔ اور کہا کہ کل میں اسے بر زبان سنوں گا۔ دوسرے دن سب لڑکوں نے نظم یاد کر کے استاد کو سنا دی۔ مگر ایک چھوٹے نے کہا کہ مجھے تو یاد نہیں۔ استاد نے پوچھا کہ کیوں لڑکے نے جواب دیا کہ یاد نہیں رہتی۔ استاد نے برہم ہو کر کہا۔ کہ تمہارا سر کس لئے بنایا گیا ہے اس نے جواب دیا کہ کالہ پہنے رکھنے کے لئے۔

۲۵۲ دونوں کے درمیان فریڈ فرزن کر وہ ایک خوبصورت لڑکی بیٹھے۔ کہ تم میرے دائیں یا بائیں گال کا بوسہ لے سکتے ہو۔ تو تم کس گال کا بوسہ لینا پسند کرو گے۔ دائیں کا یا بائیں کا۔
جیک میں دونوں میں سے ایک کا بھی نہیں لوں گا۔ میں آج کل کالوں کا جوان دونوں کے درمیان ہے۔

۲۵۳ کون سی ہے میسی۔ بہن میبل کی بہنوں۔ سمعت حیران ہوں

ری سے میری لڑائی ہوئی ہے۔ تو اس نے اپنی استغثری منداو بجی دی
 مل "بہت بڑی بات ہے"
 بیسی۔ اس کی تو کچھ پردہ نہیں مشکل تو یہ ہے۔ کہ میں بھول گئی ہوں
 اس کی کون سی انگشتری ہے؟

۲۵۴

ملوں بھی؟ ملاقاتی۔ ٹوٹی مٹھاری شکل و صورت مٹھارے باپ
 کے ملتی جھلتی ہے۔ مٹھاری آنکھیں مٹھاری ناک اور مٹھارا منہ سب
 داکے ہیں؟

وہی۔ اور نہ صرف یہی بلکہ جو تپوں میں نے پہنی ہوئی ہے وہ بھی
 جی ہے؟

۲۵۵

ست شایستگی سی۔ ایک عورت اپنی پردوس کی مرغیوں سے ٹری
 لگئی۔ کیونکہ مرغیاں روز آکر اس کے باغیچہ کو نقصان پہنچاتی تھیں
 نے اس نے خادمہ کو افاد دی اور کہا کہ جائی پردوس سے جا کر
 وہ مہ بانی کر کے اپنی مرغیوں کو سنبھال کر رکھے خادمہ گئی۔ اور
 اس پر کہنے لگی کہ سیکم صاحبہ میرے خیال میں اب مرغیاں کہی ادھر
 میں آئیں گی؟

سائلکہ۔ امید ہے کہ تم نے شایستگی ست اس کو سمجھا دیا ہوگا؟
 خا احمد خان سیکم صاحبہ۔ میں نے کہا تھا۔ کہ سیکم صاحبہ سلام کہتی
 ہیں۔ اور کہتی ہیں کہ اپنی مرغیوں کو سنبھال کر رکھو۔ اگر نہیں رکھو
 یاد رکھو کہ مٹھیں صبح کے کھانے کے واسطے کوئی لڑائی میں مل سکیگا
 ہوں کہ ہم مٹھاری مرغیاں دیکھ کر کے
 عاجز رہیں گے۔

۲۵۶

شش سال بچہ کی ہوشیاری؛ ایک بچہ جس کی چہل قدمی عمر ہی کہی دیہات میں نہیں گیا تھا۔ ایک فدا سے اپنی ماں کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے دیہات میں رہنا پڑا۔ جہاں اُسے بہت سی ایسی چیزیں دیکھنی پڑیں جو اس سے پیشتر اس کی نظر سے نہیں گذری تھیں۔ ان کے پڑوس میں ایک کسان رہتا تھا۔ جو اس بچہ کی حرکات کو غور سے دیکھتا رہتا تھا۔ ایک دن وہ آیا اور اُس نے ہنس کر اُس کی ماں سے کہہ کر ذرا اپنے بچے سے تو پوچھو کہ اس نے مرغی کے دو انڈے صطل میں لیجا کر کیوں رکھے ہیں؟

ماں۔ بیٹا تم نے دو انڈے مرغی غانہ سے جو اٹھائے رکھے انہیں تم نے کیوں رکھے ہیں؟ انہیں صطل میں چھپا کر رکھا ہوا ہے؟

ماں۔ وہ کیوں؟

بیٹا۔ یہ ایک میری اپنی تجویز ہے؟

ماں۔ ستھاری اپنی تجویز؟ وہ کیا؟

بیٹا۔ اُمی جان کیا تم یہ سمجھتی نہیں ہو کہ جب انڈی مرغی خانے میں رہتی ہے تو ان کے اندر سے شنبہ شنبہ مرغی کے بچے نکل آتے ہیں؟

طرح طرح انہیں صطل میں رکھا جائیگا۔ تو ان کے اندر سے شنبہ شنبہ گھوڑے نکلیں گے؟

۲۵۷

باقی تمام پانی سے۔ ایک فدا ایک اطرحا حب کا جو ابھی نئے ولانت سے آکر کٹری پائس کو سٹے واپس ہندوستان آئے تھے کسی پرائیویٹ سے کھنڈ تھا، ناہم پڑا۔ سنی کہ ان کی بیوی بچوں نے ان کی فتنہ و تشیع سے تنگ آکر نہ ہاشم سے کر دیا۔ کٹری سے رہا۔

پڑنے پرست آسنو بہانے دیکھا تو کہا ۛ
 مٹھارے آسنو میرے دل پر کچھ اثر نہیں کرتے۔ میں نے اچھی طرح سے ان
 کی تشریح کی ہے۔ اور میں نے یہ دیکھا ہے۔ کہ ان میں صرف تھوڑی
 سی مقدار کیشیم فاسفیٹ اور سوڈیم کلورائیڈ کی شامل ہے باقی تمام باقی

۲۵۸

بڑا شایق ہ منتظم تجھیر کفین ہیم صاحبہ ہم نے دیگر جنازوں کے
 ہمراہ ہی جانا ہے۔ اگر جنازہ کی گاڑی اسی طرح دہی رقتار سے چلائی گئی
 اور گھوڑوں کو دلی نہ چھوڑا گیا۔ تو مجھ خوف ہے کہ آپکو اپنے خاوند کی
 تجھیر کفین گراں پڑے گی ۛ
 بیوہ۔ کی قدر گراں چڑھے گی ۛ
 منتظم۔ کم از کم میں پونڈ ۛ

بیوہ۔ بہتر ہے کہ گھوڑوں کو دلی چھوڑا جائے۔ کیونکہ میلا شو بہر تیز رفتار
 گھوڑوں کا بڑا شایق تھا ۛ

۲۵۹

پھر میری قسمت دیکھئے۔ ایک فقیر نے کسی امیر سے کچھ مانگا۔ امیر
 نے فرمایا۔ کہ میں دائی ہی میں ہاتھ مارتا ہوں۔ جتنے بال میرے ہاتھ میں آئیں
 اتنے اتنا آپکو دیا جاوے گا۔ امیر نے تین دفعہ دائی ہی میں ہاتھ مارا کوئی بال
 ہاتھ نہ آیا۔ پھر امیر نے فقیر سے کہا کہ تمہاری قسمت میں کچھ نہیں ہے۔ کیونکہ
 تین دفعہ دائی ہی میں ہاتھ مارا کوئی بال ہاتھ نہ آتا۔

..... فقیر نے کہا یوں نہیں۔ دائی ہی ہو جنور کی۔ ہاتھ ہو
 میرا پھر میری قسمت دیکھو۔ امیر نے اور کچھ دیا ہاتھ

۱۰۶۰

ایک ساہوکار تیر تھوں پہ گیا اور بیچے
 سا اندر میری نہیں دیکھا اس کی لڑکی گھر میں رہی رات کو چور
 میں گھس گئے۔ اور لڑکی کو جاگ آگئی۔ اس نے سوچا اگر میں شور مچاؤں
 تو یہ میرے مار ڈالیں گے۔ لہذا بڑبڑانا شروع کیا۔ بولی کہ جب میرے
 ماتا تیر تھوں سے آؤں گے۔ تو پہلے میرے شادی کر دیں گے۔ اور پھر
 تیر لیل جاؤں گی۔ اور پھر ہمارے گھر میں لڑکا ہوگا۔ اسی کا نام
 لکھوں کی کندہ۔ جب ہ ہا ہر کھیلے جاویگا۔ تو میں آدازیں ماروں گی۔
 بے کندہ دیا۔ وہ کندہ دیا۔ کندہ تھا دراصل نوکر کا نام۔ جو بچے سو یا ہوا
 گا۔ اور جاگ اٹھا۔ اور اوپر آکر چھو کو پکڑ لیا۔ جب یہ چھو عزالت میں حاضر
 ہوا تو بہت حیران تھا۔ اس نے کہا کہ ہم نے ایسا اندر بھی نہیں دیکھا
 ہمارے روبرو شادی ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا۔ اور مگر یہ کہ اس نے
 بچہ ہی پکڑ لیا۔

۲۶۱

شاو (شاگردے) دیکھو ہم جو بات کہتے ہیں تمہارے فائدہ سے خالی
 نہیں ہوتی۔ ایک روز استاد کو بجرا آگیا۔ شاگرد کو بتا کر کہا کہ ہمارے پاؤں
 پاؤں لٹکا کر دے۔ جناب اس میں ہمارا کوئی فائدہ نہیں ہے

۲۶۲

قل اعقل۔ پانچ سو برس عمر کے دو بچے کھیل رہے تھے۔ ایک نے
 دوسرے کی ٹانگ پکڑ کر دے مارا۔ اور کہا دوست! اس سے میں ایک لڑکا بچے
 چٹ گیا۔ میں نے اس کی ٹانگ پکڑ کر یوں دے مارا تھا۔ کیوں شک ہے
 وہ بولا بہت عجیب ہے۔ اور کچھ وقت دھول ہمارا تاہم ہوا اٹھ رہا تھا

۲۶۳

صرف معلوم وقت سے۔ دوست۔ سلام ہو تا ہے کہ تمہارا

نیا نوکر بڑا کام کرنے والا ہے

دو کلن اس میں بھی تو اس میں خوبی ہے

دوست - کیا وہ بڑا کام کرنے والا ہے

دو کا بازار نہیں صرف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا کام کرنے والا ہے

۲۶۴

تین مشکل کام؛ خرید - قرض لینا بڑا مشکل کام ہے

دیکھا - اور قرض دینا اس سے بھی مشکل کام ہے

عمر - اور قرض واپس دینا ان دونوں سے مشکل کام ہے

۲۶۵

ایک عجیب نتیجہ؛ الف؛ ڈاکٹر نے کرم چنے سے کہا کہ کھانا کھلے

سے پہلے تھوڑی سی شراب پی لیا کرو

بے بھر ہوا کیسا

الف؛ نتیجہ یہ کہ کرم چند دن میں بارہ مرتبہ کھانا کھاتا ہے

۲۶۶

ایک موقع شناس عورت - کیا اس خوبصورت بیوہ نے نکاح

کر لی ہے - اور ہاں

مگر وہ اپنے متوفی شوہر کی وصیت کے مطابق شادی کرنے کی مجاز

نہ تھی - کیونکہ وصیت میں صاف درج تھا کہ اگر وہ شادی کرے گی تو

اس کی کل جائیداد متوفی کے ایک دروازے کے رشتہ دار کو دیا جائے گی

یہی تو لطف ہے - اس موقع شناس عورت نے دو دروازے کا رشتہ دار تلاش

کیا - اور اس سے شادی کر لی

۲۶۷

کام آنے والا راز - ایک دیو کا گھر گھر اپنے گھر میں بیٹھا

کام مقرر رہا تھا۔ کہ ایک شک نہ حال عزیز آدمی نے آکر سوال کیا کہ بچہ
راہ مولاد ناؤ۔ سوداگر نے جواب دیا کہ نکس جاؤ۔ سائل نے اصرار کیا
کہا اگر تم مجھ کو چار آنے دو تو میں تم کو ایسا لڑتیاؤں کہ کسی من تمہارے کا
آنے۔ سوداگر نے خیال کیا کہ شاید یہ کوئی ایسی بات جانتا ہو۔ جو کسی
کام آئے۔ فوراً چار آنے نکال کر دیدیئے۔ اور کہا کہ اب بتاؤ۔

سائل نے اوسرا دوسر چارہ و لطف دیکھا۔ جب کوئی نظر نہ
تو چیکے سے کہا کہ اگر تم کبھی قید ہو جاؤ اور قید خانہ میں چکی چلائی پڑے
ایسی جگہ کھڑے ہونا جو دیوار کے پاس ہو۔

۲۶۸

تومیر کہاں ہے۔ ایک سات دو اینونی اکٹھے سوکے تھے۔ ایک کو
خارش ہوئی تو دوسرے کا بازو کچلائے لگا۔ اس پر پہلا ارے تو میرا
ہے۔ اس پر دوسرے نے کہا۔ تو چھیر میرا کہاں ہے؟

۲۶۹

مدینہ میں بی جہاڑ و دیدیئے۔ ایک امیر کا قاعدہ تھا کہ جب کہ
محلہ تو دسترخوان اٹھاتا تھا۔ تو ہر کالی میں تھوڑا کھانا چھوڑ دیا کرتا تھا
ایک دن امیر نے ایک مولوی صاحب کی دعوت کی اور حسب عادت
ایک کالی میں تھوڑا تھوڑا کھانا چھوڑا شروع کیا۔ مولوی صاحب
یہ دیکھ کر کہا کہ ارے میاں یہ کیا غضب کرتے ہو۔ سنا نہیں کہ برتن
صاف کرنا ایسا ہے۔ کہ مہیا مکہ معظمہ میں جہاڑ و دیدی۔ اس سے
جو امیر بس خوردہ چھوڑتا تھا نوکر کے کام آیا کرتا تھا۔ مگر اب وہ بات تم
ایک دن فرصت اور موقع پا کر نوکر کے عرض کی کہ حضور کیا وعدہ ہے
پہلے جب آپ کھانا کھایا کرتے تھے۔ تو برتنوں میں تھوڑا تھوڑا کھانا
چھوڑ دیا کرتے تھے۔ مگر آج برتن بالکل صاف ہوتے ہیں۔ اب

بھی اس روز مولوی صاحب نے منع فرمایا تھا اہل ہوں نے کہا
تھا کہ برتنوں کا صاف کرنا گویا مکہ معظمہ میں جھاڑ دینا ہے غرض نگار
نے جھٹا دیگیاں امیر کے سامنے لاکر رکھیں اور کہا کہ ان کو صاف
کر کے مذینہ منورہ میں بھیجا جاوے ورنہ تھکے

۲۷۰

پہلا زمین ہوائی جہازوں کا کچھ کام برطانیہ بھی سہرا لیا ہے
دیکھی ہے
دوسرا وہ کیسے یہ زمین ہوائی جہازوں میں پھر برطانیہ میں
کیسے بنائی ہے
پہلا اس طرح کہ زمین انہیں بناتے ہیں اور انھیں بزم
کرتے ہیں

۲۷۱

چارلس ایڈورڈ ٹیلر امریکن کیشن کا ممبر تاجروس کو گیا تھا
جب نیویا کے میں سوشلسٹوں کی دعوت کا جلسہ ہوا تو اس میں
انہوں نے بیان کیا کہ میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ بعض بدی
جنمیں غلط فہمی ظاہر کرتی ہیں اس پر ایک سوشلسٹ نے بلند
آواز سے کہا کہ چارلی ٹیلر خوش ہونا چاہئے مایوسی اچھی نہیں دلوں
جیسے کہیں تو سوچ چک رہا ہے اس پر سٹریسلر بلا لاکر سندھ کے
خجے بھی تو کسی جگہ تہہ ہے لیکن اس سے اس آدمی کو کیا فائدہ ہو گا
بتا رہا ہے و کا نشانہ بن جائے

۲۷۲

ایک بھارت جس کا بازو زخمی تھا ڈاکٹر کے پاس سرخ میوٹ کے
واسطے آئی تھی۔ ڈاکٹر نے اس سے کانٹا کھینچا تو اس نے

لگا ہوا تھا۔ ڈاکٹر نے زخم صاف کر کے دولی لگا کر سچی باندھ دی۔
 مرد جس وقت پٹی باندھ رہا تھا اس نے کہا کہ خدا معلوم کس جلاور کے
 انتوں کا زخم ہے میں تو معلوم نہیں کر سکا گھوڑے کے کاٹنے کا بھی زخم
 اسی ہو سکتا کیونکہ بہت چھوٹا ہے اور کتے کا بھی نہیں ہو سکتا اگر اسے
 بہت بڑا ہے اس پر عورت کہنے لگی کہ ڈاکٹر صاحب یہ کسی حیوان کا
 نہیں ہے ایک عورت نے مجھے کاٹ کھایا تھا۔

۲۷۳

ایک معزز آدمی کو پہلی دفعہ کسی پہاڑی مقام پر جانے کا اتفاق ہوا۔ ایک
 دفعہ سیر کرتا ہوا دور نکل گیا ایک زمیندار کو دیکھا کہ سڑک کے کنارے
 بڑے آرام سے بیٹھا ہوا ہے۔ اور سامنے ایک نہایت ڈھلوان زمین پر
 ایک نہایت خوشنما کھیت ابلہا رہا ہے کھیت کو دیکھ کر یکے بعد
 دوسرے نکل گیا کہ کیسا خوشنما کھیت ہے بوڑھے زمیندار نے سنکر جواب
 دیا کہ حضور یہ کھیت اس علاقہ میں سب سے بہترین ہے امیر نے پوچھا
 تم اس میں قلمبرائی کس طرح کرتے ہو بڑی ڈھلوان زمین ہے۔

زمیندار نے جواب دیا کہ حضور ہم اس میں قلمبرائی نہیں کرتے جب
 بغیر بگھلانی شروع ہوتی ہیں تو پہاڑی کے اوپر سے پتھر ٹپک رہا ہے
 لڑتے کہ تم میں جس سے زمین شق ہو جاتی ہے اور ہم اس میں بیج
 بو دیتے ہیں امیر آدمی نے کہا کالج اس میں کس طرح بو تے ہیں بوڑھے
 نے کہا کہ فی الحقیقت ہم اس میں بیج بو تے نہیں ہم مکان کے عقبی دروازے
 میں کھڑے ہو کر بیج ہندو ق میں بھر کر کھیت میں چلاتے جاتے ہیں

۲۷۴

ایک نوجوان کی عمر ستھو سال تھی فوج میں بھرتی ہونے کے واسطے
 بھرتی کے دفتر میں آیا جب پیش ہوا تو سنا رجنٹ نے اس سے چند

سوالات پرچے جن میں سے ایک یہ بھی تھا کہ کیا تم اپنے ملک کی خاطر
 جان دینے کو تیار ہو۔ نوجوان نے حیران ہو کر آنکھیں بھارت کر ساجھٹ
 کی طرف دیکھا اور جواب دیا کہ جناب میں جان دے گا ہرگز تیار نہیں
 ہوں میں تو جرموں کی جان لینے کو بھرتی ہوتا ہوں،

۲۷۵

ایک اکڑ اپنے احباب سے کہہ رہا تھا احباب مجھ سے ایک نے کہا کہ
 ہمیں معلوم ہے، اہمقامی اخبار میں اس کا تذکرہ آچکا ہے یہ سنکر ڈاکٹر
 دل میں بٹا غرش ہوا۔ اور کہنے لگا کہ میں بھی ایک بڑا آدمی سمجھا جاتا
 ہوں جبکہ ذکر اخباروں میں ہونے لگا ہے کہ کیوں جناب کن الفاظ
 میں انہوں نے میرا ذکر کیا تھا دوست نے کہا جہاننگ بھو یاد ہے
 یہ الفاظ تھے کہ گزشتہ مہفتہ کی نسبت اس مہفتہ میں شہر میں ستر متوں
 لم واقع ہوئی ہیں،

۲۷۶

ایک عمار جو ایک عمارت کی تعمیر میں مصروف تھا اتفاق سے نیچے
 ازار میں گر پڑا ایک آدمی جھگٹا ہوا آیا اتفاق سے اسکی جیب میں
 شراب کی بوتل تھی اس نے اسکو ہوش میں لانے کے واسطے اسکے
 مونہ میں ڈالنی شروع کی ایک دھسرا آدمی یہ دیکھ کر اس
 کہنے لگا۔ اے بھائی کیا کرتے ہو اس غریب کا گلہ بند ہو جائیگا،
 یہ سنکر عمار نے آنکھیں کھول دیں اور جو آدمی اسکے منہ میں شراب
 ڈال رہا تھا۔ اشارہ سے اس سے کہا کہ تم ڈالتے جاؤ، اسے کہنے دو

۲۷۷

کریم حافظ صاحب اگر آپ کو ایک دن کی بادشاہت دیدیجائے
 تو آپ کیا کریں،

حافظ - میں اس قدر روپیہ دامن لے لوں کہ بقیہ عمر خوشی سے
گذر جائے۔

۲۷۸

ایک دفعہ ہاراجہ رنجیت سنگھ نے ایک مراسی کو ہانتی بخشا۔
غریب مراسی گہرے پانی میں ہاراجہ نے غضب کیا جو تو اپنی روٹی کی فکر
سے قسمت نہیں اتنے بڑے ہاتھ رکھ لے کھا یا کہاں سے لاؤنگا۔
پانچراستی کو لیکر گھر چلا گیا۔ اور ایک ڈھولک ہانتی کی دستک پر
باندھ کر اسکو چھوڑ دیا ہانتی نے دربار کا رخ کیا اور مراسی اسکے
پیچھے ہو لیا، جب ہانتی چلتا تھا تو اسکے بڑے بڑے چھاج جیسے کان باری
باری ڈھولک پر پڑتے۔ اور ڈھولک ہانتی بایں ہینٹ کڈائی ہانتی دربار
کے سامنے جا کر کھڑا ہوا۔ اور جھومنے لگا۔ ہاراجہ رنجیت سنگھ نے یہ
متا غما دیکھ کر دریافت کیا کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ مراسی ہانتی جو ڈھولک سامنے
بانکڑا تھا۔ اور کہنے لگا۔ ہاراجہ ہم میرا ہی ہیں مانگ کر کھانا ہمارا کام
ہے اسلئے ہانتی کو بھی گھڑے ایک ڈھولک دیدی ہے کہ جس طرح ہم
مانگ کر اپنا پیٹ پالتے ہیں۔ جاتو بھی اپنا پیٹ پالے۔ ہاراجہ اس کا
مطلب سمجھ گیا۔ کہ ہانتی تو اپس ویکو اسکو نقد انعام دینے کا حکم
دیا۔

۲۷۹

ایک دفعہ سپاہیوں نے ایک جمن افسر کو گرفتار کیا اور ذکر کے پاس
ایک علاقائی شہر بھیج دیا جو گرفتار کنندوں نے اس سے پچھین لی جواہیں
ان تلوں میں وہ فیصلہ ہو کہ جو سب سے زیادہ جھوٹا ہو اسے وہ گھڑی
رکھے قرار دیا یا کہ پہلے ایک سپاہی جھوٹا ہو لے بعد میں جمن افسر
اور اس کے پیچھے وہ سپاہی چلتا تھا جب پہلا سپاہی جب جھوٹا ہو گیا

۲۸۰
 دو جرمیں افشر نے اس طرح بیان کرنا شروع کیا ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک شریف جرمین

قیدی کا اتنا بیان کرنا تھا کہ دو سراسر سپاہی جھبٹا بول اٹھا کہ بس بس فیصلہ ہو گیا۔ گھڑی تم ہی رکھو

۲۸۰

گودڑی فروش - ایک مکان کے دروازہ کے سامنے کھڑے ہو کر کوئی چیتھرے یا پلاٹا لویا،

ایک شخص (دروازہ کھول کر غصہ سے) جاؤ کوئی چیتھرے یا پلاٹا لویا نہیں ہے میری بیوی سیکے گئی ہوئی ہے،

گودڑی فروش تو پھر کوئی خالی بوتلیں بھی نہیں ہیں،

۲۸۱

ایک شخص کا قاعدہ تھا کہ وہ اپنے کتے کو کتنی روز دیتا آدھہ طبخ کی دوکان پر جا کر ایک آنہ کی روٹی لے آتا۔ ایک روز کتے کے مالک نے طبخ کو جا کر کہا کہ میں اپنے کتے کی عقل آزمانا چاہتا ہوں

آج اگر وہ اتنی لیکر آئے تو اسے بجائے ایک آنہ کی روٹی کے آدھہ آنہ والی روٹی دینا اور دیکھنا وہ کیا کرتا ہے چنانچہ جب کتے نے اتنی لاکر دی طبخ نے آدھہ آنہ والی روٹی اسکے آگے

پھینکی کتے نے پہلے اسکو سونگیا۔ پھر پاؤں سے الٹا پٹا کر دیکھا۔ اور روٹی کو اس جگہ جھوڑ کر چلا گیا تھوڑی دیر کے بعد طبخ

کیا دیکھتا ہے کہ کتا پولیس کے سپاہی کو ساتھ لئے ہوئے دوکان پر موجود ہے کیوں نہ ہو،

۲۸۲

ایک فرج کا کر نیل بوڑھا اور گنجه تھا ایک دن ایک رنچر کوٹ

لے پاس آیا اور شکایت کی کہ میری لڑکی کے سپاہی بچے
 پٹرنے اور میرا نام دھرنے میں مجھے نگو فکو کہہ کے پکارتے ہیں اسلئے
 میں ہے کہ آپ انہیں اپنا رعب جائیں تاکہ آئندہ ایسی حرکت نہ شائستہ
 ، باز آ جائیں،

کرنیل نے جواب دیا کہ ذرا تم ہی اپنا رعب جما کے دیکھاؤ تم تو ایک
 کی ہی شکایت کرتے ہو مجھے ساری پلٹن کی پلٹن ہی گنجہ پالی کہتی
 ہے

۲۸۳

زن کے ایک بڑے سکول میں ایک استاد اپنے شاگردوں کو
 بندی کے متعلق سبق دے رہا تھا۔ اور مضمون یہ تھا کہ پودوں
 بڑے کس طرح محفوظ رکھ سکتے ہیں اس نے دیکھا کہ ایک لڑکا
 بیان نہیں دے رہا۔ اسلئے اس نے اس سے مخاطب ہو کر
 کہ جاں تم بتلاؤ کہ پودوں کو ماہ مارچ کے کہر سے محفوظ رکھنے کے
 طے کو مناسب سے اچھا طریق ہے لڑکے نے جواب دیا کہ جناب
 صاحب انہیں ماہ اپریل میں لگانا،

۲۸۴

ہوٹی لڑکی دادی جان میں تو ہرگز منہ نہیں دہو ڈنگی،
 ادی تم بڑی غلبظ ہو۔ دیکھو جب میں چھوٹی ہوتی تھی میں
 بیشہ شوق سے منہ دہو یا کرتی تھی
 چھوٹی لڑکی درست مگر اب تو ذرا اپنے منہ کو دیکھیں،

۲۸۵

لڑکا مکان۔ (نقاش سے) دیکھو میرے دروازوں پر بہت
 چھ رنگ دار بیل بیٹے بتا دینا اور انہیں میری تصویر بھی منھش

کر دینا،
 نقاش جناب اجرت چھ روپے لوٹکا اور آج ہی شام تک
 سب کچھ ٹھیک بنا دینگا،
 مالک مکان اچھا لکھ چلا گیا نقاش نے بیل بوٹے تو بنادیئے
 لیکن تصویر بنانی بھول گیا
 مالک مکان (دروازے دیکھ کر) تنے میری تصویر تو بنائی نہیں
 نقاش جناب! وہ اندام لینے گئی ہے
 مالک مکان اچھا تو جب لائے تھے اس سے ہی لیجا،

۲۸۶

سوڈان کے ایک رئیس نے کچھ دنوں کے لئے باہر جاتے وقت
 اپنی شکار گاہ کو کرایہ پر دیکر جانے کا اشتہار دیا اور محافظ شکار گاہ
 کو سمجھا دیا کہ چپ کوئی شکار گاہ دیکھنے آئے تو اس سے ہر قسم کے
 جانوروں کی کثرت ظاہر کیا کرے چند روز کے بعد ایک شخص شکار گاہ
 کو دیکھنے اور کرایہ پر لینے کے ارادہ سے آیا محافظ سے مفصل ذیل
 باتیں ہوئیں،

شخص یہاں ہرن ہیں،

محافظ ہزاروں،

شخص جنگلی مرغ،

محافظ ہزاروں،

شخص کچھ تیتھر بھی ہیں،

محافظ جی ہزاروں،

شخص گوریلا مشہور افریقہ کا طاقتور جانور بھی ہے،

محافظ (درا سوچ کر) کثرت سے تو نہیں ہیں ہاں آپ کی طرح کبھی

بھی آجائے ہیں۔

۲۸۷

لوہکا (رحم آٹھ برس عمر کا ہے) جب میں دو سال کا تھا اور میرا
بھائی چھ سال کا تو وہ عمر میں مجھ سے تین گنا تھا
استاد بیشک

لوہکا۔ اُد جب میں چار سال کا ہوا اور وہ آٹھ سال کا تو وہ عمر میں مجھ
سے دو گنا تھا۔
استاد۔ ”بے شک“

لوہکا۔ ”اب میں آٹھ سال کا ہوں اور وہ بارہ سال کا گویا وہ مجھ سے
عمر میں ڈیڑھ گنا ہے۔
استاد۔ ”بیشک“

لوہکا۔ ”تو سوتل یہ ہے کہ میں کب تک اُسے دوڑ میں پکڑ لوں گا اور اُسکے
برابر ہو جاؤں گا“

۲۸۸

ایک ملک میں خوراک کا اور پوشاک کا خرچ بوجہ جلد فحش تبدیل ہوا
کے سب ملکوں سے زیادہ تھا۔ ایک دن بادشاہ کسی نواب کے
محل کو جا بھی بن کر تیار ہوا تھا دیکھنے گئے دوران گفتگو میں بادشاہ
نے کہا کہ نواب صاحب کا مکان تو واقعی عالیشان ہے مگر کیا وجہ
کہ مطبخ کے لئے آپ نے نہایت تنگ جگہ تجویز کی۔ نواب صاحب نے جواب
محض یہ دیا کہ چرخ خانہ کے تنگ ہونے کی بدولت ہے کہ میرا مکان
وسیع ہے۔

۲۸۹

ایک معزز باواری اپنے دوستوں میں کہنے لگے کہ آج مجھے کیسے لگتا

کو وعظ سنانا پڑا تھا ایک ظریف دوست نے کہا آہ تب ہی آپ
انہیں بار بار میرے پیارے بھائی کو کہہ رہے تھے،

۲۹۰

باپ ربیٹی سے کیا اسے کوئی دولت کمانے کا بھی سنرا تاہر تو
بیٹی ہاں میرے خیال میں تو آتاہر حالانکہ وہ کئی غریب لڑکیوں سے
شادی کر سکتا تھا لیکن اس نے مجھے ہی چنا،

۲۹۱

ایک دہوی کے گدھے کھو گئے وہ ان کی جستجو میں کانچی ہوس پہنچا اتفاق
سے منشی معائنہ کرار ہا تھا دہوی ہاتھ جوڑ کر باہر کھڑا ہاششی نے اسے
دیکھ کر کہا کیا ہے دہوی نے کہا حضور گدھے،

۲۹۲

مسٹر جونز (اپنی بیوی سے) کیا تم نے اس حادثہ کی نسبت جو مسٹر سستہ کے
ہاں واقع ہوا،

مسٹر جونز نہیں وہ کیا ہے

مسٹر جونز (کچھ دیر چپ رہ کر) مسٹر سستہ نے اپنی چھوٹی لڑکی کو ایک تیل کھیلنے
کے لئے دی ہے اور آپ کمرے سے باہر چلی گئی اتفاق سے وہ چھوٹے میں سے
بچے گر گئی اور اسکی گردن ٹوٹ گئی تو

مسٹر جونز نہیں کیا اس معصوم لڑکی کی ہائے افسوس
مسٹر جونز ہنس کر بول گیا،

۲۹۳

ایک نوجوان لڑکا اپنے اپنی عمر میں سب سے پہلے صرف تم سے ہی محبت
کی ہے تو

معشوقہ پھر تو مجھے بہت جلد تم سے دل ہٹا لینا چاہئے کیونکہ میں تو آموں

۲۹۴

ایک شخص نے اپنی بیوی کو کہا بیگم آج ایک شریف آدمی باہر تشریف لائے ہیں
اور ہماری تین لکیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ شادی کرنا چاہتے ہیں
بیگم نے کہا بہت خوب۔ وہ کون ہے کیا کام کرتا ہے شوہر نے کہا ایک نوجوان
ہے اور شراب فروش ہی بیگم نے کہا بہت خوب بھرتو وہ ہماری بڑی لڑکی سے
ہی شادی کرینگے کیونکہ شراب خانی پورانی ہوا اتنی اچھی ہوتی ہے۔

۲۹۵

بیرسٹر مکمل کو اچھا لگا تھا تم نے میرے مشورے پر عمل کر کے اپنے مقدمہ کی
پیروی کیلئے مقرر کر لئے کا فیصلہ کر لیا ہے۔
مؤکل جھجکتے ہوئے ہا ہا ہا۔
بیرسٹر منشی اس مؤکل کے نفیس کے بل میں ۱۵ پندرہ روپے مزید جمع کر لو کیونکہ
اس نے پچھرا مشورہ پر عمل کر کے مجھے پیروی کے لئے مشورہ کر لیا ہے۔

۲۹۶

میونسپل کمشنر جو گھر میں اپنی بیوی کے سامنے منجی مار رہا تھا آج صبح ایک اخبار
کا خاص رپورٹنگن کر میری میونسپل کٹری کی تقرری پر پھرے ساتھ اسٹریٹو گراؤ
بیوی تم نے اس کو کیا کچھ کہا تو
میونسپل کٹری مجھے ٹھیک یا نہیں اخبار آ لے اس میں چھپا ہوا ہو گا۔

۲۹۷

ایک انڈین گنا چور رہا تھا کھیاں بار بار ناک کی نوک پر بیٹھ جاتی تھیں۔ ہم غراؤ
اڑاتے تنگ آ کر چا تو سے ناک کاٹ ڈالی آؤ کہا کیوں اب کہاں بیٹھو گی یا روکتے
تو اڑا ہی اڑا دیا ہے۔

۲۹۸

ایک شخص دوپٹے میں بیٹھا ہوا تھا کسی نے کہا بھائی چھاؤں میں بیٹھ جاؤ

آپ نے ذمہ کیا دو کے جو بیٹے جاؤں تو

۲۹.۹

مستور تم کو اپنی تصویر کیسی پسند ہے،

سکا ہک مجھ اور تو سب کچھ پسند ہے مگر ناک ذرا اچھی نہیں بنی تو
مستور ناک مجھ کی پسند نہیں ہے مگر کیا کروں تمہاری ہی ہے اچھا اور کاٹ دیتا ہوں

۳۰۰

ایک عورت کیا تمہیں کھانا خود پکانے میں کچھ کفایت معلوم ہوتی ہے،
دوسری عورت ان بہت کفایت معلوم ہوتی ہے کیونکہ میل لپکا ہوا کھانا میرا
شہر بہت کم کھاتا ہے،

۳۰۱

پہلا آدمی مجھ پر علم رکھ میں اپنی بیوی کو اچھی طرح سے قابو میں رکھ سکتا ہوں
دوسرا آدمی تو پھر تم اسکو کیوں قابو میں نہیں رکھتے،
پہلا آدمی سبھی اصل میں بات تو یہی کہ وہ بڑی ضدی اور عجیب اپنے آپ کو قابو میں
رکھنے دیتی،

۳۰۲

مریض ڈاکٹر صاحبیرا خیال ہے کہ آپ نسخہ لاطینی زبان میں لکھتے ہیں لکھائی سمجھ نہ لے
ڈاکٹر شائد، مریض اور صاحب اصول انگریزی میں لکھتے ہیں تاکہ مریض کو جلدی دیکھ لے
ڈاکٹر بیشک۔ بالکل سچا ہے،

۳۰۳

ماں رڑے بیٹے سے عمر تمہارا بچہ بڑا بھائی کیوں رو رہا ہے،
عمر اماں یہ نالائق بہت بدتمیز ہے میں اسے کچھ سکھانا چاہتا ہوں اور یہ سیکھنا نہیں جانتا
ماں - وہ کیا،

عمر اماں جان یہ نالائق مٹھائی کو کھاتوں میں خراب کر رہا تھا۔ اور کھانا نہیں کھا

اور میں نے اس سے مٹھائی لے لی اور خود کھا کر طریقہ بتایا کہ اس طرح مٹھائی کھایا کرتے ہیں اور یہ اس قدر درم ہے،

۳۰۴

ایک جاٹ کسی شہر کے بازار کو گندہا تھا راہ روں کا زیا دمجوم تھا اسکا لندہ اتفاق یہ ایک رئیس کے ساتھ جو کہ خدا کے فضل سے فوج تھیں ٹکریا رئیس کو لندے کے لگنے سے تکلیف محسوس ہوئی اور فوراً جاٹ کو گال سنائی جاٹ بیچارہ نے دل میں یہ سوچ کر کہ یہ رئیس ہے اس کو گالی سنائی مناسب نہ خیال کی لیکن اسکے معاذ حقہ کا علاج دو جوتی کے لگانے کا سوچا اور اس میں وہ کاہن بھی ہو گیا بھلا رئیس کو برواشت کب تھی اس نے فی الفور متہک عزت کا دعویٰ داغ دیا۔ اور جاٹ بذریعہ چٹرا اسی عدالت طلب کیا گیا تحصیلدار صاحب نے جاٹ کو صاف صاف اظہار کرنے کا حکم دیا لیکن جاٹ نے جواباً کہا کہ یہ شہر کا رئیس ہے اور میں غریب جاٹ میرا اس کا کیا مقابلہ تحصیلدار صاحب نے کہا یہ عدالت ہے یہاں ہر امیر غریب یکساں ہے صاف صاف بیان کر جاٹ نے کہا میں سچ ہی کہوں لگا خواہ حضور کچھ سزا ہی دیں جو حقیقت تھی وہ سچ بیان کر دی تحصیلدار صاحب نے یہ سوچ کر کہ دراصل جاٹ کا کوئی قصور نہیں ہے اگر اتفاقاً اس کا کندہ لگ بھی گیا تھا تو اسکو درگزر کرنا چاہئے تھا لیکن جاٹ نے جتنی لگا کر رئیس کی عزت کی ہے ہوازی ۸ روپے مانہ کر دیا سادہ لوح جاٹ نے جو کہ حکم کی انتظاری میں دست بستہ ایستادہ تھا فوراً ہی اپنی جیب سے ایک روپیہ نکال کر دو عدد جوتیاں تحصیلدار صاحب کے رسید کیں کہ میرے پاس پرچون نہیں ہے لہذا آٹھ آٹھ آنے تقسیم کئے جاٹ کا نشی رام بھنڈا رو دی،

۳۰۵

کندہ آباد دکن میں جب حضرت خواجہ نظامی صاحب قبلہ موسیٰ سیٹھ

کے کھر جیسے فروکش تھے بہت صاحب دہاں بطور ملاقات جمع آئے تھے
ایک صاحب نے کہا خواجہ صاحب مجھے مسٹر سوڈان کے نام ایک رقعہ
عنایت کیجئے۔ خواجہ صاحب نے فرمایا سوڈان کیا معنی چونکہ
میں دہاں حاضر تھا فوراً کہہ دیا غالباً سوڈے کی تائیت ہوئی۔ اس
پر حاضرین اور خواجہ مدظلہ بیسیا ختم منہس پڑے خواجہ صاحب نے
کہا دہلی میں سوڈانی عورت کو عموماً سوڈان کہتے ہیں،

۳۰۶

ایک صاحب جو کہ ایک ایسے ملک کے باشندے تھے جہاں گاللان
کی رسم نہیں تھی ایک متہ وستانی صاحب کے یہاں مہمان ہوئے ایک
دن دونوں صاحب گفتگو کر رہے تھے مہمان صاحب نے تھوکنے کے
لئے گردن جھکائی یہ دیکھ کر میزبان صاحب نے ایک چینی کا پھولدان
اگاللان اٹھا کر سامنے رکھ دیا انہوں نے ادھر سے منہ ہٹا کر دوسری طرف
متھوکنے چلا۔ میزبان نے اگاللان اٹھ کر سامنے رکھ دیا، مہمان تیسری طرف
متھوکنے کو جھکے پھر بچا رہے میزبان نے اس طرف اگاللان اٹھا کر رکھ
دیا اب تو مہمان صاحب کو تاب نہ دی۔ چلا کر بولے سنو جی اب کے اگر
تم نے یہ چیز سامنے رکھی۔ تو میں اس میں متھوک دوں گا،

۳۰۷

عرفی جو فارسی کا مشہور شاعر گذرا ہے اکبر کے زمانہ میں تھا فیضی و
ابوالفضل کو ہمیشہ اس کے ساتھ کاوش رہتی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ
انہیں کی سازش سے عرفی کو زہر دیا گیا تھا۔ جب وہ قریب المرگ ہوا
تو بادشاہ نے دونوں کو اسکی خبر گیری کے لئے بھیجا۔ جب یہ پہنچا تو اس وقت
اس کا نزع کا وقت تھا فیضی نے کہا کیا نیم یعنی ہم کون ہیں۔ عرفی نے جواب
دیا۔ کہ مرغ روح و در پنازست حاجت مایاں ندارد۔ یعنی میرے روح

مرغ اڑنے کو ہے ابرغیوں کی حاجت نہیں کیونکہ ماکیاں نیم کے
دوسرے معنے ہم مرغیاں ہیں، ”بھی ہو سکتے ہیں“

۳۰۸

ماں ”ا جاں تم نے مد سے میں شرارت کرنے کا چہرے ذکر کیوں نہیں کیا“
جان تو کیا عورتوں کی ہر قسم کی باتیں کہہ دینی چاہئیں“

۳۰۹

باپ تو کیا تم شادی کرنا چاہتے ہو۔ اور کیوں“
لڑکی جی ہاں شادی کی طرف سیلاں طبع نیچے والدہ صاحبہ سے دراشتاً پہنچاؤ

۳۱۰

رحیمین آیا تم نے اس بچہ کا حال سنا ہے جو ایک ہفتہ ماں کا دیوہ چلی کر
ایک من بھاری ہو گیا“
باپ بہنیں مٹی کبھی ایسا نہیں ہو سکتا“
رحیمین وہ ہاتھی کا بچہ تھا“

۳۱۱

ایک ڈاکٹر نے اپنے نوکر کے ہاتھ سے گولیوں کا ایک بکس ایک مریض کی طرف
اور چند زندہ مینڈک ایک مخفی پرندیسر کی طرف بھیجے نوکر نرا بوم بے مال
تھا۔ اس نے غلطی سے مینڈک تو مریض کو اور گولیوں کا بکس پرندے
کو دیا“

مریض کی حیرت کا کیا اندازہ ہو سکتا ہے جب اس نے نسخہ کھول کر
دیکھا۔ تو کیا تھا۔ ان میں سے دو کو نصف گھنٹہ بعد پانی سے کھاؤ۔

۳۱۲

ایک شربت فروش کی دکان پر اسکا بیٹا گیا اور باپ سے پوچھنے لگا
بیٹا ابا ان بوتلوں میں کیا پڑا ہوا ہے“

باپ بیٹا ان میں شربت ہے۔
 بیٹا شربت کیا ہوتا ہے۔
 باپ شربت میٹھا ہوتا ہے جب کسی کو تپ پڑھتا ہے تو اسے پلایا جاتا ہے
 اور اس کا تپ اتر جاتا ہے۔
 بیٹا تو پھر محو تپ کب پڑھینگا۔

۳۱۳

دوست تو ڈاکٹر کل تم پر عمل جراحی کریگا۔
 امیر آدمی ہاں لیکن وہ ایسا خوش معلوم ہوتا ہے گویا اسے محفل خربوزہ
 ہی کاٹنا ہے۔

۳۱۴

بیوی۔ تمہیں وہ رات یاد ہے جب کہ تم نے میرے ساتھ
 شادی کرنے کی درخواست کی تھی تم کیسے خوش قسمت ہو۔
 میاں اچھی طرح اس نے مجھ سے دس پونڈ قرض مانگا تھا اور میرے
 پاس اس وقت روپیہ موجود نہیں تھا۔

۳۱۵

مکان کرایہ پر لینے والا (شکایت کرتے ہوئے) دیکھو یہ تہ خانہ تو پانی
 سے بھرا ہوا ہے۔
 مکان کا ایکنٹ تو کیا تم شراب سے بھرا ہوا چاہتے ہو یا دو دھوے۔

۳۱۶

ایک امریکن سیاح کلکتہ کے عجائب گھر میں پہنچا بہت قسم کی اشیاء
 دیکھنے کے بعد اس کی نظر کچھ کاغذوں پر پڑی۔ ایک ہندوستانی
 بھی پاس کھڑا تھا اس نے جھٹ کہا۔
 ہندوستانی جناب یہ وہ کاغذ ہیں جن پر شاہجہان بادشاہ لکھا کرتا تھا۔

امریکن اچی یہ کونسی بڑی بات ہے ہمارے گھر میں وہ پھسل ہے جس سے طوفان کے وقت حضرت نوح نے جانوروں کی گنتی لی تھی،

۳۱۷

ایک دوست میری مونچھیں مجھے کیسی سچینگی،
دوسرا دوست نہایت خوبصورت معلوم ہوں گی مگر ابھی تو وہ اتنی بھی نہیں

۳۱۸

ایک گدہ میا گھوڑی پر چڑھ رہی تھی۔ اوز قریب ہی اس کا بچہ ہی کھڑا تھا بچہ نے پوچھا اماں پدہنی کے کہتے ہیں گدہ میا نے کہا۔ بیٹا چپ رہو لوگ مجھی پر گمان کرتے ہیں،

۳۱۹

دلی میں ایک بنجیا نامی جوڑی گرنی رہا کرتی تھی جس کے خاوند زندہ نہیں رہتے تھے اس بیجاری نے بچے بعد دیگے چھ شوہر کئے جو سال سال ڈیڑھ ڈیڑھ سال زندہ رکھ کر مر گئے آخر اس نے ساتویں نکاح کی بڑی احتیاط سے تجوین کی اور مرد ایسا تلاش کیا جو اس طرح تندرست اور ترمز مند تھا مگر مشیت ایندی میں کسی کو چارہ کیا نکاح سے جوڑہوں میں یہ بد نصیب بھی بیمار ہوا اور بنجیا کے دوڑ دھوپ کرنے پر بھی ایک رات صبح ہوتے ہوتے چل بسا۔ جوڑی گرنی میت کا منہ ٹھک کے باہر آئی اور ایک خاص انداز سے بولی۔ اللہ میاں تیرے یہ ظلم یاد رہ جائینگے،، ورنہ بنجیا تو بے خصم کے رہے کی نہیں استغفر اللہ



رام پھر۔ میں دو پہان رہا کرتے تھے۔ جو آپس میں حقیقی بہائی اور کئی
 آسودہ حال تھے۔ مگر دونوں چونکہ نہایت کامل اور مست تھے۔ اس طرح
 نماز تو کبھی پچھتے عشرہ میں چڑھ لیا کرتے تھے۔ لیکن روزہ کی ہمت اچانک
 نہیں ملتی تھی۔ ایک سال گرمیوں میں رمضان آئے اور اجاب نے ازراہ
 متحرانہیں روزہ کے لئے تنگ کرنا شروع کیا۔ آخر پہان تھے۔ کپ تک
 تحمل کرتے ایک دن جوش میں آ کے دونوں بہائیوں نے روزے رکھ لئے
 گیارہ بجے کے قریب بڑے بہائی کو پیاس لگنے لگی۔ اور اس نے دن کو
 ڈھلتا ہوا دیکھ کر بے بارہ بجے تک چار مرحلہ بڑھانے سے نکل کر سورج
 کی طرف دیکھا اور اپنا سامنتھ لے کر واپس چلا آیا۔ اب چھوٹے بہائی کی
 طبیعت تند ہی پریشان ہو چلی تھی۔ اور وہ بڑے بہائی کی اس حرکت کو بھی
 چکا تھا۔ بولا بھیا کیا بات ہے۔ بڑے بہائی نے کہا کیوں میں نے
 کوئی دس دفعہ جلکے سورج کو دیکھا۔ لیکن وہ تو جس جگہ ہے۔ بس
 وہیں ہے۔ چھوٹا بہائی غصہ میں بھرا ہوا صحن مکان میں لگا۔ اور سورج
 کی طرف ہاتھ اٹھا کے بلند آواز میں کہنے لگا۔ نامعقول! ہم پتو جو گذرنا
 ہو گا وہ گذر جائیگا۔ مگر آج تو جو اس جگہ سے ایک قدم بھی آگے بڑھا
 تو تجھ پر زن طلاق۔

مشر ولسن مشر جانسن کی باورچن کو اڑالے جانا چاہتی تھی۔ چنانچہ وہ
 ایک روز مشر جانسن کی غیر ہاضمی میں اس کے گھر گئی۔ اور اس کی
 باورچن کو زیادہ تنخواہ کا لالچ دیکر کے گئی۔ دوسری دفعہ جب وہ دوسرے
 ایک جوی دعوت پر جمع ہوئیں تو مشر جانسن نے تجاہل عارفانہ سے
 مشر ولسن کو پہچانا بھی نہیں تھا۔ اس پر صاحب خانہ نے مشر جانسن

کو کہا کہ کیا تم مسٹرولسن کو نہیں پہچانتیں؟
 مسٹر جانسن نے کہا کہ ہاں میں تو انہیں پہچانتی مگر میں سمجھتی ہوں کہ وہ
 میری باورچن سے ملنے آیا کرتی تھی۔

۳۲۲

مینجیو بڑی کڑی کیوں فکر مند ہے؟
 پریسن اچنک یہ آج اس کو صرف نو گلدتے ملے ہیں؟
 مینجیو: اے اہر کیا چاہیے۔ کیا نو قدر دان تہوڑے ہیں؟
 پریسن اچنک: ہاں اس نے تو دس کی قیمت دے رکھی تھی؟

۳۲۳

مروہ بہت اچھا خیال ہے کہ سب عورتوں کو تیرنا سیکھنا چاہئے۔ اس
 سے امر نہیں تو ایک فائدہ تو ہوگا۔
 عورت یہ تو پیارے وہ کیا؟
 مروہ: وہ اتنا عرصہ اپنا منہ بند رکھیں گی۔ جب تک تیرنے کی
 مشق کریں گی۔

۳۲۴

وہ ان: عورتوں میں سے تھی جو ہر وقت اس بات کی تلاش میں
 رہتی تھیں کہ ان کے شوہر کہیں ایک دم بھر کسے بیکار نہ بیٹھیں؟
 جان: اس کی عورت نے کہا۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سامنے سے دروازے
 کے نالے میں مرمت کرو۔

ورنہ۔ نہیں۔ جان نے کہا: مجھے رت۔ ت۔ تپ رزہ چڑھ رہا ہے
 تو بہت اچھا۔ اس کی بیوی نے کہا۔ مجھ تو تھکے لائق ہی کام معلوم ہے
 تم یہہہ خاکستر چیلنی میں چھلان دو۔

۳۲۵

ایک۔ ایک بات تو ایسی ہے جو میں ایک جرمن میروزی دیکھنا چاہتا ہوں
کیا جی تم اپنے آپ کو محب الوطن کہتے ہو۔ وہ کونسی شہرارت ہے جو تم
ایک جرمن میں دیکھنا چاہتے ہو؟ ایک گولی۔

۳۲۶

ایک نے جون نے ایک ٹانگہ گرائیہ پر چلانے کے لئے خریدا مگر اس کا گھوڑا
بہت ڈبلا تھا۔ پہلے روز جب وہ اڑنے پر جا کر کھڑا ہوا تو ایک لڑکے
نے شہرارت سے اُسے کہا کہ تم نے گھوڑے کا پیچ خرید کر فوراً اسے
منڈھوا ہی لیا ہے۔

۳۲۷

ایک نے فقہ کسی جگہ جلسہ دعوت تھا ایک مشہور شخص اٹھا اور موقع کے مناسب
کاٹل تقریر کے بعد بیٹھ گیا اس کے بعد ایک کیل صاحب کی باری آئی اور انہوں نے
حسب معمول اپنی تینوں کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر شے شے ہوئے حاضرین جلسہ
سے مخاطب ہو کر پوچھا کہ کنوں صاحبان کیا یہ تعجب نہیں ہے کہ ایک پیشہ ور
ظریف طرافت کی بات کہتے؟ یہ سنگسہ حاضرین شے شے کہتے آئے ہیں وہ شخص
جو اپنی اپنا لکھو ختم کر کے بیٹھا تھا اٹھ کر کہنے لگا کہ کنوں صاحبان کیا یہ تعجب نہیں
ہے کہ ایک کیل کے ہاتھ اس کی اپنی ہی جیبوں میں ڈالے ہوئے ہوں۔

۳۲۸

ایک شخص :- جب ایک حجام سے بال کھواتا وہ اس کو ضرور بہوتوں یا
ڈاکوؤں کا ایک نہ ایک فقہ سنا۔ اگر وہ سننے سے انکار کرتا تو حجام اصرار کرتا
ایک دن اس نے تنگ آ کر حجام سے پوچھا کہ کہو بھئی کیا وجہ ہے۔ کہ جب پر
بال کھاتا ہوں تو تم ضرور بہوتوں یا ڈاکوؤں کا حیرت انگیز فقہ سناتے ہو
اس نے کہا حضور بات یہ ہے۔ کہ جب کوئی سنی پیدا کرنے والا فقہ
سنایا جاتا ہے۔ تو صرف سے بال بدن پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور بچے

وقت اس کے گانے میں سہولت ہو جاتی ہے۔

۳۲۹

اعرابی :- کا اونٹ گم ہو گیا۔ بہت تلاش کی نہ ملا۔ آخر اس نے قسم لی کہ اگر اونٹ مل گیا۔ تو میں اُسے ایک روپیہ میں بیچ ڈالوں گا۔ چھ دنوں بعد حسن اتفاق سے جب اونٹ مل گیا۔ تو اعرابی بہت کھیرایا۔ سو روپیہ کا ٹ ایک روپیہ میں جاتا تھا۔ اور نہ فروخت کرے تو قسم ٹوٹتی تھی بہت رنج و خف کے بعد اونٹ کے گلے میں ایک بلی باندھ دی۔ اور خاص میں لیگیا۔ اسے کہتا تھا کہ یہ اونٹ ایک روپیہ کو فروخت ہونا ہے اور اس کے گلے میں جو بلی ہے وہ سو روپیہ کو فروخت ہوتی ہے مگر دونوں ایک دوسرے سے جدا فروخت ہوں گے۔

۳۳۰

شریٹ :- تم پر یہ جرم عاید ہے کہ تم نے اپنے کتے کا لائسنس نہیں لیا کیوں؟

م :- ہاں حضور۔ لیکن۔۔۔

شریٹ :- لیکن وہ لیکن کچھ نہیں سنتے تم یہ کہو کہ کتے سال کا ہے؟

م :- حضور دس سال کا۔

شریٹ :- تو تین سال سے تم نے لائسنس حاصل نہیں کیا تم کتے کو اپنے ہمارے نہیں لائے۔

م :- حضور میں دڑتا تھا کہ لوگ نہیں اڑائیں گے۔

شریٹ :- وہ کیوں؟

م :- کیونکہ کتے میں بھس بھرا ہوا ہے۔

۳۳۱

سائنس دان :- ایک شخص دھڑا ہوا ٹکٹ ٹکٹ کے پاس

آیا اور کہنے لگا کہ اس گاڑی میں دو شخص ٹکٹ لینے کے بغیر سفر کر رہے ہیں ٹکٹ
 ٹکٹ لگایا اور تمام گاڑیاں دیکھ ڈالیں مگر بغیر ٹکٹ کے کوئی شخص نہ لگتا جس شخص
 نے بخبری کی تھی اسکے پاس واپس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے تو تمام گاڑیاں
 دیکھ ڈالی ہیں کوئی شخص بغیر ٹکٹ کے نہیں لگتا خبر نے کہا کہ گارڈاؤ ڈرائیور کو بھی
 ان کے پاس جہاں ٹکٹ ہے؟

۳۳۲

مسٹر بارڈی اخبار پڑھ رہی تھی ناگاہ اُس کی نظر اوپر اٹھی اور اُس نے کہا یہاں
 لکھا ہے کہ ایک انگریز قانون نے اپنے چار خاوند میدان جنگ میں بھیجے اور
 چار دن ہی مارے گئے مسٹر بارڈی نے کہا کیا یہ بھی لکھا ہے کہ اس نے پھر بھی
 کام ہی شروع کر دیا۔

۳۳۳

ولایتی لڑکیوں کے ایک غول نے ایک دوسری لڑکی سے جبکہ ایک سپاہی نے
 پکڑنے کی کوشش کی تھی حیران ہو کر دریافت کیا کہ یہیں جب سپاہی نے تم کو
 پکڑنے کی کوشش کی تو کیا تم کو خوف نہیں آیا تھا اور پھر تم نے کیا کیا کہج گئی؟ اس
 نے جواب دیا کہ یہ تو بڑی آسان بات تھی میں نے زور سے پکار کر کہا "اٹن سٹن"
 اور ناچار ہو گیا۔

واٹن سٹن سپاہیوں کی قاعدہ کی ایک اصطلاح ہے جو سید ہے کہڑے ہو جانے
 کے موقع پر بولی جاتی ہے،

۳۳۴

پہلا یہ کیا آپ نے نہیں سنا کہ جزائری کی عورتوں کے جسم پر کیڑا بالکل نہیں ہوتا
 دوسرا یہ پھر تعجب تو یہ ہے کہ وہ باتیں کس چیز کے متعلق کرتی ہوئی؟

۳۳۵

ایک شخص گھوڑے پر سوار تھا جب ایک بچے نالاب پر پہنچا تو اس جگہ ایک لڑکے

دلہا ہوئے جیکہ کر لو جھنے لگا کہ کیوں بے لڑ کے یہ تالاب گہرا تو نہیں ہے
 لڑکے نے کہا جناب گہرا نہیں ہے لیکن جب سوار ذرا تھوڑی دور پانی میں
 گیا تو پانی گہورے کی گردن تک آیا وہیں سے بیٹ آیا اور کنارے پر پہنچ کر لڑکے
 سے کہنے لگا کہ کیوں بے لڑ کے تم تو کہتے تھے کہ یہ گہرا نہیں ہے یہ جو شتم ہے یہ
 بولا لڑکے نے جواب دیا کہ جناب من میں بے جھوٹ نہیں کہا میں نے اپنی
 کی بطخوں کو دیکھا تھا کہ وہ پانی میں سیدل چل رہی تھیں۔

۳۳۳

ایک فقیر جس کا ایک بازو کٹا ہوا تھا ایک دروازہ پر آیا اور صاحب خانہ سے
 کہا کہ میں ریلوے میں پورٹر دھنیا گاڑی کے نیچے آکر میرا بازو دکھ گیا ہے
 ناچار ہوں کچھ راہ مولو دو پوائس صاحب خانہ نے کہا کہ اندر چلے آؤ دروازہ بند کرنا
 اتنا فقیر نے اس کے حکم کی تعمیل کی لیکن جب اندر آیا تو صاحب خانہ نے کہا کہ باہر
 نکل جاؤ تم ریلوے تلی نہیں ہو اگر موتے تو جب تم اندر داخل ہوئے تھے ایسے
 نور سے دروازہ بند کرتے کہ اس کے دھاک سے باور چھانہ سے کم از کم نصف ترن
 تو ضرور گر کر ٹوٹ جاتے

۳۳۴

ایک ٹریم گاڑی میں اُسکی کنڈکٹر جو ایک عورت تھی مسافروں کے ساتھ ٹکٹ
 فروخت کر رہی تھی کہ سامنے سے ایک نوجوان مرد نے ہاتھ اٹھا کر گئی دکھائی
 اور پکار کر کہا کہ ایک ٹکٹ بہشت کا اسپر کنڈکٹر نے اپنے ٹکٹوں والے قصبہ
 میں سے ایک ٹکٹ نکالا جو اگنی والے ٹکٹ سے مختلف تھا احد نوجوان کی
 طرف مخاطب ہو کر کہا کہ اس کی قیمت تین آنہ ہیں یہ بیچئے نوجوان نے جھٹ
 نین آنے نکال کر دیدے اور ٹکٹ لے لیا اس ٹریم گاڑی کنڈکٹر نے یہ فقرہ
 اور ایز او کیا کہ یہ ٹکٹ اب کس حد تک پہنچا دیا جا تا تک گاڑی جاتی ہے
 آگے پ پیسل جاسکتے ہیں۔

ایک بوڑھے گاٹھڈر ہتھاکے انگشت شہادت مبارک تھی ایک دن ایک خاتون
سیاح نے اسکو اپنے ہمراہ لیا کہ شہر کے مشہور اور قابل دید مقامات کی
سیر کر لے راستے میں خاتون کی نظر اسکی کٹی ہوئی انگلی پر پڑی اس نے پوچھا
تمہاری انگلی کس طرح کٹ گئی تھی گاٹھڈر نے ویسی ہی جواب دیا کہ میں اس
نہر میں پچیس سال سے گاٹھڈر کا پیشہ کرتا ہوں چونکہ قدرتی طور پر ہسی انگلی سے
شارہ کرنے سے باجوں کو مقامات دکھانے پڑتے ہیں اس لئے یہ کہیں کمر بالکل
مبارک ہو گئی ہے۔

بھوٹا لڑکا۔ اباجان آپ نے کل مجھے یہ نہیں کہا تھا کہ اپنے سے چھوٹے
و سہی مارتا نہیں چاہئے؟
آپ نے ہاں جان پدر میں نے یہ کہا تھا۔
بھوٹا لڑکا۔ تو پھر میرے خیال میں آپ میرے استاد کو ایک رقعہ کے ذریعہ
پوچھا دیں کیونکہ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس مسئلہ سے واقف نہیں
ہیں۔

ایک زمیندار بڑا کجوس تھا اس کے پاس ایک گھوڑا گاڑی تھی اہوس رنو
سیر سوار ہو کر شہر میں خرید و فروخت کو آیا کرتا تھا ایک دن اس نے ایک
رب لڑکے کو اپنا گھوڑا گاڑی بکرایا اور خود بازار میں چمڑے خریدنے کو گیا
اپنی آگ گاڑی میں سوار ہو کر چلا گیا اور غیب لڑکے کو کچھ انعام نہ دیا جس پر وہ بڑا
دشمنہ اس کے ہفتہ زمیندار سے شہر میں آیا اور اتفاقاً وہ لڑکا کہہ رہا تھا اس سے کہنے لگا
اے لڑکے یہ میرا گھوڑا گاڑی بکھائی تھی تھما ہے رکھنا لڑکا پہلے سے چلا ہوا تھا اس نے
واب دیا کہ میں آپ کا گھوڑا گاڑی ہرگز نہ تھماؤں گا زمیندار نے پوچھا کیا

سبب لڑکے نے کہا کہ اسکی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ ہفتہ جو انعام آپ نے مجھ کو دیا تھا اس نے مجھ کو اب مستغنی کر دیا ہے۔

۳۴۱

ایک میم صاحب کا خاوند حد سے زیادہ موٹا تھا جب بیوی خاوند بازار سے گزرتی تھی تو لوگ اسکو دیکھ کر ہنسا کرتے تھے چاری چری جھپتی تھی ایک لادرا اس نے اپنی تکلیف کو ایک اخبار نویس سے بیان کیا اور اس کا علاج پوچھا اخبار نویس نے جو جواب اسکو دیا بڑا لطیف تھا اس نے کہا کہ درست ہے کہ انگریزی میں ایک کہاوت ہے کہ موٹے آدمی کو کوئی پسند نہیں کرتا لیکن یہ درست نہیں ہے میم صاحب اگر آپ کا موٹا شوہر اپنے بادشاہ اور اپنے ملک کی کوئی خدمت اس وقت بجا نہیں لارہا تو اسکو توبہ کرنے کے لئے مجبور کر دیں کہ چند ہی ماہ میں اس کا حجم خوبصورت اور دلپسند نکل آئے گا۔

۳۴۲

پہلا۔ کل بچہ ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ جو شاید آپکو بھی کبھی پیش آیا ہوگا۔
 دوسرا۔ وہ کیا؟
 پہلا۔ یہ کہ میں نے بعض آدمیوں کے بتوں کا رویہ دینا تھا۔ دفتر سے نکلتے ہی میں نے دل میں ٹھان لی کہ انکا رویہ دیتا جاؤں پیٹے میں اپنے پھولی دینے والے کے پاس گیا۔ مگر وہ نہ ملا۔
 دوسرا۔ کیا وہ کہیں باہر گیا ہوا تھا؟
 پہلا۔ بے شک۔ پھر میں عطار کے پاس گیا۔
 دوسرا۔ کیا وہ بھی باہر گیا ہوا تھا؟
 پہلا۔ اس کے آدمی تو دوکان میں موجود تھے۔ مگر مالک خود موجود نہیں تھا۔
 میں اس کے آدمیوں سے کہہ آیا کہ اپنے مالک سے کہہ دینا کہ فلاں شخص بل

کاروبار ادا کرنے کو آیا تھا۔ مگر تم دوکان میں موجود نہیں تھے۔ اور بل کی بعض
 رقوم میں کچھ جھگڑا تھا۔ اس لئے واپس چلا گیا۔
 دوسرا: تم بالکل حق بجانب تھے۔
 پہلا: پھر میں قصاب کے پاس گیا۔ اور لطف بیہ کے وہ پی وٹل موجود نہیں
 تھا۔

دوسرا: اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم بڑے خوش قسمت ہو۔
 پہلا: نہیں ہرگز نہیں۔
 دوسرا: کیوں؟

پہلا: اس واسطے کہ جب میں گھر میں پہنچا۔ تو بیہ سب آدمی وہاں موجود
 تھے۔ اور میرا انتظار کر رہے تھے۔

ایک شہر میں ایک پولیسکل جلسہ کارپریسیڈنٹ جو ایک نامور مے کشید کرنے
 والا تھا کاریگروں کے حقوق کے متعلق بیکھر دے رہا تھا کہ حاضرین جلسہ میں
 سے ایک شخص جو اس کے ہر ایک لفظ کو بڑی توجہ اور دھیان سے سن رہا تھا
 بول اٹھا کہ جناب صدر نشین صاحب میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کاریگروں کو ان کے
 حقوق دلانا پسند کرتے ہیں پریسیڈنٹ نے جواب دیا کہ میں کاریگروں کے فائدہ
 کے واسطے ہر شے کر نیکیاں تیار ہوں اس پر وہ شخص بولا تو پھر میں اپنی طرف
 سے اور اپنے بھائی بندوں کی طرف سے عوض کرتا ہوں کہ سب سے پہلے
 آپ ہی مہربانی کریں اور اپنے ہاں کی میرا شراب میں بخورنا زیادہ ڈلوایا کریں

ایک شہری نلکی دیہات میں اپنے سکول کی چشیاں گزارنے کو گئی تھیں
 گھر میں اُس نے قیام کیا وہ زمینداروں کا تھا زمینداروں کا پہل جب اس کے
 دیہتہاؤ مارنے کو وڑتا۔ اُس نے زمیندار سے اسکی شکایت کی زمیندار نے

کہا کہ بغور دارا کی وجہ یہ ہے کہ تم نے لال رنگ کی کپڑی پہنی ہوئی ہے لڑکی نے
کہا تم نے درست کہا میں جانتی تھی کہ یہ کپڑی خلاف فیشن وضع ہے مگر یہ معلوم
نہ تھا کہ دیہات کے پل بھی اسے برا سمجھتے ہیں۔

۳۲۵

ایک شخص گہری فروش کی دکان پر گیا اور گہری خریدنے کی خواہش ظاہر کی
گہری ساز نے بہت سی گہریاں دکھائیں مگر گاہک کو کوئی پسند نہ آئی آخر اس
نے ایک نئی طرز کی گہری دکھائی اور گاہک سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ یہ بڑی قیمتی
اور نادر گہری ہے آپ اسے ضرور پسند کریں گے اس میں یہ خوبی ہے کہ عین
چھبے صبح کے گھنٹی بجی شروع ہوتی ہے اور ایک پندرہ آس کے اندر
سے نکل آتا ہے اور خدا کی حمد کافی شروع کر دیتا ہے گاہک نے کہا اگر آپ اس
میں تھوڑی سی تبدیلی کر دیں تو میں لینے کو تیار ہوں گہری فروش نے کہا وہ کیا
ہے۔ گاہک نے کہا کہ میری لڑکی ہے میں اس کے کوہ میں اسے لگانا چاہتا ہوں
جہاں وہ اپنی بھولیوں سے باتیں کرتی رہتی ہے میں چاہتا ہوں کہ جب رات
کو گیارہ بجے تو دودھ پیچنے والی عورت کی گھنٹی بجتی ہوئی سنائی دے اور ایک
اجبار فروش لو کا اس کے اندر سے نکل کر یہ آواز لگائے کہ صبح کا اخبار

۳۲۶

ایک اکڑ صاحب جو کا نام بینک تھا تماشہ گاہ کی اگلی صف میں بیٹھ ہوئے
تماشہ دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں تماشہ گاہ کے دروازے میں کچھ شور سنائی
دیا اور کسے نے نہایت سنجیدگی سے پوچھا کہ کیا ڈاکٹر ملک صاحب یہاں تماشہ
سواری میں موجود ہیں یہ س کر ڈاکٹر صاحب تانت اور سنجیدگی سے اپنی جگہ سے
اٹھے اور لوگوں کے اگے سے گزرنے ہوئے دروازہ میں بیٹھے وہاں جا کر
دیکھتے ہیں کہ ایک نوجوان ان کے انتظار میں کھڑا ہے ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ
صاحب کیا بات ہے نوجوان نے کہا کہ میں جدید محل محصولات ہوں آپ کے

دفعہ چھ ٹھوڑی سی رقم نکلتی ہے وہ غنایت فرمائیے۔

۳۲۷

ایک شخص کتابوں کا کڑا تھا ہر وقت کتب خانہ میں گھسار رہتا تھا جب دیکھو
کتاب ہاتھ میں اور اسکے مطالعہ میں ایسا محو ہے کہ دنیا دنیا کی کچھ خبر نہیں ہے
ایک دفعہ اس کا ایک دوست اسکی ملاقات کو آیا اسکو مطالعہ میں مصروف پایا
تو دیوان خانہ میں اسکا انتظار کرنے لگا اتنے میں اسکا ملازم اسکا کھانا
لایا اور رکھ کر علی گدا ملاقاتی کو بہک لگی ہوئی تھی اسے بعد انتظار کے کہنا کہ
لیا اور برتن اسطرح دسترخوان میں لپیٹ کر رکھ دیئے صاحب خانہ مطاع سے
نام نہ ہو کر دیوان خانہ میں آیا اور دوست سے ملنے کے بعد کھانا کھا گئے لگا لیکن
تبریز کو خالی پایا کہتے لگا لاجول ولا قوۃ و مانعی کام کرنے والے بھی کیسے شری
ہوتے ہیں مجھے یاد ہی نہیں تھا کہ میں کہنا کھا چکا ہوں۔

۳۲۸

حجام - جناب دیکھا کیسا راستہ چل رہا ہے۔
گاہک اس استرو چلا رہے ہوا کرتا نہ بتا دے تو مجھے تو خبر ہی نہ تھی کہ استرو
چل رہا ہے۔

حجام - شہیم
گاہک مگر تم نے میرا مطلب نہیں سمجھا میں یہ سمجھ رہا تھا کہ میرے سپر استرو
نہیں رہتی چل رہی ہے

۳۲۹

ایک ظریف اپنے دامن میں کچھ انڈے لیجا رہا تھا راستہ میں ایک سادہ لوح
سے ملا ہوا راہ فرشتہ کہا کہ بھئی اگر تیرا دو کہ میرے دامن میں کیا ہے تو میں
ان انڈوں میں سے ایک انڈا تم کو دیدوں سادہ لوح بولا کہ بھئی میں غیب داں نہیں
ہوں کچھ نہ بتاؤ تو پوچھوں ظریف نے کہا کچھ زردی ہے کچھ سفیدی سادہ لوح

کہا تو کیا مشکل ہے کچھ گاجر میں کچھ مولیٰ

۳۵۰

شیر۔ دانوں کا مقولہ ہے کہ علم ہی ایک قوت ہے

ظہیر۔ میں تو اسکا قابل نہیں ہوں

نیر۔ وہ کس طرح؟

ظہیر۔ سطح کہ مجھ اس امر کا علم ہے کہ تم نے چہہ پیسے ہوئے مجھ سے دس
پیسہ فرض لے لئے لیکن مجھ میں قوت نہیں ہے کہ میں انہیں واپس لے سکوں

۳۵۱

پیس۔ میں۔ اسی خیال رہتے ہو تو چپ چاپ میرے ساتھ چلے چلو ورنہ

مہارے لئے اچھا نہ ہوگا

نیر۔ میں تو ہرگز نہیں جاؤں گا اس سے پہلے جب میں پیش ہوا تھا تو مجھے ٹیٹ
صاحب نے فرمایا تھا کہ ائدرہ میرے سامنے کبھی نہ آنا تیس میں ان کے حکم کی
نیل کرؤں گا۔

۳۵۲

یار احمد۔ ڈاکٹر کہتے ہیں کہ بوسہ بازی بڑی خطرناک شے ہے تمہارا اس قول

سے اتفاق ہے یا نہیں۔

منظور احمد۔ تمہارے خیال میں اس سے کیا برائی پیدا ہوتی ہے

یار احمد۔ شاوی۔

۳۵۳

ہنیری۔ مس میڈلن۔ ج کل ہم نے کبھی آپ کو گاتے ہوئے نہیں سنا

مس میڈلن۔ ڈاکٹر صاحب نے منع کر دیا ہے کہ میں گایا نہ کر دوں۔

ہنیری۔ کیا ڈاکٹر صاحب تمہارے پڑوس میں رہتے ہیں

۳۵۴

مال بہ جہا تک مجھے علم ہے اس نوجوان نے دودھ تمہارا بوسہ لیا اور اس کے بعد مجھے خبر نہیں اور اتنی دفعہ لیا ہوگا
 لڑکی۔ امی جان ایسا ہی مجھے بھی خبر نہیں کیونکہ میں بھی حساب کی بڑی بچی ہوں۔

۳۵۵

فوٹو گرافر۔ ذرا بیشاش چہرہ بنا کر بیٹھو
 تصویر کھینچوانے والا۔ میں بیشاش چہرہ نہیں بنانا چاہتا کیونکہ میں ہی انجمن کا ممبر ہوں جو جنگ بند کرنے کی سامی ہے۔

۳۵۶

آقا۔ درخاب دودھ دیکھ کر بہلا ایسا دودھ بھی کوئی پی سکتا ہے
 نوکر نے چٹ گلاس منہ کو لگایا اور غٹ غٹ پی گیا اور کہنے لگا حضور منہ پی سکتا ہے۔

۳۵۷

مسافر۔ دفلی سے، بسترہ چاکر کہنا گاڑی کی چہت سے پانی ٹپک رہا ہے
 قلی۔ اُجی آپ گہرائے نہیں یہ تو مٹی کا تیل ہے۔

۳۵۸

اسمٹتہ۔ میں سمجھتا ہوں کہ بچوں کو مارنے پینے سے کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔
 برون۔ یہ بات غلط ہے۔

اسمٹتہ۔ غلط کیونکہ آج میں نے فوٹو گرافر کی دکان میں تین ونہ پارلی کو مارا اور کہا کہ ہنستا ہو چہرہ دکھ مگر وہ پھر بھی مدنی صورت بنائے رہا۔

۳۵۹

خادمہ۔ کیا تم کو یقین ہے کہ یہ دودھ جراثیم سے پاک و صاف ہے

کوالا مدغیر خنطاط طور پر ہاں میم صاحبہ جو بانی ہم استعمال کرتے ہیں اس کا ہر ایک
نقطہ اُبالا ہوا ہوتا ہے

۳۶۰

ایک نادان بچہ ہاتھ میں تپا سا لے کہیں رہا تھا کبھی کبھی تپا ہے کو شے
میں ڈال دیا آخر تپا سا ہی تھا گل گیا لڑکا جھانک کر دیکھتا ہے تو شکہ میں تپا سا
نذر دے دینا عکس پانی میں دیکھ کر سمجھا اسی نے لے لیا ہے تو نام ہوا بوڑھے پاپ
کے پاس گیا اور کہا وہ جو شے میں بیٹھا ہے میرا تپا سا کہا گیا بوڑھے صاحب
جو غفل میں بیٹے سے بھی کم تھے جا کر شکہ میں جھانکتے ہیں تو پانی میں انہیں کی سفید
ریش مبارک نظر آتی ہے دیکھ کر فرماتے ہیں ارے میاں تمکو شرم نہیں آتا
بوڑھے ہو کر بچے کا تپا سا کہا گئے۔

۳۶۱

ایک رئیس کے ہاں برات آئی سب مہمان ایک ہی بڑے کمرہ میں بٹھلا دئے
گئے اور رنڈی کا گانا شروع ہو گیا ایک صاحب جو سب سے اول اندر داخل
ہوئے تھے ایک کونے میں آرام کی جگہ سمجھ کر اور کچھ اس خیال سے کہ کہڑو
سے کچھ ہوا آئیگی وہیں جلیبیٹے کچھ رات گزرے انہیں پاخانہ کی حاجت ہوئی
مگر سخت مجبوری تھی تمام قفل کو جبر کر باہر نکلنا بھی تو این تڑاب کے برخلاف تھا
جب وہ بہت تنگ ہو گئے تو ایک طشتری میں پاخانہ پھر کر لوگوں کی آنکھ کا کر
کہڑی کے باہر پھینک دیا اتفاقاً رنڈی حضرت داع کی ایک غزل گارہی تھی جس کے
آخر میں یہ الفاظ آتے تھے بس کہہ دو گی (جب وہ صاحب اس بات سے مطمئن
ہو گئے کہ ان کی اس حرکت سے جا کو کسی نے نہیں دیکھا تو ان کا خیال رنڈی
کی طرف گیا تو انکی طرف منہ کر کے غزل گارہی تھی جس کے آخری الفاظ میں میں
کہہ دو گی) وہ صاحب سمجھے کہ غضب ہو گیا اس مال را دی نے میری اس
بیہودہ حرکت کو دیکھ لیا ہے بہتر ہے کہ اسے بچہ دیکر ڈال دیا جائے بقول شیخ

وہیں سب بہ لغتہ دو مہنہ بہ آپے زندگی کو چہ روپے دے وہ سمجھی کہ یہ غزل نہیں
 بہت پسند ہے اس نے اور بھی سریلی آواز اور ناز و اداسے گانا شروع کیا
 اور یہ سمجھتے رہے کہ یہ اور بھی روپہ طلب کرتی ہے آخر ایک کر کے جبریلی
 کر بیٹھے اور یہ دیکھ کر کہ وہ ان الفاظ کہنے کہنے سے باز نہیں رہتی بہت خوش ہو
 ہو کر کہ لے کہ بس زیادہ کیا ہوگی یہی کہہ دی کہ اسنے ایک طشتری میں یا خانہ
 کر کے کہو کی کے راستے پھینک دیا ہے۔ ایک بار چھوڑ سو بار کہہ دیہ سنکر
 تمام برات لوٹ پوٹ ہو گئی۔

۳۶۲

ایک درج مشہور شاعر سید الشاہ غاں الشاہ نواب سادات علی خاں صاحب
 کے ساتھ بیٹھے کہا نا کہا رہے تھے اور گرمی سے گہیرا کر دستار سر سے رکھ
 دی تھی منڈھا ہوا سر دیکھ کر نواب کی طبیعت میں جھل آئی ہاتھ بڑھا کر پیچھے سے
 ایک دھول ماری اپنے جلدی سے ٹوپی سر پر رکھی اور کہا سبحان اللہ چین میں
 بزرگ سمجھایا کرتے ہیں آج معلوم ہوا کہ وہ بات سچ ہے کہ ننکے سر کھانا تھا
 ہیں تو شیطان دھولیں مارا کرتا ہے۔

۳۶۳

ایک میاں سی کو معلوم ہوا کہ دو پیسے کا ٹکٹ لگانے سے لفافہ کو نہ تان
 کے کسی حصہ میں بھیج سکتے ہیں۔ اس نے خود ہی کسی دور جگہ جانا تھا۔ چنانچہ
 اس نے دو پیسے کا ٹکٹ خرید کر اپنی چھٹی پر لگا لیا۔ اور بازار میں جا کر لیٹر
 بکس میں ہاتھ ڈال کر کھڑا ہو گیا۔ جب پوسٹ میں ڈاک نکالنے کے لئے
 آیا۔ تو میاں سی کو اس حالت میں دیکھ کر نہایت ہی متعجب ہوا۔ اور میاں سی
 کو ہاتھ باہر نکالنے کے لئے کہا۔ مگر میاں سی نے۔ کچھ جواب نہ دیا۔ پوسٹ
 میں نے پھر میاں سی کو ڈاکٹار۔ مگر میاں سی کی وہ حالت تھی کہ گرز میں جھینر
 جھنڈ گل محمد نہ جھنڈا، جب تیسری دفعہ پوسٹ میں گئے ایک لات

بید کر کے میریسی کو مہسنے کے لئے کہا تو میریسی فوراً بول اٹھا۔ اسے یار
فصدہ کیوں ہوتا ہے۔ میں کوئی میرنگ تو نہیں ہوں۔ دیکھ لو میری بیٹھ
پلٹ موجود ہے یا نہیں۔ پوسٹ میں اور بازار والے میریسی کا یہ جواب
سن کر مہسن دیئے۔

۳۶۴

ایک بوٹسی طوائف چلی جا رہی تھی اُس کے تیجے دو چار گدھے ہی جا
تے۔ ایک ظریف نے آواز بلند کیا۔ گدھوں کی اتانیں سنام۔ اُس نے
جواب دیا۔ بیٹیا جیتے رہو۔

۳۶۵

پوتا۔ دادا جان کیا آپ کے منہ میں دانت تو نہیں
دادا۔ نہیں بیٹا۔ کیوں کیا کر دگے
پوتے۔ اچھا تو یہ بیٹھے میرے اخروٹ ذرا رکھ لیجئے

۳۶۶

باب رنچوں سے کھانے کی پیریا جب میں چھوٹا تھا۔ تو میری ماں مجھے
صرف جام اور روٹی دیتی تھی
ایک بچہ۔ تو آبا جان آپ کو ہمارا شکر گزار ہونا چاہئے۔ کہ ہم آپ کو عمدہ
سے عمدہ کھانا منبر پر کھاتے ہیں۔

۳۶۷

کیا۔ تم سے نسخہ میں کہی سخت غلطی ہوئی ہے۔
دو اسار (منہ بنا کر) ۱۸۱ ایک مرتبہ میں نے ایک شخص سے بجائے دیر
شانگ کے صرف ایک شانگ قیمت لی تھی۔

۳۶۸

مرد۔ گویا یہ قطعی بات ہے کہ تم مجھ سے شادی نہ کرو گی۔

عورت: بچہ سے شادی کی امید رکھنے کے بجائے بہتر ہے کہ ہم ریوڑ
 کے کراپنا دماغ پاش پاش کر دوں
 مرد: طنزاً یہ تم نے کیا کہا۔ اگر خدا نے مجھے دماغ عطا کیا ہوتا تو میں تم
 سے شادی کی درخواست کیوں کرتا۔

۳۶۹

لڑکا: ابا اعلیٰ درجہ کا شاعر کس کو کہتے ہیں؟
 بابو اعلیٰ درجہ کا شاعر وہ ہے۔ جو شاندار لفظوں اور ذومعنی فقروں
 سے نہایت کر سکے کہ دوا درہن پانچ ہوتے ہیں؟

۳۷۰

جنگلمین: دے گاڑی والا۔ ہم نے ہوٹل تک جانا ہے۔ کیا کرایہ لوگے؟
 گاڑی والا: حضور دور روپیہ لوں گا؟
 جنگلمین: کیا ہمارے سامان کا کرایہ لگے؟
 گاڑی والا: حضور سامان مفت لیجاؤں گا؟
 جنگلمین: بیت خوب۔ تم یہ ہمارا سامان ہوٹل میں لے جاؤ۔ ہم تمہارے
 پیچھے پیدل چل کر آجائے گا؟

۳۷۱

گاہک: جو کہ بہت چھا ہوا پیمانہ جوتا پہنے ہوئے تھا۔ موچی سے
 کیوں جی اس نئے بوٹ کے کیا دام ہیں؟
 موچی: جناب تین روپے؟
 گاہک: یہ تو بہت ہیں۔ کیا آپ میسر پورا نا بوٹ مرمت
 کر دیں گے۔ اور کیا دام لیں گے؟
 موچی: ساڑھے تین روپے۔
 گاہک: نہی جوتی سے بھی زیادہ دو کیوں؟

بیوجی۔ اس نے پاس میں سے جینے سے زیادہ وہ پٹرا خرچ تھے گا۔
اور محنت کے دام الگ دینے ہوں گے۔

۳۷۲

ایک۔ لڑکا ایک رئیس کے یہاں نوکر ہوا۔ رئیس نے اس سے کہا کہ کچھ
آخر تم نے کوئی چیز توڑی تو نکال دیے جاؤ گے۔ اتفاق سے اسی روز
دعوت تھی۔ لڑکا بہت سے چینی کے برتن لیے ہوئے بالاخانہ سے اتر رہا
تھا۔ برتن ہاتھ سے پھیل کر چکنا چور ہو گئے۔ لڑکا فوراً صاحب خانہ
کے پاس دوڑا گیا۔ اور مرنے کی کھڑکی میں منہ ڈال کر پکارا حضور حق
سب ٹوٹ گئے ہیں۔ اور میں اب جاتا ہوں۔

۳۷۳

نح (مذموم سے) اس سے پہلے کہ سزا کا حکم نہ لیا جائے کیا تم عدالت کے سامنے
کچھ پیش کرنا چاہتے ہو؟ مطلب یہ کہ کچھ غدر کرنا چاہتے ہو۔
مذموم۔ نہیں حضور۔ جو کچھ میرے پاس تھا۔ سب نیل کی نذر کر چکا ہوں
اب عدالت کے سامنے کیا پیش کروں۔ راوی بہت خوب۔

۳۷۴

ایک۔ شخص نے حادثہ ریلوے کے بعد اپنے دوست کی بیوی کو حسب
ذیل ٹیلیگرام بھیجا۔
متھارا خادم ریلوے میں ہلاک ہوا اور دونوں ٹانگیں اور دونوں
ہاتھ کٹ گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد آپ نے دوسرا تار بھیجا۔ جو اس طرح کا تھا۔
پہلی خبر مبالغہ آمیز تھی۔ متھارا شوہر مر ضرور گیا ہے۔ اور اس کا سراور
ٹانگیں بھی کٹ گئی ہیں۔ مگر ہاتھ صرف ایک ہی کٹا ہے۔

۳۷۵

ایک شیخی بانے نے ممتاز صاحب کو اپنے سے واپس آکر دوستوں سے فخر یہ بیان کیا کہ مجھے ایک بادشاہ کے ساتھ تاش کھیلنے کی عزت حاصل ہوئی ہے۔ ایک ظریف نے فوراً کہا کہ ہم تو اکثر چار بادشاہوں اور چار گیموں کے ساتھ تاش کھیلے رہے ہیں۔ شیخی باز فی البدیہہ جواب سنکر بہت نادوم ہوا۔

۳۷۴

ایک کاہلی سوداگر اسپان ایک رئیس کے ہاتھ گھوڑا فروخت کر رہا تھا۔ اور بار بار کہتا جاتا تھا کہ یہ بڑا ہی ایماندار گھوڑا ہے۔ جب سوداگر گیا تو رئیس نے دریافت کیا کہ گھوڑے کے بار بار ایماندار کہنے سے تمہارا کیا مطلب ہے۔ سوداگر اسپان جب کچھ بھی اس پر سوار ہوا۔ تو اس نے ہمیشہ مجھے گرانے کی کوشش کی۔ اور مجھے ہمیشہ یہ خیال ہوا کہ اب میں ضرور گروں گا۔ چنانچہ ہر دفع اس نے ضرور گرایا۔ اور کبھی وہ ہو کا نہیں دیا۔

۳۷۷

ایک شخص بہ انعام زمیندار نے اپنے نوکر سے کہا کہ آج میں مالش موشیاں میں جاتا ہوں۔ نوکر مجھے امید ہے کہ آپ ہاں جا کر اول درجہ کا انعام حاصل کریں گے۔

۳۷۸

شیخیت باز مہر بابا کے بیٹے محمد کا ۱۰۱۰ ہجری آفرینی ہو کر تھے۔ دوست نے کہا وہ کوئی جنرل تھا۔ شیخیت باز نہیں وہ عیارہ پر چڑھا کر تھا۔

۳۷۹

ایک بنے ہوئے ریس نے فخر نہ کھا

میں جولیا کی آنکھوں میں رہتا ہوں

جارج نے کہا۔ میں اس پر تعجب کرتا ہوں۔ کیونکہ جب میں نے اس کو آخری بار دیکھا تھا۔ تو میں نے دیکھا کہ اس کی آنکھوں میں پہوٹے ہیں

۳۸۰

دو خواتین :- جو ہم عمر خیال کی جاتی تھیں۔ اپنی اصلی عمر کو چھپانے کی کیا نیاں خواہش رکھتی تھیں۔ اس لئے وہ بڑے دن کو ایک دوسرے کے پاس جایا کرتی تھیں۔ اور کہتی تھیں :-

مدر میڈم میں یہ معلوم کرنے کے لئے آئی ہوں کہ ہماری عمر اس سال کتنی ہوگی

۳۸۱

مجسٹریٹ (ملزم سے) تم روتے کیوں ہو

ملزم :- حضور میں نے آج تک قید خانہ کی شکل نہیں دیکھی

مجسٹریٹ :- مت گھبراؤ۔ ہم ابھی تم کو وہاں بھیج کر دکھائیے دیتے ہیں

۳۸۲

کلیر :- جب لیم تمہارا بوسہ لینے کے لئے چھپتا تو تمہارے حواس بجا رہے

تھے۔ یا گھبرا گئیں تھیں

ماڈر :- ہاں دُعا دیر کے لئے۔ تو گھبرا گئی تھی لیکن تھوڑی سی میں ہی میں نے اس

سے کھدیا تھا کہ اب بس کرو

۳۸۳

ایک طالب علم متواتر سو دن صبح اور بعد دوپہر کے مدرسہ میں قیام کیا

استاد کیا وجہ ہے کہ ہر روز دیر لگاتے ہو

شاگرد :- حضور مجھ کو کھانا کھانے میں بہت دیر ہو جاتی ہے

استاد :- تو گویا پڑھنے کے مقابلہ میں تم کو کھانا کھانے میں بہت مصروف

رہے ہو۔
شاگرد: جی ہاں! کھانا تو میں خود کھاتا ہوں۔ اور علم آپ پڑھتے ہیں۔

۳۸۴
جہاز: اچھا تو کیا سہاگل نے اپنی بیوی کو روپیہ کی خاطر اس سے شادی
کی ہے؟

ولیم: نہیں جی اس نے اپنے ہی روپیہ کی خاطر سے یہ شادی کی ہے۔
جہاز: وہ کیسے؟

ولیم: اس کی بیوی نے اس پر بدعہدی اور وعادہ خلافی کا دعویٰ کر دیا
تھا جس میں عدالت نے اس کو دو ہزار روپے دلوائے۔ اس پر سہاگل زیادہ
پریشان ہوا۔ اور ترکہیں لواتے اس کے ساتھ ہی شادی کرنی۔

۳۸۵
انگریزی خان: کیوں صاحب بھراٹھلنگٹ کو اردو میں کیا کہتے ہیں
اردو خان: جناب یہ تو مجھے معلوم نہیں۔ البتہ اتنا جانتا ہوں کہ یورپ
اور امریکہ کے درمیان تو بھراؤ قیاس ہے اور ایشیا اور امریکہ کے درمیان
میں بھراؤ نکال اب آپ خود سمجھ لیں کہ آپ کو دنیا معلوم کرنا چاہئے ہیں۔

۳۸۶
کوٹی: جنٹل مین لال بہن نے مجھے رات کو ۱۱ بجے مکان کو واپس آ رہے
تھے۔ راستہ میں سپاہی نے ٹوکا۔ جنٹل مین کو بہ سبب روشنی لئے ہونے
کے سپاہی کا ٹوکنا۔ ناگوار معلوم ہوا۔

جاہل سپاہی ہارٹ حکم ویر (بھوکڑویر)
جنٹل مین: پور فادر۔

سپاہی: ادھی رات کو تو کہاں گئے تھے۔
جنٹل مین: ٹو یو مدر۔

سپاہی۔ صاحب بہت بدلتا گیا گھر دیا

جنٹل مین۔ ڈیری۔ دل تیرا

جنٹل مین اور روانہ ہوئے مگر کوئی انگریزی خوان جو کہ اپنے چہرہ ترے جنٹل شرک
لیٹا ہوا تھا۔ اس گفتگو کو سن کر قہقہہ مار کر ہنسا اور سپاہی کو ہدایت کی کہ
بھائی حقوڑی بہت انگریزی سیکھ لو۔ اور بلا ضرورت کسی کو ٹوکا مت

۳۸۷

بیوی (میاں سے) میاں ہماری لڑکی بڑی ہوشیار ہے۔ میرا ارادہ ہے

کہ ہم اسے اردو۔ فارسی۔ عربی وغیرہ کئی زبانیں سکھائیں
میاں۔ عورت کی ایک زبان سے پتا نہیں لگتی۔ اتنی زبانیں سکھا کر
طوفان برپا کر دانا ہے

۳۸۸

ایک آبادی ڈپٹی صاحب کو نوٹیں ایک دوکان پر چیزیں خریدتے تھے

ایک ضعیف اور ادھر سوال کرتی ہوئی اُن تک بھی پہنچی۔ ڈپٹی صاحب نے

چار آنے کے پیسے اسے مرحمت فرمائے۔ اور خیال کیا کہ بچاری کو دو وقت

کو خیر سہارا ہو جائے گا۔ بڑی بی نے پیسے لئے۔ اور سیدھی ایک بالائی دکان

کی دوکان پر جا کر آنے کی بالائی بی۔ اور کھڑے کھڑے ہنم کر گئیں۔ اور

بڑی بی پھر ہاتھ مٹھ نہ پونچھ گشت لگاتی ہوئی ڈپٹی صاحب کے پاس

آ موجود ہوئیں۔ ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ بڑی بی میں سے ابھی لہائی

تک چار آنے کے پیسے دئے اور تم سے کچھ پیسہ لے کر بالائی کھالی

اس نے جواب دیا کہ ابھی پر کئی رخ کا اور اس دیر سے نئی رخ کا رخ دار

خواب ہو جاتا ہے۔ اور ڈپٹی صاحب کی طرف دیکھ کر بالائی نہ

۳۸۹

ایک اسکول میں استاد بچوں کو سفید رنگ کی ماسیت بتلا رہے تھے۔ بچوں کو سفید رنگ کی خوبیاں بیاں کرتے ہوئے استاد نے پوچھا کہ:

دلہن (یورپین) شادی کے موقع پر سفید کپڑے کیوں زیب تن کرتی ہے؟

بچوں میں سے سب کوئی اس کا جواب دے سکا۔ تو استاد نے کھانا دے دیا۔ وہ سفید رنگ کے کپڑے اس دایمے زیب بدن کرتی ہے۔ کہ سفید رنگ خوشی کی علامت ہوتی ہے۔ اور شادی کا دن عورت کے واسطے نہایت ہی خوشی کا دن ہوتا ہے۔

ایک چھوٹا لڑکا۔ استاد صاحب! تو پھر یہ سارے مرد کیوں سیاہ کپڑے پہنتے ہیں؟

۳۹۰

حال: یہی کا ذکر ہے۔ کہ سرکار عالیہ بیگم صاحبہ بہوپال ملا خطہ عمارت سے فارغ ہو کر کسی تصویر بنے جانے کے لئے باہر تشریف لارہی تھیں کہ دفعتاً ایک جگہ ٹھٹک گئیں۔ صاحبزادہ آفتاب احمد خاں صاحب جو سرکار عالیہ کے ہمراہ تھے۔ اس وقت راہنمائی کے لئے آگے ہوئے تھے۔ اتفاق سے آفتاب کا رخ بھی بالکل سیدھا سامنے ہی کی طرف تھا۔ آفتاب احمد خاں صاحب نے یہ سمجھا کہ شاید سرکار عالیہ راستہ کی تلاش میں بہر گئی ہیں۔ اشارہ کر کے عرض کیا۔ کہ حضور اس طرف تشریف لے چلے۔ جواب میں سرکار عالیہ نے بے تکلف لڑنا دفرمایا۔ کہ جب آفتاب سامنے آجاتا ہے۔ تو راستہ دکھائی نہیں دیتا۔ اس پر صاحبزادہ صاحب نے مسکرا کر فرمایا۔ بھابھ۔

۳۹۱

ایک جاٹ کا نام دھڑا تھا۔ جب ذیلدار ہو گیا۔ تو اس کا نام سرکار
کاغذات میں درج کراتے ہوئے درج کیا۔ ایک شاعر کے پاس گیا۔ اور
اس سے اس قدر کہ اس کے نام کا ایک سجع تیار کرے۔ شاعر نے ذیل کا
سجع تیار کر کے حوالہ کیا۔ دو شعر غریب گاو خراس محمد است۔

۳۹۲

خلیفہ منصور کے عہد میں شعبی ایک مشہور شاعر گذرا ہے۔ ایک دفعہ اس نے
خلیفہ کی تعریف میں ایک قصیدہ کہا اور خلیفہ کو سنایا۔ خلیفہ خوش ہوا اور
کہا اے ثعلبی کیا تم اس کے صلہ میں تین سو دینار زر سرنج چاہتے ہو
یا اس کی بجائے میں تم کو تین ایسی حکمت کی باتیں بتاؤں کہ ہر ایک ان میں سے
ایک ایک سو دینار قیمت رکھتی ہے۔ ثعلبی نے کہا کہ زر ایک فانی چیز ہے
اور حکمت کی باتیں زوال سے محفوظ ہیں۔ آپ بڑے حکمت کی باتیں بتائیں
خلیفہ نے کہا اے ثعلبی جب کپڑے پر اتے ہو جائیں۔ ان کے ساتھ کئے
موزے نہیں پہنے جاتے۔ کیونکہ جو کچھ معلوم ہوئے۔ یہہ جن کو ثعلبی دونوں
کھتوں سے سر پیٹ نیا۔ اور کہا کہ اے میرے ایک سو دینار مفت ضائع
کئے۔ خلیفہ مسکرایا اور کہا کہ اے ثعلبی دو سو دینار حکمت یہ ہے۔ کہ جب تو
ڈاڑھی میں تیل ملنا چاہے۔ ڈاڑھی کے نیچے تک تیل نہ پہنچا نا۔ کیونکہ اس سے
مہتاب اگر بیان چرب ہو کر خواب ہو جاوے گا۔ اس پر ثعلبی نے بڑا دایلا کیا۔ اور
کہا کہ انہوں میرے ایک سو دینار دوسرے ہی رائیگاں گئے۔ خلیفہ چھ پر مسکرایا
اور چاہتا تھا کہ تیرا کلمہ بھی کہے۔ کہ ثعلبی نے درست بستم ہو کر عرض کی کہ قبلاً
عام مجھے تیرے کلمہ حکمت سے مجھے یہہ ایک سو دینار ہزار درجہ بہتر میں خلیفہ
ہنس پڑا اور اس کو پانسو دینار دیئے جائیکا حکم فرمایا۔

۳۹۳

ایک بر خوردار گھر سے کچھ چوراکر روپوش ہو گئے۔ کچھ دن تو خوب

سب سے دُور سے مدد طلب کر رہا تھا۔ تو باپ کو سنا۔
 دوا آپ کا لڑکا دودھ کش کے پیچھے دب کر مر گیا ہے۔ فرمایا اس کی لاش
 کا کیا جائے؟

اس کے جواب میں باپ نے تیس پونڈ کا چمک بھجی دیا۔ اور لکھا کہ مردہ فنا
 دیا جائے۔ صاحبزادہ روپیہ لے کر خوش چلے کہ داؤں چل گیا۔ مگر چند روز
 کے بعد تیس پونڈ بھی اڑ گئے۔ اور اب فکر ہوئی کہ کیا کیا جائے۔ اپنے بھٹ
 باپ کے نام خط لکھا جبکہ مضمون تھا۔ کہ مجھے معلوم ہوا۔ کہ کسی نابالغ نے
 جھوٹ موٹ آپ کو لکھ دیا تھا کہ میں مر گیا ہوں۔ اور اس طرح میں پونڈ آپ
 سے ٹھگ لئے۔ اس بد ذات نے مجھ سے ہی پانچ پونڈ قرض لئے تھے۔ اب
 وہ کہیں غائب ہو گیا ہے۔ میں زندہ ہوں۔ اور آپ کی قلمبوسی کے لئے
 تڑپ رہا ہوں۔ مگر مالی حالت خراب ہونے کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکتا
 بیس پونڈ بھجودیں تو شکر گزار ہوں گا؟

باپ نے جواب میں لکھا کہ بر خور دار میں تمہیں ایک نفع و فن کر چکا
 ہوں۔ اور اس لئے میرے اور تمہارے تعلقات قطع ہو گئے ہیں۔
 تمہاری لاش سے میں کوئی سروکار رکھنا نہیں چاہتا؟

۳۹۴

ڈاکٹر :- ڈاکٹر کی بدولت بہت مخلوق مرنے سے بچ گئی؟
 مر لی :- لیکن مر لیوں کی موجودگی سے ہزاروں ڈاکٹر اب بھی زندہ ہیں

۳۹۵

اشہار علی بیگ :- اس دوا سے ہاتھ کوئی شے اب تک تندرستی و دلرز
 عسر کے لئے ایجاد نہیں ہوئی؟

دہقان :- اگر یہ سچ ہے۔ تو کیا آپ کے گھر کے بزرگ اس دوا
 کو استعمال نہ کرتے تھے؟

۱۱
استہاری حبیب :- گھر اگر چھٹی تو وہ سب مر گئے

۳۹۵

حکیم :- دو اینے کے بعد تمہارے شوہر پر پھر تو بیہوشی طاری نہیں ہوئی
عورت :- صبح کو کچھ ہوش تھا کہتے تھے۔ اب علاج بدلو حکیم صاحب
کچھ ہوش سے ہیں

۳۹۵

پیر جی :- دولت سے ہمیشہ خوشی اور راحت نصیب نہیں ہوتی یہ
مرید :- لیکن پیر مرشد دولت اکثر شادی کی رغبت کا باعث ہوتی ہے

۳۹۶

ایک :- میرے صاحب ایک مریض کی عیادت کے واسطے جانے لگے۔
لیٹن قبل جانے کے سوچے لگے کہ یہ بڑے غضب کی بات ہے۔ میں بالکل
اُن کی بات سن نہیں سکتا۔ پھر جواب کیسے دوں گا۔ بد میں خیال میں صرف
مریض سے تین سوال کروں گا۔ پہلا سوال میں یہ کہوں گا کہ اب آپ کی طبیعت
کیسی ہے چھٹا سوال میں یہ کہوں گا کہ اب آپ کی طبیعت کیسی ہے۔ تو وہ
ضرور یہی جواب دیگا۔ اچھا ہوں۔ میں کہوں گا۔ الحمد للہ۔ پھر دوسرا سوال
یہ کہوں گا کہ آج کونسی دوا کھائی ہے۔ تو وہ ضرور یہی کچھ بتلائے گا۔ میں
کہوں گا کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہضم کرے۔ اور بعد موثر ہو۔ پھر تیسرا
سوال یہ کہوں گا کہ کون سے حکیم کا علاج ہے۔ تو اس کے جواب
میں بھی یہ حال وہ کسی حکیم کا نام بتلائیں گے۔ میں کہوں گا۔ اللہ باریک
کرے۔ یہ خیالات کر کے سیدھے مریض کے پاس پہنچے۔ آپ جانتے ہیں
کہ مریض کی طبیعت سخت نازک اور چرپیلی ہو جاتی ہے۔ بہرے صاحب
کو آنے ہوئے دیکھ کر جل ہی تو گیا کہ اب یہ مغز چائیکا بہرے صاحب
نے آئے ہی نہایت پیار و محبت سے اپنے سوالات شروع کر دیے

بہرے صاحب :- اپنا بیعت یہی ہے :-

مریض (حکمر) قریب المرگ ہوں :-

بہرے صاحب (الحمد للہ آج کیا دوا کھائی ہے :-

مریض (نہ ہر)

بہرے صاحب :- اللہ تعالیٰ اس کو پیغم کرے :- اور جلد موثر ہو کون

سے حکیم کا علاج ہے :-

مریض (ملک الموت کا)

بہرے صاحب :- خدا مبارک کرے ، اور فورا ہی حینیت مجھے :-

۳۹۷

ایک روز ایک نوجوان لیڈی ایک گدھے کی گاڑی میں سوار ہو کر

تفیر کو نکلی سامنے سے ایک نوجوان آیا اور یوں مخاطب ہوا :-

نوجوان :- مس صاحب آج تم بڑی تیز معلوم ہوتی ہو ۔ گویا میں نے

متھارا بوسہ لیا ہو :-

لیڈی :- کیا بوسہ انسان کو تیز کر دیتا ہے :-

نوجوان :- بیشک :-

لیڈی :- تو براہ ہر پانی میرے گدھے کا بوسہ لیجے ۔ آج صبح سے وہ

بڑا سست ہے :-

۳۹۸

ایک ۔ پاگل خانہ میں ایک پاگل آیا جس کا یہ دعویٰ تھا ۔ کہ میں رسول

خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں ۔ اور خزانے بھگاؤ بھیر بھیجا ہے کہ اپنی

امرت کو شیخت کروں کہ وہ گناہ سے باز آئے ۔ ایک بزرگ عالم یہ

معنی کر پاگل خانہ گئے تاکہ معاوم کریں کہ وہ کون شخص ہے ۔ اور یہ

ایسا دعویٰ کرتا ہے :-

بزرگ عالم :- پاگل سے مخاطب ہو کر تمہارا دعویٰ کیا ہے ؟

پاگل :- میں محمد علی الشہ علیہ سلم ہوں ۔ اور خدا نے مجھ کو آسمان سے بھیجا
ایک دوسرا پاگل جو درخت پر چھٹا تھا ۔ فوراً بول اُٹھا ۔ نہیں یہ ہم بالکل جھوٹ
ہے ۔ میں نے اس کو برگر نہیں بھیجا ۔ یہہ جھوٹا ہے ؟

۳۹۹

ایک طالب علم اپنے استاد سے فارسی کی کتاب کا سبق پڑھ رہا تھا ۔ اتفاقاً
پڑھتے پڑھتے ایک جگہ باز بھان کا لفظ آیا ۔ طالب علم نے استاد سے دریافت
کیا کہ مولوی صاحب باز بھان کے معنی کیا ہیں ۔ مولوی نے فرمایا دو بھر پڑھو
طالب علم سمجھا کہ بھر پڑھو مجھے اس کے معنی بتائے ہیں ۔ اس نے اپنے سبق کو جہاں
اس نے شروع کیا تھا ۔ دوبارہ شروع کر دیا ؟

۴۰۰

بی بی (میاں سے) تم مجھ سے متفرکیوں رہا کرتے ہو ؟

میاں :- اس لئے کہ تم خواہصورت نہیں ہو

بی بی :- تو پھر خواہصورت دیکھ کے کوئی کی ہوتی ؟

میاں :- ہمارے ملک میں دیکھنے کا رواج ہی نہیں ہے ؟

بی بی :- تو پھر آخر تمہارا منشاء کیا ہے ؟ کیا بد صورت لڑکیوں کو
پیدا ہوتے ہی زہر دیدیا جائے ؟

میاں :- ذہانت قنات سے نہیں نہیں ۔ میرا یہ ہرگز منشاء نہیں
ہے ۔ لیکن شادی کے وقت اس امر کا ضرور لحاظ رکھا جائے کہ فریقین
میں سے ایک خواہصورت ضرور ہو

۴۰۱

ایک بچے کے ہاتھ میں جنے کبھی پہلا برف نہ دیکھی تھی ۔ اس کے
باپ نے برف کا ٹکڑا لاکر رکھ دیا ۔ بچہ کہنے لگا :-

ابا بیہ لیا ہے۔
 باپ ۲ کھانے کی چیز
 بچہ۔ تو ابا اس کا پانی خشک کر دیتے۔ پھر میں کھانوں گا۔

۴۰۲

سی قسم میں ایک ملاجی تھے۔ جو وہاں کی مسجد میں بلخ نماڑ پر لیا
 رہتے تھے۔ اور اپنی دیکھ کے ان حشبن تقرب پر کھانا کھانے چلے جایا کرتے تھے
 باب ان کا انتقال ہو گیا تو بجائے ان کے دعوت میں ان کا لڑکا بلوایا گیا
 ہانا خوش واقف تھا۔ اس واسطے لڑکے نے دو چند کھانا لیا۔ اور بڑی تکلیف
 سے مکان پر واپس پہونچ کر دروازے پر سے ہی ماں کو آواز دیکر کہا کہ ماں
 رکھنا چھوڑ دینا میں لیٹوں گا۔ آج کھانا کچھ زیادہ کھا لیا ہے۔ ملائی جی
 لیں۔ خدا ایسی نالائق اولاد کسی کو نہ دے۔ لڑکے نے کہا کیوں؟ ملائی جی
 نے کہا کہ تیل باپ تو جس کے یہاں کھانے کھانا جاتا تھا۔ اس کی چار پائی
 بچہ کے آتا تھا۔ اور تو اپنی اماں کو رو تا ہوا یوں کیسے چلا آیا۔ پرنے طریقے
 بگاڑنے کو۔

۴۰۳

اتوار اپنے ملازم سے، محمد گوشت لے آیا۔

ملازم جی ہاں۔

آقا۔ میرے خیال میں گوشت کھوٹا ہو گا۔ اس واسطے دو ایک مرغیاں لیتے
 انا۔ کیونکہ میرے ہاں چند ایک جہان آسنے والے ہیں۔ جو ٹھیک نو بجے
 کھانا کھائیں گے۔

ملازم:- بہت اچھا حضور۔

آقا۔ میں نہیں معلوم ہے۔ اس وقت کیا ٹائم ہے؟

ملازم:- حضور نو بجے ہیں پندرہ منٹ ہیں۔

آقا۔ تو کھانے کے کمرے میں کھانا رکھو اور چونکہ میں دیکھنا چاہتا ہوں۔
ملازم:- بہت خوب سرکار۔

آقا۔ (کھانا دیکھتے ہوئے) دو آپ گوشت کہاں ہے؟

ملازم:- حضور گوشت تو نہیں ملا۔

آقا:- اور مرغیاں کدھر ہیں؟

ملازم:- مرغیاں تو میں نہیں لایا۔

آقا:- ادھیڑ تو ہیں کل یہاں سے بالکل نکل جانا ہو گا۔ کیونکہ تم سخت نالائق

ہو تمہیں معلوم ہے۔ کہ میں نے صبح تم سے کیا دریافت کیا تھا۔

ملازم:- جی ہاں مجھے خوب یاد ہے۔ مگر میں نے تو اس واسطے جھوٹ بولا تھا

کہ آپ ناراض نہ ہوں۔ کیونکہ آج آپ کے ہاں ہم انے والے تھے۔

۴۴

آقا:- کھانے کی میز پر فل بوٹ دہرے ہوئے اور اس میں بھولوں کے کلمہ

رکھے ہوئے دیکھ کر آپ ملازم سے) دیکھو جوزف۔ تم نے کیسی سخت نالائقی

کی ہے۔ کہ کھانے کے میز پر فل بوٹ رکھے اور ان میں بھول رکھ دیئے۔ انکو

یہاں سے جلدی اٹھاؤ۔ کیونکہ ابھی مشرنا من آتے ہوں گے۔

ملازم:- صاحب! کئے اٹھانے کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ آج صبح

چیرا سی نے پھول لانا توڑ دیا تھا۔

۴۵

ایک:- امیر نے اپنے ایک مصاحب سے پوچھا۔ سورج کچھ میں کیوں

ڈوبتا۔ اور پورب سے کیوں نکلتا ہے؟

مصاحب:- یہ تو جس بیوقوف سے پوچھو گے وہ بتا دیگا۔

امیر:- اس لئے تو تم سے پوچھتا ہوں؟

۴۶

قائد۔ تو بڑا گدا ہے۔
 زکریا۔ حضور میں تو خاصہ سجدہ رکھا۔ یہیں اگر کچھ ہو گیا ہے۔

۲۰۷

بیانا۔ ابابہ میں ایک ٹٹو لادو۔
 پ۔ بیوہ قوف۔ ٹٹو وغیرہ کے لئے میرے پاس پیسہ نہیں ہے۔ سن
 رورز برا اسکول جایا کر اور دل لگا کر سبق یاد کر لیا کر۔ اور ایسا کرتے کرتے
 اہو گا۔ تو تیرے پاس ٹٹو وغیرہ خریدنے کو بہت پیسے ہو جائیں گے۔
 بیانا۔ اگر ٹٹو لانے کے لئے آپ کے پاس پیسے نہیں تو معلوم ہوتا ہے
 بچپن میں آپ نے کچھ پڑھا ہی نہیں

۲۰۸

بیانا۔ اماں تیرے بال سفید کیوں ہوتے جا رہے ہیں۔
 ماں۔ تو مجھے تکلیف دیا کرتا ہے۔ اس لئے۔
 بیانا۔ تب اماں تو نے تانی کو کتنی تکلیف دی ہوگی جس کے بل تو ماند
 ر ف کے سفید ہو گئے ہیں۔

۲۰۹

بیانا۔ آپ دشمن کہاں چلے ٹکٹ تو صرف ایک کرسی کا ہے۔
 دونوں۔ تو ہم دونوں ایک ہی کرسی پر بیٹھیں گے۔

۲۱۰

شکر۔ اس کھڑکی سے سرو ہوا آ رہی ہے۔ ذرا اسے بند کر دینا۔
 سپاہی۔ حضور ایسا کیوں کرتے ہیں۔ یہہ دوسری کھول دیتا ہوں
 ہوا دہرے اُدھر نکل جائے گی۔

۲۱۱

جج۔ آخر کار تو وہ رویوں کا صندوق اٹھا کرے ہی گیا نا اچھا

جیسے لے گیا تھا

۱۔ آپ کو بتا کر کیا فائدہ آپ تو ایسا کرتے ہیں

۲۱۲

دہبائی اسکول میں صرف دو ہی لڑکے تھے۔ ایک دزدونوں
رہ میں آئے کو دیر ہو گئی۔ ان کے آئے پر معلم نے دونوں کو اپنے
نے بلایا۔ اور دریافت کیا

کھٹی سے ہی مدرسہ میں کیوں نہیں آئے

طالب علم جناب صبح میں ریل گاڑی میں سوار ہونے کے لئے اسٹیشن
پا۔ اتنے میں سکول کی کھٹی ہوئی۔ مگر میں نے سمجھا گاڑی کی کھٹی
ہے

”م“ دو دوسرے کی طرف مخاطب ہو کر اور تو

رہ طالب علم پنا اور جناب میں اسے اسٹیشن پر پہنچانے کے لئے گیا تھا
گاڑی چلنے تک وہاں کھڑا رہا

۲۱۳

شخص

کی ساری عمر بیوی کے حقوق سے تلخ گذری جب
رہو کر قریب المرگ ہوا۔ تو اس نے بیوی کو اپنے پاس بلایا۔ اور اس
کہا کہ اگر تو مجھ سے وعدہ کرے کہ جب میں مر جاؤں تو میری لوح
پر الفاظ ”راحت میں“ کندہ کرائے۔ تو میں اپنی ساری جائیداد
کے نام بکھ جاؤں گا۔ بیوی نے کہا میں وعدہ کرتی ہوں اور اس
راکروں لگی۔ جب وہ شخص مر گیا۔ تو اس کی کوئی جائیداد نہ نکلی عورت
بکھ وعدہ کی چکی تھی۔ اس لئے اس نے اس کی قبر پر الفاظ ”راحت میں“
ہوا کر اس کے آگے لکھوا دیا کہ یہ جب تک میں نہ آؤں

۲۱۴

ریت مدار کی مدد کروں اور جرموں سے لڑوں

یہ عورت! فضول

نرمیلا عاشق یہ اس سے تمہارا کیا مطلب ہے

یہ عورت کچھ نہیں۔ میں یہہ کہتی ہوں کہ دو سال سے تم ایک
یہ عورت کے پاس آتے ہو۔ اور اس عرصہ میں تمہیں جرات نہیں
دیتی کہ اپنے حال ل کا اظہار اس کے پاس کر سکو سہا ہی بن کر
باکرو گے

۴۱۵

لہ: اس اخبار میں لکھا ہے کہ ایک گھوڑا ایک عورت کو لے کر
بھاگ گیا اور وہ عورت چھ مہینہ تک گم رہی
پ: کوئی تعجب کی بات نہیں۔ میرا ایک دوست ایک گھوڑے
کو لے کر بھاگ گیا تھا۔ اور چھ سال تک گم رہا تھا

۴۱۶

ایک خاتون: نے اپنی خاموشی کو برطرف کرتے وقت مندرجہ ذیل
نئی قسم کا سرٹیفکیٹ دیا

در حال رقتہ ہذا میرے پاس ایک سال دگیارہ ماہ کم، ملازم رہی ہے
اس عرصہ میں میں نے اسکو کارکن (گھر کے دروازہ پر) کفایت شعار کام
کرنے میں، متوجہ (اپنی ذات کی طرف) ہوشیار رہنا نہ سازی، میں
دوست (لوگوں کی)، وفادار (عاشقوں کی)، اور زیادہ تر (جیسے چیزیں)
ختم ہو جائیں (پایا ہے)

۴۱۷

دو فرس: حکمہ جنگ کا ایک انفر سخت تنگ آگیا۔ ایک شخص بار بار

دفتھر کے اندر آتا تھا۔ اور اس سے چپڑاسی کی نوکری مانگتا تھا۔ چونکہ
دوسرے چپڑاسی کی ضرورت نہیں تھی۔ افسر اس کو جواب دیتا تھا۔ مگر
امیدوار ہار نہیں آتا تھا۔ آخر کار افسر مذکور نے اپنے دفتر کے چپڑاسی
کو بلایا۔ اور اس سے یوں مخاطب ہوا کہ
”افسر یہ کیا تم اس آدمی کو دیکھتے ہو۔ یہ بار بار اندر آتا ہے۔“
دفتر کا چپڑاسی ”ہاں حضور جانتا ہوں۔“

”افسر یہ کیا تمہیں معلوم ہے۔ یہ کیا چاہتا ہے۔“
دفتر کا چپڑاسی ”میں حضور مجھے نہیں معلوم۔“
”افسر یہ تمہاری جگہ مانگتا ہے۔ اور اگر یہ اس کے بعد میرے پاس
آیا۔ تو میں اسے تمہاری جگہ دیدوں گا۔“ اس کے بعد افسر نے چپڑاسی
امیدوار کو نہ دیکھا۔

۴۱۸

کسی اخبار کا نمائندہ سنی زیرے ملا۔ اور جنگ کے متعلق وزیر
کے سوال کئے۔ کہ وہ تنگ آگیا۔ اور اس سے بچھا چھوڑنا مشکل ہو گیا
نمائندہ اپنی رائے میں جنگ کب تک رہے گی۔
ایک رسی کا ٹکڑا کتنا لمبا ہوتا ہے۔“

نمائندہ اخبار (متعجب ہو کر) مجھے نہیں معلوم۔
وزیر نے اور مجھے ہی نہیں معلوم۔ میں خوش ہوں۔ کہ آخر ایک امر میں
ہم دونوں کا اتفاق ہے۔ اچھا تشریف بجا بیٹے سلام

۴۱۹

کسی گاؤں میں جو ایک چھوٹے سے عارضی ریلوے سٹیشن سے
چار میل کے فاصلہ پر تھا۔ ایک موٹا تازہ اور خوب مصروف شخص رہتا
تھا۔ اس کا کام یہ تھا۔ کہ وہ ریلوے سٹیشن سے لوگوں کے بارسل

لایا کرتا تھا۔ ایک دن ایک زمیندار نے اسے کہا کہ وہ ریلوے اسٹیشن پر جائے اور مرغیوں کا ڈربہ لے آئے جو وہاں آیا ہوا ہے جیسا وہ سٹیشن پر گیا۔ تو سٹیشن ماسٹر کو موجود نہ پایا۔ ادھر ادھر دیکھ بھال کو اپنے اٹھا لایا۔ جسے اس نے مرغیوں کا ڈربہ خیال کیا۔ راستہ میں اسے اسٹیشن ماسٹر سٹیشن کو واپس جاتا ہوا ملا۔

سٹیشن ماسٹر۔ اسے کہاں اٹھائے جا رہے ہو؟
منظبوط آدمی:- کیوں یہ میرے آقا کی مرغیوں کا ڈربہ ہے۔ جو آج ریل گاڑی میں آیا تھا۔

سٹیشن ماسٹر۔ ارے حق یہ مرغیوں کا ڈربہ ہے۔ یہ تو ہمارا سا ہے۔

۴۲۰

ایک صاحب:- جو دہلی کے رہنے والے تھے۔ اپنے ایک جموطن دوکاندار کی دوکان پر کچھ سودا خریدنے کے لئے گئے۔ دوکاندار نے بجا و فروغ کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ دو دوسرے دوکانداروں کی نسبت فرق ہے۔ چین بچہ بن ہو کر فرمانے لگے۔

میں ہمارے۔ میاں تمہارا کیا قصور ہے۔ اس شہر کے رہنے والے سارے چھوٹے ہیں۔

دوکاندار:- بھائی جان تم ہیں تو اس شہر کے رہنے والے ہو۔ اس لئے تم ہی چھوٹے ہوئے۔ تو تمہارا یہ کہنا کہ اس شہر کے رہنے والے چھوٹے ہیں جھوٹ ہوا۔ اور جب تمہارا یہ کہنا جھوٹ ہوا تو اس شہر کے سارے رہنے والے سچے ہوئے۔

خیر مدار:- جب یہاں کے سب رہنے والے سچے ہیں۔ تو میں بھی سچا ہوں۔ کیونکہ میں ہی اس شہر کا۔ رہنے والا ہوں اور جب میں سچا ہوں۔ تو میری بات ہی سچی ہوگی۔ اس لئے میرا یہ کہنا کہ یہاں

کے بہنے والے جھوٹے ہیں بالکل سچا ہے۔ اس لئے یہاں کے بہنے والے سب جھوٹے ہیں“

۴۲۱

کسی شہر :- میں ایک شریف آدمی رہتا تھا۔ اس کو معلوم ہوا کہ اس کے یار دوست اس کو اشتباہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور پولیس کے آدمی اس کے پیچھے لگے رہتے ہیں۔ ایک پولیس والا اس کے مکان کو گرد و پیش گھومتا رہتا ہے۔ اور ایک اجنبی آدمی جو بعد میں معلوم ہوا کہ خفیہ پولیس کا ہے اس کو تاڑتا رہتا ہے۔ اس نے تنگ آکر ایک دوست سے پوچھا کہ اس کی کیا وجہ ہے“

دوست :- کیا آپ کو معلوم نہیں۔ یہ لوگ آپ قتل کا اشتباہ رکھتے ہیں“
شریف آدمی (خوف زدہ ہو کر) قتل کا اس سے تمہارا کیا مطلب ہے“
دوست :- پہلے سہفتہ آجکو کوئی پولس کارڈ ملا تھا“
شریف آدمی :- ایک کیا؟ ایک درجن بھر ملے تھے“

دوست :- پوسٹ کارڈ میں یہ الفاظ درج تھے (کچھ کہیں لیکن عورت کو قتل کر ڈالیں) اور پوسٹ ماسٹر صاحب نے پڑھا۔
شریف آدمی مسکرایا اور کہا کہ حضرت معاملہ یہ ہے۔ کہ میں نے ایک ایڈیٹر کو ایک کہانی لکھ کر بھیجی تھی۔ پوسٹ کارڈ مذکور اس کی طرف سے تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اس کی ہدایات مندرجہ پوسٹ کارڈ کے مطابق کہانی میں رد و بدل کروں“

۴۲۲

ایک معلم :- صاحب ثرے چند مزاح تھے۔ اور اگر ان کے حکم کی تعمیل چھٹ پٹ نہیں ہوتی تھی تو بڑی آہستگی اور غصہ ظاہر کرتے تھے ایک دن ایک شاگرد کا سبق سن رہے تھے۔ لڑکا پڑھتا پڑھتا بھونکنا

کے لفظ پر آ کر ایک کہا اور کہنے لگا۔ ب۔ ب۔ ب۔ ب۔ ب۔ ب۔

معلم بہونکو بے بہونکو

لڑکا متحیر ہو کر معلم کے چہرہ کی طرف دیکھنے لگا۔ جسیر سلم نے نہایت

برہم ہو کر گرج کر کہا

م۔ بھونکو بے بہونکو

لڑکا بے باؤ۔ واؤ۔ واؤ۔ واؤ

۴۲۳

حجام۔ درجو بہت بولنے والا تھا۔ گاہک سے۔ آپ کیسے بال کٹوائیں گے

گاہک در طوالت کلامی کی منہائی سے

حجام در جناب وہ کیا ہوتا ہے

گاہک در اختصار یا کلی حذف تذکرات سے

حجام کیا فرمایا

گاہک یہ فقیر عین بال کلام کہتا ہے

بجائے قبل الکلامی کو ہی اپنی غیر حاضری سے نمایاں جگہ حاصل کر فی حلیہ

کوی ایک سکند تک تو حجام خیال کے گھوڑے دوڑاتا رہا۔ لیکن جب

اس کی سمجھ میں کچھ نہ آیا۔ تو استاد کے پاس جا کر اس کے کان میں کہا

حجام۔ میں نہیں جانتا۔ یہ آدمی جو بیٹھا ہے دیوانہ ہے۔ یا کسی

دوسرے ملک کا رہنے والا ہے۔ میں اس کی باتوں کے سمجھنے سے

بالکل قاصر ہوں۔ معلوم نہیں کہ وہ چاہتا کیا ہے

گاہک سے جب پوچھا گیا۔ تو اس نے کہا کہ میں خاموشی سے جھا

کرانا چاہتا ہوں

۴۲۴

ایک کبیل صاحب اجلاس میں مقدمہ کی پیروی کر رہے تھے۔

کہ دورانِ فقر میں چند جگہ مدعی کی طرف کے اور چند جگہ مدعا علیہ کی طرف کے کہ جاتے تھے۔ جس پر حاکم اجلاس کو شبہ ہوا۔

اس نے دریافت کیا،

حاکم۔ جھٹکریہ وکیل صاحب میں حیلن ہوں کہ آپے کات کس فریق کی کر رہے ہیں؟

وکیل۔ دعاغذات کے طرف کو پھکرا، اوہو جناب! الہ منشی جی یہ لکھنا بھول گئے۔ کہ میں کس فریق کا وکیل ہوں دریافت کر آؤں؟

۴۲۵

امیر رنج پور پانچنے کی خاطر اگر میرے کوئی بیٹا ہوتا۔ اور وہ بیوقوف ہوتا۔ تو میں اس کو مولوی بناتا۔

مولوی۔ تحقیق معلیم ہوتا ہے کہ آپ کا والد مختلف خیال آدمی تھا؟

۴۲۶

مکان۔ تو بننا تھا۔ مگر دروازوں میں جو لکڑی لگی تھی۔ وہ ناقص قسم کی تھی۔ اور بعض مقامات پر بہت بڑی طرح سکر کر اندر دھنس گئی ہوئی تھیں۔ مالک مکان بڑا کجوس تھا۔ کرایہ دار نے کئی بار اس سے کہا تھا۔ کہ مرمت کروا دے مگر وہ کچھ پرواہ نہیں کرتا تھا۔

کرایہ دار بہت تنگ ہوا تو اس نے ذیل کار قہ مالک مکان کو کہا جناب! میں ہمارے اکثر دروازوں کے پیچے چوبیس گھس جاتی ہیں لیکن ہمارے بنی گھس نہیں سکتی۔ براہ مہربانی اپنا کوئی آدمی بھیجیں کہ وہ دروازوں کے پیچے اس قدر جگہ بنادے کہ ہماری بنی اندر گھس سکے۔ میں مشکور ہوں گا۔

۴۲۷

وندان سکر دو چار روپے

گاہک دو آپ کے سامنے بورڈ میں تو لکھا ہے۔ کہ بغیر درو کے
دانت مفت نکالے جاتے ہیں۔

دندان ساز۔ بیشک۔ لیکن آپ کو یاد ہو گا۔ کہ آپ نے قدرے آواز نکالی
ہوتی۔ اس واسطے یہ قاعدہ آپ پر اطلاق پذیر نہیں ہو سکتا۔ میں بغیر
درو کے دانت ضرور مفت لگاتا ہوں۔ مگر آپ کے دانت سے ظاہر
ہے۔ کہ بغیر درو کے نہیں نکالے گئے۔ اور اس لئے میں اس کی اجرت
طلب کرتا ہوں۔ آپ مہربانی کر کے چار روپے نکالیں۔

۲۲۸

ایک لڑکا ایک کھیت میں سے جس میں ہل چلائی ہوئی تھی۔ گذر رہا تھا
کہ جاٹ نے اُسے دیکھ کر پایا اور ناراض ہو کر چلایا۔
جاٹ۔ ابے او چلے والے یہ شرک نہیں ہے۔ کہہ رہا ہے۔
لڑکا۔ ذرا فاصلہ یہ پہونچ کر مڑ کر، مجھے معلوم ہے۔ مگر آپ مہربانی
کر کے میرے واسطے شرک بنانے کی تکلیف نہ کریں۔ میں واپس ہو کر
ادیر سے نہیں آؤں گا۔

۲۲۹

ایک :- صاحب بہادر جو مزاج کے بڑے تلخ تھے۔ جب کرے میں
داخل ہوئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ان کی دختر صاحبہ اور اس کے بھائی
ایک ہی کمرے پر بیٹھی ہیں۔ دل میں ناراض ہوئے اور مرد کے سر کو
آرام سے ہلا کر بولے :-

صاحب بہادر :- سنیے صاحب جب میں اپنی عورت سے کورٹ شپ
دشادی سے پیشتر میل ملاپ کیا کرتا تھا۔ تو وہ کمرے کے ایک جانب
بیٹھی ہوتی تھی۔ اور میں دوسری جانب۔

عاستق :- بیباکانہ، اگر میں آپ کی عورت سے کورٹ شپ کرتا تو

میں بھی ایسا ہی کرتا ہے

۴۳۰

ایک استاد طلباء کو کابلی سے پرینز کرنے کے لئے پند و نصیحت کر رہا تھا۔ اور ان کے سامنے ایسے لوگوں کی ردی اور قابل نفرت حالات کا نقشہ کھینچ رہا تھا۔ جو کچھ کام نہیں کرتے۔ اور آواز گروہی میں دن گزار دیتے ہیں۔ اور مانگ کر گزارہ کرتے ہیں۔ آخر کار ایک لڑکے سے جو نہایت بے توجہی ہی سے سن رہا تھا۔ اس نے پوچھا:

براہمہ میں نے جو کچھ کہا ہے۔ تم اس کو اپنے الفاظ میں بیان کرو۔ لیکن چونکہ اس نے استاد کی باتوں کو توجہ سے نہیں سنا تھا۔ اس واسطے وہ حیران تھا۔ اور منہ سے کچھ نہیں بولتا تھا۔ اس پر استاد نے اس کی حوصلہ افزائی کے لئے پھر کہا کہ شاباش بٹلاؤ۔ وہ کون شخص ہے جس کی حالت ایسی قابل انوس ہے۔ کہ پینے کو کپڑے کھانے کو روٹی اور سنے کو مکا تو پالتے ہیں۔ لیکن اس کے بدلے میں نہ تو کچھ کام کرتا ہے۔ اور نہ ہی کچھ دیتا ہے۔

اس براہمہ کے دل میں فوراً ایک خیال آیا۔ اس کی حیرانگی بشارت ہو مبدل ہو گئی۔ اور اس نے کہا۔ دو جناب وہ شیر خوار بچہ ہے۔

۴۳۱

ایک متحزن نے امتحان دینے وقت لڑکوں سے دریافت کیا کہ شبنم کیا ہے۔ اور لڑکے تو سوچتے رہے۔ ایک نے جھوٹ سے اٹھکر جواب دیا کہ جب میں اپنے محو کے گرد لپکتے کے اندر دور ختم کرتی ہے۔ تو اس استاد میں اٹھو پسینہ اٹھتا ہے۔ پس اس کا نام شبنم ہے۔

۴۳۲

پادری مسٹر جس میں نے منام ہے۔ کہ تمہارا خاوند آج صبح جنگ پر چلا گیا ہے۔

اور وہاں سے لے کر یہاں ہے۔
 مسٹر بکس اسکی اس کے دشمنوں کو کوئی چوٹ تو نہیں آئی۔
 پادری اسے اس کے دشمن تو بھیج سلامت میں۔ مگر اس کی ٹانگہ ٹوٹ گئی
 ہے۔

۳۳۳

دو والی کو بلا کر پکڑا۔ حامد بیمار پڑ گیا۔ اس کی والدہ نے اسے ڈاکٹر کے
 پاس بھیجا۔ جنہوں نے اس کی بنفش دیکھ کر اسے دو والی دیکھی۔ مگر اس پر یہ
 الفاظ نکھڑے۔ کہ ”پیسے سے پہلے دو والی کو غوب اچھی طرح ہلا کر ماریں۔ حامد
 کو دو والی پینے کی تاکید کر کے کسی کام کو دوسرے کمرے میں چلی گئی۔ کچھ دیر
 بعد اسے ایک لخت کسی کے اچھلے کودنے اور قلابازیاں لگانے کی آواز
 آنے لگی۔ وہ بھاگی ہوئی حامد کے کمرے میں آئی تو کیا دیکھتی ہے۔ کہ حامد
 میاں بسترے میں سے نکل کر فرش پر اچھل رہے ہیں۔ اور ساتھ ساتھ
 قلابازیاں بھی لگا رہے ہیں۔ ماں نے حیران ہو کر اس مفتول حرکت
 کی وجہ پوچھی۔ تو آپ کہنے لگے ”اماں ابھیے دو والی پلینے سے پہلے ہڈی یاد
 نہیں رہی۔ جب پلی چکا تو اپنی غلطی یاد آ گئی۔ اب میں التابہ صاحبہ بنا
 ہوں تاکہ دو والی پریٹ کے اندر ہی اچھی طرح ہل جائے۔“

۳۳۴

یورپ کے سراسر اسو اما و اما و بیچارہ ساس سے بہت تنگ آیا
 تھا۔ ایک دن غضب ہی ہو گیا۔ بیچاری ساس بھونے سے رانا صاحب
 کی ٹوپی پر بیٹھ گئی۔ جس سے وہ خراب پڑ گئی۔ وہ تو پنچہ چھار کر اس
 کے پیچھے پڑ گئے۔ ان کی بیوی نے اپنی ماں کی حمایت کرنی چاہی۔ تو
 اس کو بھی دو ایک مٹ دیں۔ بیوی نے آہ سرد بھر کر کہا
 بیوی!۔ اب بہادری اور جدوجہد کی کے دن گئے۔ جب مرد و عورتوں
 کی خاطر اپنی جان دینے سے بھی دریغ نہیں کرتے تھے۔

تو کہہ - ان دنوں کی ایسی لمبی -

بیوی - ایک وقت تھا کہ جب ملکہ ایلزبتھ سڑک پر چلی جا رہی تھی کہ
 ایک بچہ اس سڑک پر کھڑا آگیا - اس کے مستطور نظروں پر باری سرور اترنے
 لے فورا پنا چو غہ اس کچھڑ میں ڈال دیا - اور ملکہ اس پر سے گزرتی
 کتاب میری ماں غلطی سے تمہاری ٹوپی پر بیٹھ گئی - تو تم اس کے پیچھے
 پھاڑ گئے -

طاہر - سرور اللہ یہ کہ تو ملکہ سے کبھی غرض ہو گی - مگر مجھے اس شبی
 جھڑپ سے کیا کام -

۳۳۵

مرعی کا چوزہ - کھانا کھانے والا (خالصاں سے) کون بیوقوف بھلا
 اس گوشت کو چوزے کا گوشت کہے گا یہ چوزے کا گوشت ہرگز نہیں

خالصاں - نہیں حضور یہ چوزے کا گوشت - (وہ سرے اقلوں
 میں کہہ گیا کہ آپ بیوقوف ہیں)

۳۳۶

تمہاری ملکیت ہے - ایک کان ایک نئی بیوی بیاہ کر لیا -

شادی کے چند دنوں کے بعد اس نے اپنی بیوی سے کہا - کہ جا کر بیویوں
 کو چارہ ڈال دو بیوی نے یہ کام کرنے سے انکار کیا - جس پر خاوند نے

کہا - دیکھ وہیلیدی اب جبکہ میں نے تم کو اپنی بیوی بنالیا ہے - تو جو
 چیزیں میری ہیں - وہ تمہاری ہو گئی ہیں - اس نے تمہیں ان کی خبر

گہری کرنے میں کوتاہی نہیں کوئی چاہئے - بیوی یہ بات سن کر چپکے
 سے اٹھ کر بیل خانے کی طرف چلی گئی - اور کان کیفیت پر کام کرنے چلا گیا

شام کو جب گھر واپس آیا - تو بیوی سے پوچھا کہ تم نے بیویوں کو چارہ ڈال
 دیا تھا بیوی نے جواب دیا نہیں - جبکہ وہ میری ملکیت ہو گئے تھے اس

تھی۔ ایک دن اس بیچارے نے تنگ آکر اس کو ایک بلوری میں ڈالا اور اس میں دو تین ایشیں بھی ڈال دیں۔ اور ان کو اٹھا کر دریا میں پھینکے گئے۔ دریا پر جا کر زور سے جو پوری کھینچا تو آپ بھی پانی میں جا پڑا۔ غیر شکل اچھی جان بچا کر کنارے پر آیا۔ اور بری حالت میں واپس گھر پہنچا۔ آگے دیکھا تو وہی ملی اس کی بیوی کی گود میں بیٹھی ہوئی حزن کر رہی ہے۔ اس کے غم اور حیرانی کی کچھ انتہا نہ رہی۔ اور اس نے بیوی سے اس کا سبب پوچھا۔

بیوی نے۔ تم چونکہ غم میں تھے اس لئے میں نے کہنا مناسب نہ سمجھا کہ پوری میں ایک بڑا سوداگر ہے۔ سو بی تو پہلے ہی نکل گئی تھی۔
الم

پیشین۔ تین ڈاکٹر ایک مریض کے سیٹ سے رسولی نکال رہے تھے۔ رسولی نکل کر انہوں نے زخم کو ٹانگے لگا دیئے۔ کہ ایک ڈاکٹر کہنے لگا۔ کہ ایک اسپنج کانکرہ اندر رہ گیا ہے۔ چنانچہ زخم کو پھر کھولا گیا۔ اور اسپنج کانکرہ نکال کر پھر سی دیا گیا۔ کہ اتنے میں دوسرے ڈاکٹر کو یاد آیا کہ ایک چھوٹی قینچی اندر رہ گئی ہے۔ چنانچہ زخم کو کھول کر اس قینچی کو نکالا گیا۔ اور پھر زخم سی دیا گیا۔ اتنے میں تیسرے ڈاکٹر نے کہا کہ میری زخم سینے کی سوئی اندر رہ گئی ہے۔ چنانچہ زخم پھر کھول کر وہ سوئی نکالی گئی۔ مریض کو کچھ ہوش تھی۔ اور وہ بیچارہ سخت تنگ آگیا۔ کہ اب کیا ہو گا۔ اگر آپ نے میرے سیٹ کو جیب سمجھ لیا ہے۔ تو زخم کے سینے پر ہوش آئے۔ اور کہہ گئے میں آسانی ہونے لگا۔
الم

لڑائی سے چھڑانا۔ دوڑ کے آپس میں خوب لڑ رہے تھے۔ اور باقی دوڑ کے ارد گرد کھڑے قحاش دیکھ رہے تھے کہ اتنے میں ایک بوڑھا آدمی آئے پوچھا۔ اور لوگوں کو ڈانٹ کر کہنے لگا۔

بہتر یا آدمی۔ تم بڑے بے بشرم لو کے ہو کہ کھڑے نہ اسٹھ دیکھ رہو ہو۔ اور ان کو چھڑاتے نہیں؟

ایک لڑکا لولا۔ اچی جناب ہمیں کامل آدمہ گھنٹہ اس لڑکائی کے شروع کروانے میں لگا ہے۔ ہم ابھی سے اس کو بند کیسے کروادیں۔

۳۳

روپیہ کھویا گیا ہے۔ ایک آدمی سڑک پر چلا جا رہا تھا۔ کہ سامنے سے ایک لڑکا بہا گا ہوا آیا گھر کہنے لگا۔

لڑکا۔ کیوں صاحب آپ کا کوئی لڑکہ پیٹہ کھویا گیا ہے۔ آدمی صاحب میں ہاتھ ڈال کر ہاں ہاں کہویا تو گیا ہے۔ تمہیں کہاں سے ملا ہے۔ لاؤ مجھے دیدو؟

لڑکا۔ اچھی صاحب مجھے روپیہ تو کوئی نہیں ملا۔ میں صرف آڑا مانا چاہتا تھا کہ ایک روپے کی خاطر لوگ جھوٹ بولنے کو کس طرح تیار ہو جاتے ہیں۔ آپ سے پہلے میں کچاس آدمیوں کو یہی سوال پوچھا تھا۔ ان سے جواب ملا۔ آپ والا ہی جواب دیا ہے۔ یہ کہہ کر لڑکا بہا گیا۔ اور آدمی حیران کھڑا رہ گیا۔

۳۴

گھنٹی کی صرست۔ ایک شخص۔ اوہ کا انداز سے میں تم سے کہہ گیا تھا۔ کہ میرے دروازے کی گھنٹی غراب ہو گئی ہے۔ اس کو اپنے مستری کو بھیج کر ٹھیک کر دو۔ مگر تم نے اب تک کوئی مستری نہ بھیجا ہے۔ دوکاندار۔ جناب ہر مستری گیا تھا۔ اس نے تین دفعہ گھنٹی بجائی مگر کوئی غراب نہ ملا۔ اس نے سمجھا کہ آپ گھر پر نہیں ہیں۔ اس نے وہ چلا آیا۔

شخص۔ آپ محب احمق ہیں۔ گھنٹی تو غراب محق دہکتی کیسے۔ اسی نے تو اس کی مرمت کر لی تھی۔ مگر سارے ایک ہی تھیلی کے چھٹے بٹے ہوئے

۴۴۴

بہار دوست - ایک ہرے آدمی کا ایک دوست تھا۔ جو بیمار ہو گیا۔
 بہرہ اس کی عیادت کو گیا۔ اور دل میں سوچا کہ میں سوالیہ جواب پہلے
 ہی سے سوچ لوں تاکہ وہاں جا کر تکلیف نہ ہو۔ دل میں سوچا کہ میں
 پوچھوں گا۔ آپ کا کیا حال ہے؟ وہ کہنے لگا اچھا ہے۔ تو میں جواب دینے لگا
 کہو لگا۔ پھر میں دوسرا سوالیہ کروں گا کہ کوئی دوائی پیتے ہو۔ وہ کسی
 عمدہ سے نسخے کا نام لے گا۔ میں کہوں گا بہت عمدہ ہے۔ پھر تیسرا سوال
 کروں گا۔ کہ کس حکیم کا علاج کرتے ہو۔ وہ کسی لائق طبیب کا نام لے گا۔ میں
 کہوں گا کہ اس کا علاج مبارک ہو۔ طبیب تو چھت لایق ہے۔ چنانچہ یہ
 سوچ کر وہ وہاں گیا۔ اور اس طرح سلسلہ کلام جاری کیا۔
 بہرہ - آپ کا مزاج کیا ہے؟

بیمار دوست - نہایت خراب ہے۔

بہرہ - الحمد للہ - آپ کو کسی دوائی پیتے ہیں؟

بیمار دوست - میں خون جگر پیتا ہوں۔

بہرہ - بہت عمدہ دوائی ہے۔ خدا شفا دے۔ مگر کس طبیب کا علاج کروا

ہو؟

بیمار دوست - (تنگ آکر) اللہ ت کا اور کس کا۔

بہرہ - اس کا علاج مبارک ہو۔ طبیب تو بہت لائق ہے۔

۴۴۵

بیہوش ہونے کی وجہ - ایک دوست - میں کل سات ایسی

گہری جگہ میں پڑ گیا تھا۔ کہ تقریباً چھ سات گھنٹے بیہوش رہا۔

دوسرا دوست - وہ کس طرح اور کس جگہ۔

ایک دوست - میں نیند میں پڑ گیا تھا۔ اور سات گھنٹے تک صحت

سویا رہا۔

۴۴
ہر روز کیلے سو۔ جمید۔ احمد نے ہفتہ کے روز کے لئے ایک سو
سلا یا ہے۔

مجید۔ میں تو اسے ہمیشہ ایک ہی سوٹ میں دیکھتا ہوں۔
جمید۔ ہاں وہی تو ہے۔

۴۵
میں نے پہلے ہی علاج کروایا ہے۔ خاوند۔ میری پیاری۔
کیا تم نے میرے اوور کوٹ کا بڑا بٹن دیکھا ہے۔
بیوی۔ میں پہلے ہی سے اسے تلاش کر رہی تھی۔ چونکہ وہ نہیں ملا۔
میں نے کاج کو ہی سی دیا ہے۔

۴۸
خدا داد قابلیت۔ ایک دوست۔ میرا درزی تو بہت ہی ہوشیار
ہے۔
دوسرا دوست۔ تب تو میں اپنے کپڑے اُس کو نہیں دوں گا۔
پہلا دوست۔ وہ کیوں؟
دوسرا دوست۔ اس نے کہ نام نہاد ہوشیار درزی ہمیشہ کام خراب
کر دیا کرتے ہیں۔

۴۹
اس کو ہونا بھی چاہئے۔ پہلا دوست۔ کتنا نہایت ہی وفادار
ہاں وہ ہے۔

دوسرا دوست۔ اس میں کوئی بڑی بات ہے۔ اس کو وفادار
بہ نسبت چاہئے کہ اگر کوئی شخص مجھے بھی کہانا اور کپڑے دے اور ہمیشہ
میری خدمت کرے۔ تو کیا میں نہ اس کا وفادار رہے جاؤں۔

کاغذ کی مراد۔ خاوند۔ میری پیاری معلوم ہوتا ہے کہ یہ کہنا نام
نے کیا ہے جو ان کی غلطی سے دوسرے ہی دیکھایا ہے۔

بیوی۔ ماں آپ درست فرماتے ہیں۔ یہ ترکیب میں نے وہیں دیکھی
تھی۔

خاوند۔ تب ہی مجھے کاغذ کا سامرا آتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ میں نے
کاغذ کچھہ کہا یا بھی ہے۔

۱۵۱

کافی سے بھی زیادہ تھا۔ دوکاندار۔ وہ تر بوز جو میں نے تم کو دیا
تھا۔ کیا وہ تمہارے کہنے کے لئے کافی تھا۔

گاہک۔ میں وہ کافی سے بھی زیادہ تھا۔ کیونکہ اب تک سب ماسب کا
سب کنبہ اس کی وجہ سے ڈاکٹر کے ہاں جا چکا ہے۔

۲۵۲

جوڑنے والی کڑی۔ استاد۔ حیوانات اور نباتات کو جوڑنے والی
کون سی کڑی ہے۔

تمام جماعت یک زبان ہو کر ہنڈیا جناب!

۲۵۳

عادت کا مقتضی۔ ایک دندان ساز نے کئی دفتوں کی بڑی محنت

کے بعد ایک دن بعد شکل اپنی فرصت کا نکالا۔ جس میں اس نے سیر
کرنے کا ارادہ کیا۔ فوراً اپنی موٹر کو نکال صاف کر کے باہر کو سیر کے لئے

ہو لیا۔ ٹھنڈی سڑک پر پہنچتے ہی دس کی موٹر نے آگے چلنے سے انکار
کر دیا۔ چار و ناچار بیچارہ اوزار و عیزہ نکال کر گاڑی میں نقص دیکھنے

لگا۔ آخر نقص معلوم کرنے کیلئے وہ گاڑی کے نیچے لیٹ گیا۔ اور جو بھی
اپنے رینگے کو لایہ بر رکھا تو نے اختیار کہنے لگا۔

گھبراؤ نہیں دروہیت تھوڑی ہو گی!

۴۵۴

کیا ایک بوسہ کافی نہ ہوگا۔ نیا دولہا اس حالت پر پہونچ گیا تھا کہ

اب اسے معمول روئی ناپید معلوم ہونے لگی۔

دولہا۔ (کالی جلی ہوئی روئی پر نگاہ ڈالتے ہوئے کرخٹ آواز میں) وہ یہ نہ

کیا ہے۔

دلہن۔ (عاجزانہ طور پر) ابا در چین نے جلادی ہے۔

دولہا۔ اب معلوم دیتا ہے۔ کیا تم نے اس کی سزا میں اسے گھر سے نکال

نہیں دیا۔

دلہن۔ میں اسے کس طرح نکال سکتی ہوں۔ جبکہ میرے پاس کوئی

دوسری خادمہ نہیں ہے۔ کیا تم ایک بوسہ بیکر راضی نہ ہو جاؤ گے۔

دولہا۔ (جو غلط فہمی میں کہ بیوی کی مراد باور چین کے بوسہ سے ہے۔ چہا

جاؤ اور باور چین کو اندر بھیج دو۔ آج اسی پر گزارا کر لیں گے۔ روئی نہ سہی۔

۴۵۵

میں گھڑی میں دیکھتا۔ مالک کارخانہ (ملازم سے جسے وہ لوگر

رکھنا چاہتا تھا۔) کیا تم ان لوگوں میں سے تو نہیں ہو جو ہر بار گھڑی کی طرف

دیکھتے ہیں۔ کہ کب دن گزرے اور اس طرح تمام دن ضائع کر دیتے ہیں۔

ملازم۔ نہیں صاحب میں کبھی گھڑی نہیں دیکھتا۔ بلکہ خوبصورت ٹائپ

کرنے والی ملازمہ کو دیکھتا رہتا ہوں۔ جو یہی کہ وہ اپنے منہ پر پاؤ ڈر ملنا

شروع کرتی ہے۔ میں سمجھ لیتا ہوں کہ اب چھٹی کا وقت آ گیا ہے۔

۴۵۶

اس میں سے ایک نہ مل گیا ہے۔ سردی کا موسم تھا۔ اور موٹر

لاری نہایت تیزی سے سفر کر رہی تھی۔ تمام مسافر ہٹھکرتے ہوئے تھے

کہ ایک سکہ کے گرنے کی آواز آئی۔ غور آ ہی ایک بوڑھے نے (جس نے

سکہ کو گرتے دیکھا تھا) ہاتھ بڑھایا اور سکہ کو اٹھ کر یوں گویا ہوا۔

لوڑ پانا۔ کسی صاحب کار روپیہ کم گیا ہے؟

نیک سادوں نے فدا کا نیتے ہاتھوں کو جھٹکوں سے نکال کر اپنی اپنی جیبیں ٹٹولتی شروع کر دیں۔ اور تقریباً سب ایک دم بول اُٹھے کہ یہ میرا روپیہ ہے۔ اس پر لوڑ ہے میاں نے ان میں سے ایک کو وہ آٹھ پندرہ کہا۔ تو یہ لو اس کم شدہ روپے میں سے مجھے اس وقت صرف ایک آٹھ ہی ملا ہے۔

۴۵۷

ذاتیات کا ذکر نہیں میں۔ استاد۔ رشید تمہارے ہاتھ کس قدر گنے اور میلے ہیں۔ تم کو شرم نہیں آتی۔ اگر میں تمہاری جگہوں تو تم کیا کرو۔
رشید۔ میں مہذب بنوں اور ذاتیات کا ذکر کبھی نہ کروں۔

۴۵۸

درحقیقت پیار کرنے والا ہے۔ عاشق۔ میری پیاری تمہارا کتا کیا خوفزدہ رہتا ہے۔ کیا یہ خوش خلق اور پیار کرنے والا بھی ہے۔
یا کہ جلد کاٹتا ہے۔

معشوقہ۔ ہاں خوش خلق اور پیار کرنے والا کیوں نہیں دکتے کی طرف مخاطب ہو کر ادا ہو رہا ہو دیکھو۔ آؤ پیارے کتے آؤ خیرابوسہ نے کر دیا وہ کہہ کس قدر پیار کرنا جانتے ہو۔
عاشق بیچارہ کتے کو اپنی معشوقہ کا بوسہ لیتے دیکھ کر جل بھن گئی۔

۴۵۹

راز معلوم ہو گیا۔ بیوی۔ میرے پیارے اگر میں مری جاؤں اور تم زندہ رہو تو تم کیا کرو۔
خاوند۔ میرے خیال میں میں وہی کروں جو تم کرو اگر تم راند ہو جاؤ۔

بیوی۔ واہ میاں تو تم یونہی اگلے روز بڑھاتے تھے۔ کہ تم بھی دوسری

شادی نہ کرو گے۔

۲۶۰

سچہ جہکرو چ قبض کننا۔

ایک بیمار بحالت زار چارپائی پر بیقرار
پڑا رہتا تھا۔ اس کی بی بی اس کی چارپائی کی بٹی پکڑے زار و قطار میں
ونہار رو یا کرتی تھی۔ اور وقت یہ و عاماں گارنی تھی کہ الہی کسی کی آئی
ہوئی موت جھکوا آئے اور میرا سپاراشو ہر لوٹ پوٹ کرا چھا ہو جائے۔
افضاء کار ایک دن صدر دروازہ بند کرنے سے رہ گیا۔ رات کی تاریکی
میں ایک گالے سیاہ رنگ مکان میں گھس آئی۔ اور کسی مشکلی
میں کچھ غلہ رکھا تھا۔ اس کے کہانے کو منہم والا۔ ہلکی سیسٹون میں
پھنس گئی۔ گالے گھرا کر اور اور دھڑلے لگی۔ جب بی بی کے کمرہ میں
داخل ہوئی۔ تو بی بی کی آنکھ کھل گئی۔ اور بے تحاشہ دھاک کر کے نکلی
سیاں ملک الموت پر جس بیمار کی تلاش میں سرگردان ہو وہ مر چکی
کمرہ میں ہے۔ میں تو تندہ رہتا ہوں۔ سمجھ لو جو کے ربوہ قبضہ کیمے کا
ایسا نہ ہو کہ اندھیرے میں دھوکا کھا جاؤ۔

۲۶۱

عجب عقل۔

ایک مالک نے اپنی ملازم سے کہا۔ کہ میں سنتی ہوں
کہ چھٹیوں کا محصول رہنے والا ہے۔ اس کے بہتر ہے کہ تم فوراً
خانہ جاؤ اور میرے لئے پانچ پونڈ قیمت کے ٹکٹ خرید لاؤ۔ قبل اس
کے کہ قیمت بڑھ جائے۔

۲۶۲

تم موقعہ بھی دو۔ قرض خواہ۔

تم نے میرے پانچ روپے لئے ہیں
کہ تم بھول گئے۔
مفروض۔ جب تمہارے جیسا قرض خواہ میرے پیچھے بڑا ہوا
تو ممکن ہے کہ میں بھول جاؤں۔ اپنا قرضہ بھولنے سے تمہیں موقعہ بھی

کشتی ڈوبے۔ ر کس کو ہونا چاہئے۔ ۱۔ دو شخص ایک کشتی پر سوار
تھے۔ کشتی طوفان میں آئی۔ ایک بولا ایسا نہ ہو کشتی ڈوب جائے۔ دوسرے
نے جواب دیا کہ ڈوب جائے تو ہماری ہلا سے۔ کشتی ڈوبنے کا غم کشتی
والوں کو ہونا چاہئے۔ نہ کہ ہمیں یا تمہیں۔
(بہت خوب)

۲۶۴
میرا کان بہر انہیں ہے۔ ایک معلمہ افسوس کے ساتھ ایک کم عمر بچے
کی طرف دیکھ رہی تھی۔ جس نے دوسرے راکے کی تلم چرائی تھی۔ معلمہ
نے راکے کو سزا دی کہ جہاں دینا مناسب نہیں سمجھا۔ اور خیال کیا کہ ایک
اخلاقی لیکچر دینے سے کام چل جاویگا۔ چنانچہ اُس نے کہا راکے کے خیال رکھو
کہ بچہ ارادہ کر لیتے سے بھی لاپرواہی کی جاسکتی ہے۔ ہمیشہ لاپرواہی کی طرف سے
کان بہر انہیں چاہئے۔ راکے کا خاموشی سے معلمہ کی طرف دیکھتا رہا۔ پھر بولا۔
معلمہ صاحبہ۔ میرا کان تو بہر انہیں ہے۔

۲۶۵
مرنے کے بعد کا فکر نہیں۔ دوست۔ کیا تمہارا خیال ہے
کہ تمہارے مرنے کے بعد تمہاری عورتیں زندہ رہیں گی۔
مشاہد۔ مرنے کے بعد کا تو مجھے فکر نہیں ہے۔ میں تو یہ چاہتا ہوں۔
کہ مجھے اب ہی زندہ رہنے دیں۔

۲۶۶
لاؤ تو لاٹھی۔ ایک مرتبہ لکھنؤ کے شاہی محل میں سانپ نکلا۔ بیگمات
میں غور ہوا کہ ارے کسی مرد کو بلاؤ۔ ایک شہزادے صاحب (جو کہ لاٹھی
موجود تھی) بھی اُن بیگمات کے ہم زبان ہو کر یہی کہنے لگے۔ کہ ارے
کسی مرد کو بلاؤ۔

جانا - حضور آپ بھی تو مرد ہیں۔
شہزادہ صاحب - والدہ خوب یاد دلایا۔ لاؤ تو لائھی۔

۴۷ اپنا نانا آپ ہی تھا

اک تعجب چیز سنئے ناچرا
اک نیا رشتہ محب اے ہیراں
صاحبو میں اپنا نانا آپ ہوں
اس کی ہے تفصیل علیٰ غیب
یہیے اک بیوہ سے شادی اپنی کی
میرا والد تھا جو انی بیس ہوز۔
وہ تھی لڑکی لہو جواں رشک فخر
اُس نے شادی اُس کے کر لی باخوشی
چونکہ اُس لڑکی کا میں والد بھی تھا
کچھ دنوں کے بعد وصلت کا ٹھہر
میرے والد کا تو وہ سالہ ہوا
کیونکہ تھی اُس کی بہن جو ذی شعور
بعد چندے اتفاق ایسا ہوا
وہ برادر اور لڑا سا تھا میرا۔
اس طرف اب مجھے صاحب نظر
میری نانی بھی وہ اک رشتہ سو تھی
اپنی بیوی کا میں شوہر بھی ہوا
ہوتا ہے نانی کا شوہر نا نا جان
کہا عجیب رشتہ نہیں یہ ناظر سب
ہنسنے ہنسنے کوٹ جاؤ تم نہ گرے۔

جو کبھی تم نے نہ ہو شاید سنا
اک بشر کرتا ہے اپنا یوں بیاں
اک طرح میں اپنی ماں کا باپ ہوں
جبکہ آئے میرے ایام شباب
جسکی اک لڑکی موئے شوہر تھی
آتا جاتا تھا مکاں پر میرے روز
عاشق اُس پر ہو گیا میرا پیر
اس طرح وہ لڑکی میری ماں بنی
یوں پیرا واما و میرا بن گیا۔
میری زوجہ کے ہوا پیدا پسر
میرا ماموں وہ پسر میرا ہوا
تھی میرے والد کی زوجہ بیوقوف
زوجہ والد کے بھی لڑکا ہوا
کیونکہ لڑکی سے تھا وہ پیدا ہوا
گرچہ بیوی تھی میری زوجہ مگر
کیونکہ مادر وہ میری مادر کی تھی
اور لڑا سہ بھی میں اُس کا ہو گیا
اپنا نانا یوں ہوا میں بنے گاں
آپ نے ایسا ہے یا نہیں؟
تو نہ کہیں نام ہم اپنا ناگر

منظوم لطیفہ

سنا ہے کہیں پر تھے ان عشقندیں
 کراتا تھا حب نقل کوئی کتاب
 دکھاتے تھے باریک بینی بہت
 تھا ترمیم و تنسیخ ان کا عمل -
 کسی شخص نے اک قرآن پاک
 جیسے اسکی اک نقل کر دیجئے !
 یہ منکر وہ کہنے لگا واہ واہ -
 تجھے آپ سمجھے ہیں کوئی مرد
 ہے قرآن بھی کیا بشر کا کلام -
 ہمارا تو یہ دین و ایمان ہے -
 ہوا طلیق سن کے مرد سجد
 وہ کا تب اُسے کہہ گئے اُٹے جب
 لکھا ٹی تھی اُس کی بہت خوشنما
 بہت کچھ کتابت کی تشریف کی
 وہ سرور تشریف سے جب ہوئے
 جناب ایک مدت اس میں جدید
 وہ گھبرا کے بولے کہ سمجھائیے !
 تو بولے کہ انعام ہو گر عطا -
 وہ کہنے لگے آپ سمجھائیے تو -
 تو کہنے لگے غور کیجئے ذرا -
 نہ کیوں دل یہ پابند آلام ہو
 جہاں نام لکھا تھا مردود کا

تھی پاک یہ تفریط خط بھی نفیس
 طلب ہوتے تھے یہ فضیلت تاب
 کیا کرتے تھے نکتہ چینی بہت
 بدل دیتے تھے نشئی بے بدل
 لکھا دیکے اُن کو کہ روحی مذاک
 مگر کچھ نہ رو و بدل کیجئے !
 بہت خوب صل علیٰ امر حب
 جو کرتے ہیں فریاض الہی نئی
 جو منہہ اس سب کھلے کوئی بد کلام
 ہے یہ دل کا دل جان کی جان
 دیا نقل کو وہ کلام مجید
 دکھانے لگے اپنی صنعت کو تب
 جو دیکھا تو النقل کا لاصل نہا -
 بہت اس لغابت کی توصیف کی
 تو پھر جو نش میں خود ہی کہنے لگو
 نہایت مبارک نہایت سجد
 خدا کے لئے جلد فرمائیے !
 میں جو ہر دکھاؤں کچھ اس عقل کا
 خدا کے لئے جلد فرمائیے تو -
 ہے نام اس مردود ابلیس کا
 کلام الہی میں یہ نام ہو -
 دیا اکی تلم بیٹے اُس کو سٹ

کہا اس میں میں نے مٹا کر تمام اکہیں آپ کا اور کہیں اپنا نام

بیکاری کا دفعہ

ایک سچ نے ایک مجرم سے کہا -
تب کہا تھا تم نے ہم سے بر ملا
بولا مجرم اب بھی ہے حالت وہی
پھر کہا جرنے کہ آسانی سے تو
کوئی خدمت کوئی ساجھی کام ہو
سن کے جہ بولا کہ بہتر ہے۔ مگر
بولا مجرم روٹی کپڑا اور مکان
کام مگو کیا ہی دشوار تیرے۔
بولا ج بہتر تجھے بالفعل میں -
روٹی کپڑا اور رہنے کو مکان
پیس واں ہر روز آٹا ایک سن

پچھے جب تو آیا تھا پکڑا سدا
جرم بیکاری سے یہ سرزد ہوا
جیسا پہلی بار میں نا کام تھا
کوئی خدمت ہے کر سکتا ادا
کر سکو لگانے سے مجرم نے کیا
بول کیا تنخواہ لیگا سچ بتا۔
بس سو اس کے نہیں کچھ جانتا
بے تامل اس کو لاؤ لگا بجا۔
چھ برس کو جیل میں نہ جھجنا
واں پہنچتے ہی تجھے مل جائیگا
روٹی کھا کپڑا پہن اور دندا

۷۰

معقول وجہ - الف - ہیں مجبور اس ملازم کو چھوڑنا پڑا۔

ب - وہ کیوں کیا اچھی طرح کام نہ کرتا تھا۔

الف - نہیں یہ بات تو نہیں ہے - کام تو اپنا بخوبی کرتا تھا۔ لیکن بچوں
سے اچھا برتاؤ نہ کرتا تھا۔

ب - وہ کس طرح؟

الف - وہ بہت بدمزاج تھا۔ جب کوئی بچہ اس کی ٹانگ پر یا پیٹ پر
پر چڑی مارتا۔ تو وہ فوراً اُن سے لڑ پڑتا تھا۔

۷۱

ایک اشتہار حکیم - اجنبی - کیا آپ ہی نے منہ دق کے علاج کرنے

کا اشتہار دے رکھا ہے ؟

اشتہاری حکیم - ہاں میں تپ دق کا علاج کر سکتا ہوں - بشرطیکہ میری ہدایت پر عمل کیا جائے -

اجنبی - میرے لڑکے نے آپ کی دوا کا ایک سال تک استعمال کیا - لیکن جان نہ ہو سکا -

اشتہاری حکیم - میری ہدایت میں صاف طور پر لکھا ہے - کہ مریض دو سال تک دوا کا استعمال کرے -

۳۷۳

ظاہر اثبوت - ایک عزیز مسافر جو مارا مارا پھرتا تھا - ایک دیہات

میں پہنچا اور ایک مکان کے دروازے پر دستک دیکر سوال کیا - ایک

قد آور قوی پہلے دہندہ خود بیڑ عمر کی عورت نے آن کر دروازہ کھولا -

اور بہت تیزی کے ساتھ مسافر سے آنے کی وجہ دریافت کر کے بولی -

"میں تجھ کو کچھ نہ دوں گی - اگر تو عقلمند ہوتا تو یہاں نہ آتا - کیا تو جانتا

ہے کہ میں کون ہوں - مسافر نے نرمی سے جواب دیا - کہ میں واقف نہیں

ہوں - عورت نے کہا کہ میں ایک پولیس مین کی زوجہ ہوں - اگر وہ بوجھ

ہوتا تو تجھ کو فوراً پکڑ لیت - تجھے ہوئے مسافر نے تھوڑی دیر چپ چاپ

عورت کے منہ کی طرف دیکھا - اور جواب دیا - میم صاحبہ مجھے آپ

کے کہنے کا پورا یقین ہے - جب اس نے آپ کو پکڑ لیا - تو بیشک وہ کسی

شخص کو بھی پکڑ سکتا ہے -

۳۷۴

خوب حساب لگایا - ایک بیوہ عورت گمراہوں ایک لڑکا

اور ایک لڑکی تھی - ایک روز لڑکے نے کہا - کہ ہمارے گھر میں صرف

تین ہی آدمی رہیں گے - ماں نے کہا نہیں بیٹا جب تمہاری شادی

ہو جائیگی چار ہو جائیں گے - لڑکے نے جواب دیا - اس وقت تک

بہن کی شادی ہو جائیگی۔ تین کے تین ہی آدمی رہے۔ ماں نے کہا۔
بیٹا تمہارے لڑکا ہو گا۔ اُس وقت تو چار ہو جائیں گے۔ لڑکے نے
کہا اماں اس وقت تم مر جاؤ گی۔

۴۴

بلاٹنگ کا استعمال۔ ایک عورت باپنتی کا پنتی ایک عطار کی دوکان
پر پہنچی اور اس سے کہا۔ کہ مجھ کو جلد کچنہ بلاٹنگ پیرو عطار نے جواب
دیا کہ میں بلاٹنگ پیرو نہیں بیچتا ہوں۔ مگر تم کو شکور کرنے کیلئے چند تھنہ دے
سکتا ہوں۔ جو میرے خانگی استعمال کے لئے ہیں۔

عورت نے کہا کہ ایک پندرہ سال کے لڑکے کے لئے کتنے دوہنگے
عطار نے شد و مد سے جواب دیا۔ کہ بالکل نہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں
کہ یہ کھانے کی چیز نہیں ہے۔ ہم اسے لٹخوں کے کام میں نہیں لاتے ہیں۔
عورت نے دم لیکر تعجب کے ساتھ جواب دیا۔ ہاں تم اسے لٹخوں
کے کام میں نہیں لاتے ہو تو شاید تم یہ بتلا سکو گے کہ دوسری کیا چیز یا
جذب کرنے کیلئے کام میں لائی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ لڑکا ابھی ایک بو تلیں
پی گیا ہے۔

۴۵

عزت رکھنے کی۔ ناسخ و آتش دونوں صاحب کہیں ناہج کی محفل پر
پہنچے۔ جو طویل اس وقت گارہی تھی۔ لہنجی بہت تھی۔ آتش نے
اس کو دیکھتے ہی کہہ دیا۔ آتش۔ ع طول شب فرقت سے بھی دو ہاتھ بڑھو
کہیں اُس رنڈی نے بھی سن لیا۔ رنڈی۔ کیا کہا پھر تو کہنا۔ آتش۔
طول شب فرقت سے بھی دو ہاتھ بڑھو ہے۔ اپنی رسوائی کا خیال کر کے
ناسخ نے دوسرا مہر لگا دیا۔ ناسخ نے جو رلف مسلسل جو ترے سے
پڑی ہے۔

۴۶

دوئی آئے یارِ مخلص آدمی کس کھنڈی موٹر کے پیچھے آ گیا تھا۔ کیا تم بہت
تیز چل رہے تھے؟

لوٹر ڈرائیور۔ کیا کہوں میں تو تیز نہیں چلاتا تھا۔ وہی کیفیت تیزی
سے دوڑ کر آگے سے ہٹ نہ سکا۔

۴۷۷

بہتر موقع۔ استناؤ۔ (رٹ کے سے جبکہ وہ پھلوں کے بوٹے اور عظم
زراعت کے دیگر پھلوں پر لپکھ رہے رہا تھا۔) کیوں حاملہ پھل توڑنے لگا
بہتر میں وقت کوٹا ہے۔

لڑکا بے خیالی میں اجب باغبان باغ میں موجود نہ ہو۔

۴۷۸

و غظ۔ ایک مولوی صاحب گاؤں کے لوگوں میں بہت دیر تک
حیرات اور زکوٰۃ پر وعظ کرتے رہے۔ مگر لوگوں پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور
مولوی صاحب غالی ہاتھ نہایت غصے میں گھر کو واپس آئے۔ (و اپنے
ایک ساتھی سے کہنے لگے۔ یہ سب لوگ نہایت احمق اور گدھے ہیں۔
ساتھی بولا تبھی آپ ان کو میرے پیارے بھائیو کہہ کر مخاطب کر
رہے تھے۔

۴۷۹

صحبت کا اثر۔ آقا۔ (لوکر سے ناراض ہو کر) تم بڑے گدھے ہو۔
لوکر۔ (ہاتھ جوڑ کر) حضور نہ تھا تو میں انسان ہی۔ مگر آپ کی صحبت کا
اثر ہو کر ہی رہا۔

۴۸۰

چوری کا مال۔ گھٹیٹا۔ کیوں بھی میز و تیز جو تاپلے تیں شور
مچاتا ہے۔ شاید چوری کا ہے؟
خیر۔ اگر یہ بات ہے۔ تو میری گھٹیٹا اور کوٹ کو بھی شور مچانا چاہئے

ارامی ایک نہ شد و نہ شد

۲۸۱

جنت میں دو رخ نہیں۔ ایک پادری صاحب کو ایک شیر۔

گھاگیا۔ اس کے چھوٹے بچے نے اپنی ماں سے پوچھا۔

بچہ۔ ماما! پاپا جنت میں جائیں گے؟

ماں۔ کیوں نہیں ضرور جائیں گے۔

بچہ۔ اور شیر دوزخ میں جائیگا؟

ماں۔ ہاں ضرور!

بچہ۔ (بے اعتباری سے) بھلا یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کہ شیر دوزخ میں

دوزخ میں اور پاپا جو اس کے بیٹ ہیں جنت میں جائیں۔

۲۸۲

لوٹے میں سوراخ۔ ایک اقبونی کے نوٹے میں سوراخ تھا۔ جب تک

پاخانے پھر تمام پانی بہہ جاتا۔ آخر اس نے یہ صلاح کی کہ آئینہ پیسے ہی

آب دست کر لیا کریں گے۔ تاکہ بے لکری سے پاخانے بیٹھا جائے۔

۲۸۳

ایک جیسا مزاج۔ دوست۔ تنہا ہی بیوی سے آئے روز لڑائی

کیوں رہتی ہے؟

رام۔ کیونکہ ہم دونوں کا مزاج ایک سا ہے۔

دوست۔ عجیب بات ہے۔ اگر مزاج ایک سا ہے۔ تو پھر تم میں آپس میں

خوب نباہ ہونا چاہئے تھا۔

رام۔ تم تو بہو قوت ہو۔ وہ چاہتی ہے کہ میں گھر پر حکومت کروں۔ میں

چاہتا ہوں کہ میں کروں۔ اس نے ہماری آپس میں لڑائی رہتی ہے۔

۲۸۴

خدمت کی اصل وجہ۔ خاندان کی تمام بیماریوں کے دوران میں اس

کی بیوی اس کی ہر طرح تیمارداری کرتی رہی۔ جب کبھی اس کی رات کو آنکھ کھلتی تو اُسے پلنگ کے پاس بیٹھا ہوا پاتا۔ آخر کار اُسے کچھ افاقہ ہوا۔ اور اس نے ایک دن نہایت محبت سے اپنی بیوی سے کہا۔
 خاوند۔ میری جان میں تمہاری ان مہربانیوں کا کسی طرح شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ اور میں تمہارے احسانات کو کبھی فراموش نہ کروں گا۔
 مگر تمہیں کس بات نے میری اس قدر خدمت کرنے پر مجبور کیا تھا؟
 بیچارے خاوند کا خیال تھا۔ کہ اس کی بیوی مزدور بھی کہے گی۔ کہ مجھے تمہاری محبت نے ایسا کرنے پر مجبور کیا تھا۔ مگر اس کی حیرانی اور اندوس کی کچھ انتہا نہ رہی۔ جبکہ اس کی بیوی نے مفصلہ ذیل جواب دیا۔
 بیوی۔ پیارے تم جانتے ہو کہ سب لوگ کنواری لڑکیوں کو ہی چاہتے ہیں۔ سو اگر تم مر جاتے تو مجھ بیوہ عورت کو اور میرے تین بچوں کو کون اپنے سر منڈھتا۔

۴۸۵

اس کی وجہ۔ میم۔ مرد ہونا بڑی بات ہے۔ مرد کیلئے تو ایک ہی سوٹ (کوٹ پتلون) اسالہا سال کافی ہوتا ہے۔ مگر بیچاری عورتوں کو ہر پارٹی کے لئے ایک لباس کی ضرورت پڑتی ہے۔
 صاحب۔ یہی تو وجہ ہے۔ کہ مردوں کو ایک ہی سوٹ سے کئی سال گزارنے پڑتے ہیں۔ (انیسویں)

۴۸۶

قابل دید نظارہ۔ معلوم ہوتا تھا کہ گھر والی تھکی ہوئی اور پریشان ہے۔ مگر اس نے سائیل سے کہا کہ اگر یہی تمہیں کھانا کھلا دوں تو تم اس کے بدلے میرا کیا کام دو گے۔

آوارہ گرد سائیل نے کہا میم صاحبہ میں تمہیں ایسا موقع بہم بخاؤں گا کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو گی کہ تمام کھانے کے درمیان ایک بھی حرف

شکایت مرد کی زبان پر نہیں آئی گا۔

عورت نے ایک منٹ کے لئے سوچ کر کہا۔ کہ بہت اچھا آؤ میں تمہیں
کھانا کھلائے دیتی ہوں۔ (انیس)

۴۸۷

ابھی خطرہ ہے۔ کیا تمہارا بیٹا اب خطرہ سے باہر ہو گیا ہے؟
جہیں ابھی ڈاکٹر تین چار مرتبہ اور مرعین کو دیکھتے آئے کا زادہ رکھتا
ہے۔ (گیٹ وے ڈسٹریکٹ)

۴۸۸

بالواسطہ کامیابی۔ کیا تمہارا باغ اسال خوب کامیاب رہا؟
بالکل میرے ہسایہ کی مرغیوں کو مرغیوں کی غالیش میں اول درجہ
کا انعام ملا تھا۔ (پاسنگ شو)

۴۸۹

بہادر ایڈیٹر۔ خاص نامہ نگار۔ جب انہوں نے جھپے رہا کر دیا
تو انہوں نے جھپے صفائی سے کہہ دیا تھا۔ کہ اگر تم نے پھر آئریٹڈ میں منہ
دکھایا۔ تو تم کو گوئی مار دی جائیگی۔

ایڈیٹر۔ میں ان سن فیروز کو دکھلا دوں گا۔ کہ میں ان سے ڈرنے والا
نہیں۔ نہ ان کی گیدڑ بھکیوں کی پرواہ کرتا ہوں۔ تمہیں دوسری ٹرین
سے واپس چلے جانا چاہئے۔

سراوی (بلا تو نامہ نگار کے سر آئیگی۔ ایڈیٹر صاحب کی بہادری
مفت میں رہی۔ (لنڈن پنچ)۔

۴۹۰

سخت دھمکی۔ مس مگ۔ میں چاہتی ہوں کہ تم سے اپنی نقص
کھینچوں۔ مگر ایک پونڈ بڑی زیادہ اجرت ہے۔
مصور۔ بہتر ہے۔ میں پچاس پونڈ میں بھی تمہاری تصویر اتار دوں گا

کرمیں نہیں ہے ہی بتا دیتا ہوں کہ یہ تمہاری بہانہ ہے اور یہ ہوا لکھو میرا
ہوگی۔ (لنڈن دو ہفتین)۔

۴۹۱ ایک ہندوستانی کہتا ہے کہ دونوں سے شادی کر لوں گا

کئی سال پہلے جب میں جوان تھا تو دونوں جوان لڑکیاں میرے پاس
آئیں۔ اور کہا کہ آپ ہمارا ایک جھگڑا طے کر دیجئے۔ آپ فرمائیے کہ آپ کے
نزدیک ہم دونوں میں سے زیادہ خوبصورت کون ہے؟ میں نے زمانہ کے
دستور کے مطابق دونوں کا دل رکھنا چاہا۔ اور جواب دیا کہ میرے نزدیک
تو آپ دونوں ہی خوبصورت ہیں۔ زندہ دل ہوشتیار اور نکتہ رس لڑکیوں
کی قسمی میرے اس گول مول جواب سے نہ ہوئی۔ ان میں سے ایک نے
جو زیادہ مستعد اور معاملہ فہم معلوم ہوتی تھی۔ کہا کہ آپ زمانہ سازی کا
جواب دے کر ہم کو ٹال نہیں سکتے۔ آپ کو ہمارے سوال کا صاف صاف
اجر کھرا جواب دینا ہوگا۔ اچھا ہم آپ سے یوں سوال کرتی ہیں۔
کہ فرض کر دو کہ ہم دونوں میں سے ہر ایک آپ سے شادی کی درخواست
کرے تو آپ کس کے ساتھ شادی کریں گے؟ سوال بہت پریشان کن
تھا۔ لیکن دفعتاً حاضر جوابی میری مدد کو آئی۔ میں نے جھٹ کہہ دیا۔ کہ
اس صورت میں میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ اور دونوں سے شادی کر لوں گا۔

۴۹۲

قانون کا مطلب۔ وہ کون شخص ہے جو سب سے گاڑی میں بیٹھ
سج و حج سے آ رہا ہے؟

یہ وہ شخص ہے جو قانون کی مدد سے لاکھوں روپیہ کا مالک بن گیا ہے

اس کا یہ وہ بیز سر ہے؟

نہیں۔ اسے لاولد چچا کے بعد از روئے قانون اس کے لاکھوں روپیہ
کی جائیداد کا مالک بن گیا ہے۔

۴۹۳

خوشامد - عورت - دیم نے گپ بازی میں میرے وقت کا خون
 کر ڈالا۔ لیکن میں نے اس پر غلہ نہیں ہونے دیا۔ کہ میں اُس کی گپوں
 سے دل برداشتہ ہو گئی ہوں۔ جب مجھے چھائی آتی تھی میں ہاتھ سے منہ
 دھو کر لپٹی تھی۔

مرد - پیاری یہ کیونکر ممکن ہے کہ تم اپنے چہرے کاغذوں سے اپنا کد
 دھن چھپا سکو۔

۴۹۴

بوا - پیسہ لڑا کی ایک ہی ہے۔ کسی خاتمِ صاحبہ کی ایک سہیلی ایک شام کہ
 ملاقات کے لئے آئی۔ تو صاحبہ نے حیران ہو کر کہا۔ کہ دیکھو بوا!
 آج چھوٹی لڑکی ایک پیسہ لگلی گئی ہے۔ اور ہم لوگ سخت حیران ہیں۔ سہیم
 سے یہ سن کر جلدی میں کوئی جواب نہ بن آیا۔ مگر بولی کہ بوا! ایک پٹیا بھی
 بھجوا کوئی بات ہے کہ جس پر تم لوگ ایسے حیران ہو رہے ہو۔

۴۹۵

مچھروں کے کاٹنے کی وجہ - لڑکا - اماں جان مجھ کیوں کاٹتے ہیں
 آپ جانتی ہیں۔

مال - نہیں بیٹا۔

لڑکا - اس لئے کہ وہ ہمیں ناپند کرتے ہیں۔

۴۹۶

میں اسے مشق ہی سمجھ لوں گا۔ جہاز پر ایک جہتی نے بیڑی کو
 اٹھا کر لیجانا چاہا اور کہا کہ آپ کو خود اوپر جاتے ہوئے تکلیف ہوگی۔ میر
 آرام سے لیجاؤں گا۔ بیڑی نے مسکرا کر کہا۔ نہیں تمہیں تکلیف ہوگی۔ میر
 سمجھتی ہوں کہ میرا جسم کسی قدر بھاری ہے۔ جہتی نے سادہ پن سے
 جواب دیا۔ نہیں بیڈم میں نے بڑے بڑے پیسے شراب کے اٹھائے

ہیں۔ اور خوب مشق کر لی ہے۔ آئے آئے میں آنکھیں بند کر کے مجھ کو دکھا کہ یہ بھی اسی مشق میں سے ایک کثرت ہے۔

۴۹۷

حوصلہ ہی کس میں ہے۔ میم صاحب۔ ہماری شادی کو اب دس برس ہو گئے۔ نکاح کے دن ہی تم گر جائے تھے۔ پھر تو گویا تم نے قسم ہی کھالی ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ پھر تم نے گر جانے کا وعدہ کیا تھا یا نہیں۔

صاحب۔ تم جانتی ہو کہ ان ان ہٹو کر کھا کر ہی سمجھتا ہے۔ دودھ کا جلا چاچھ پھونک پھونک کر پیتا ہے۔ ایک وفد کے جلسے کو آج دس برس سے بھگت رہے ہیں۔ اب پھر جانے کا حوصلہ کس مرد میں ہے۔ لکھنؤ

۴۹۸

قوت الامسہ ایک۔ جناب میرا خیال ہے۔ آپ میری لٹریچر پر مبنی ہوئے ہیں۔

دوسرا۔ کیا تمہاری لٹریچر سخت ہے یا نرم۔ ایک۔ جناب نرم ہے۔

دوسرا۔ تو میں آپ کی لٹریچر پر نہیں بیٹھا ہوا۔ میرے نیچے تو کسی کی کھنکھ لٹری ہے۔

۴۹۹

کوٹ لکھنا بہن کر آیا کریں۔ ایک صاحب ایک روز ایک مجلس

بیچنے والے کی دکان پر کچھ مجلس خرید کرنے اور حساب کرنے گئے۔ آپ کو مجلس کبانے کا بڑا شوق تھا۔ اور آپ کو اپنی تعریف کرنے کا بھی بڑا فخر تھا۔ بالآخر دوکاندار کی نظر پڑا کہ ایک مجلس لکھنا کر کوٹ کے دامن کے نیچے چھپائی۔ اور دوکاندار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آپ جانتے ہیں کہ آپ کا کیا حال

ہیشہ کوڑی دھڑی تک چٹاوی کرتا ہوں۔ دوکاندار ہاں صاحب بچا ہے۔
 بچے آپ پر کوئی شکایت نہیں۔ دیانت دار۔ اور ہیشہ سے یہی قول ہے کہ
 دیانتداری بہت عمدہ حکمت ہے۔ اور یہ کہ جلد یا۔ دوکاندار نے دیکھ لیا
 کہ اس کے کوٹ کے نیچے ایک پھلی ہے۔ کیونکہ کوٹ چوٹا تھا اور پھلی کچھ
 بڑی تھی۔ دوکاندار نے آواز دی کہ ایک بات اور سنئے جانا۔ اور قریب
 ہلا کر کہا۔ ایک میری نصیحت یاد رکھیے۔ دیانتداری بیشک عمدہ حکمت ہے۔
 لیکن آئندہ جب آپ دوکان پر آیا کریں۔ تو کوٹ لمبا پہن کر آیا کریں۔ یا
 پھلی چھوٹی چرایا کریں۔

۵۶۰
انتقال کا انتظام کسان (دیکھیں) جناب اس شخص نے وہ زمین
 خرید لی ہے اور روپیہ مجھے ابھی تک نہیں ادا کیا۔
 وکیل۔ اس کے انتقال کا انتظام ہو چکا ہے۔
 کسان۔ نہیں صاحب وہ تو ابھی زندہ ہے۔ مرنے نہیں ہوا۔

۵۷۰
ملازم کی عقل مندی۔ وکیل صاحب۔ اگر کوئی آج شام کو
 مجھے پوچھے ہے تو کہہ دینا کہ مجھے ایک نہایت ضروری کام پر بلایا گیا ہے
 نوکر۔ بہت بہتر جناب۔
 آدھ گھنٹہ کے بعد ایک اجنبی نے آکر دریافت کیا۔ کہ وکیل صاحب
 گھر میں ہیں۔

نوکر۔ (اندر سے) نہیں صاحب آج دن کو کرکٹ کھیلنے کے لئے ایک نہایت
 ضروری کام پر بلایا گیا ہے۔

۵۷۱
۸ سال کے لڑکے کی تلاش۔ ایک صاحب پرے درجے کو

لیکن ان کی بیوی عقیل اور ہوشیار تھی۔ ان کی ایک لڑکی بھی جوان تھی جس کی شادی نہیں ہوئی تھی۔ ان کی بیوی نے کہا کہ جاؤ اس کا رشتہ کہیں کر دو گھر لڑکا خاندانہ اٹھارہ سال کا ہو۔ انہوں نے سب درخواست اپنی بیوی کے اکثر جگہ لڑکا تلاش کیا۔ مگر نہ ملا۔ ناچار انہوں نے دونوں کے آٹھ ادھوس برس کی عمر کے تجویز کئے۔ جب گھر آئے تو بیوی نے پوچھا کہ کہو لڑکا صبر منہاں لگے گا۔ تو آپ کیا فرماتے ہیں۔ کہ ایک لڑکا تو دس سال کا نہیں ملا۔ مگر دونوں کے آٹھ اور دس برس کی عمر کے (جبکی عمر کا مجموعہ ۸ سال ہے تجویز کر آیا ہوں۔ دونوں کے نکاح کر دینا۔ بیوی نے سن کر ایک دو ہتھوڑا رسید کیا۔

۳:۵۱

گستاخ سوال - عورت - جانی۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے۔ کہ تمہارے ناک پر داغ ہے۔ یہ کس طرح پڑ گیا تھا۔
مرد - پیاری گلاسز یعنی عینک کی وجہ سے پڑ گیا ہے۔
عورت - کس قسم کے گلاسز سے پڑ گیا ہے۔
عورت کا مطلب شراب کے گلاسوں سے تھا۔ شرابی کے ناک پر عموماً شراب داغ پڑ جاتے ہیں۔

۵۱۴

لقب ہے ایسی اولاد پر۔ ایک جولاہا اور اس کی جو دو رات کو کوٹھو پر چار پائی بچھا کر سوئے۔ لیٹے لیٹے جولاہی اپنے خاوند سے بولی۔ میرے بچے میاں جب مجھے لڑکا پیدا ہو گا۔ تو اس کے واسطے چار پائی کہاں بچھائیں گے اس نے کہا کہ تم اپنی چار پائی تھوڑی سی اوہر سرکالو۔ میں اپنی اوہر سرکالو لیتا ہوں۔ پھر اس عورت نے کہا کہ لڑکے کی دلہن کے لئے بھی جگہ بنا لو۔ جولاہے نے کہا اور تھوڑی تھوڑی چار پائی سرکالو۔ غرض اس طرح پر دونوں چار پائیوں کا ایک ایک پایہ منڈیر سے نیچے اتر گیا۔ جب کروٹ بدلے تو ایک طرف میاں اور دوسری طرف بیوی جا پڑی۔ پھر تو دونوں روتے رہے۔

اور کہتے تھے کہ خدا کرے ایسی اولاد کسی نے گھر پیدا نہ ہو۔

۵۰۵

تم کو پتہ نہیں۔ لڑکا۔ ابا جان چاند شاہ سود خوار کون تھا؟
باب۔ جوان پڑھ اور جاہل مطلق تھا۔ جھکی سے۔ اونالا لبق تم دو سال
سے گلستان پڑھتے ہو اور تم کو ابھی تک چاند شاہ سود خوار کا پتہ نہیں کہ
کون تھا۔

۵۰۶

میاں کی گت۔ ایک پستہ قد جو لاپے کی عورت دراز قامت تھی۔
ایک دن دونوں کا تکرار ہو پڑا۔ اور مار گئی تک لوبت پہنچ گئی۔ اب
لطف یہ تھا۔ کہ جب عورت جو تار تار تھی۔ تو میاں کے فرقدان پر لگتا تھا
اور میاں بڑی بہت کرتا تو کمر تک ہاتھ پہنچتا تھا۔ جب مارے جو توں کے
بیچارے کی چند یا گنجی ہو گئی۔ تو گھبرا کر اپنے سارے کے پاس گئے
اور نہایت غصہ سے بولا کہ میاں اپنی بہن کو سمجھانے ورنہ اونٹ پر چڑھکا
رتتی جو تیاں رسید کرونگا کہ مردار کا بھیجا لکل پڑیگا۔

۵۰۷

اب بد چل کر بولونگا۔ مسکا رنٹر۔ (شادی کی درخواست کے جواب
میں) بس بس! میں آپ کی یہ باتیں نہیں سن سکتی۔
مسٹر بزنے۔ (بلند آواز سے) تو اب میں چلا کر بولونگا۔

۵۰۸

اگر پسند نہ ہو تو دام الپس۔ ایک شخص کسی دوکان پر گیا۔ اور وہاں
سے گھڑی خرید لی۔ اس دوکان پر لکھا تھا کہ اگر پسند نہ ہو تو دام الپس
اتفاقاً دوسرے روز گھڑی خراب ہو گئی۔ تو وہ شخص واپس آیا۔ اور کہ
آپ کی دوکان پر لکھا ہے۔ کہ اگر پسند نہ ہو تو دام الپس۔ یہ گھڑی مجھے
نہیں۔ اس لئے واپس لیجئے۔ اس نے جواب دیا۔ مجھے آپ کے دام الپس

ہیں۔ اس لئے میں واپس نہیں دیتا۔ آخر اس بیچارے کو ناکام واپس ہونا پڑا۔ (شانی لال مرزا مدرس مدرسہ کوٹلہ قاضی)

۵۰۹

میرا اسی صاحب۔ ایک شخص کی کسی مراسی کے ساتھ ملاقات ہوئی۔ اس نے کہا کیا آپ کچھ شعر و شاعری سے بھی واقف ہیں۔ مراسی نے کہا۔ ہاں بتاؤ میں تمہیں اس کا جواب دوں۔ اس آدمی نے کہا کہ سہ

درد ہے یاں ہاتھ میں واں پاؤں میں

اس کا دوسرا مصرع بتاؤ۔

میرا اسی نے جواب دیا سہ

رات کو طبلہ بجایا اور تم ناچا کئے۔

درد ہے یاں ہاتھ میں واں پاؤں میں

تو اس شخص نے کہا کہ اگر تم کی بجائے ہم ہوتا تو بہتر تھا۔ (شانی لال)

۵۱۰

دو حریفی لطیفہ۔ ایک معزز شخص معزز دوست کو ملنے آیا۔ رام نام رکے بیٹھنے لگا۔ معزز دوست نے کہا کہ آپ تخت پوش پر بیٹھ جائیئے۔ کہا نہیں صاحب۔ کہا کیوں۔ جواب دیا کہ جناب نیچے اور میں اوپر۔

ولت کمانے کی مستند مشہور عا

وصف حرفت حصہ اول طبع مارچ ۱۹۲۲ء	ذخیرہ صنعت حرفت حصہ ۱
نفت حرفت حصہ دوم طبع دسمبر ۱۹۲۰ء	ذخیرہ صنعت حرفت حصہ ۲
صنعت حرفت حصہ سوم طبع ستمبر ۱۹۲۲ء	ذخیرہ صنعت حرفت حصہ ۳
صنعت حرفت حصہ چہارم طبع نومبر ۱۹۲۰ء	ذخیرہ صنعت حرفت حصہ ۴
آئینہ نویں مرتبہ کے دیباچہ لکڑی کاروبار کی علی گیس	خوان نیفا۔ ابراہیم کمال خان
ایمانی۔ سوئی۔ نئی دہلی کی کڑوں پر چھینٹ چھلپانا	بھوجن پرکاش دیباچہ کے
آئینہ مختلف رنگینوں اور سیاہیوں کے	کی ترکیبیں
زمی۔ پیر میں پختہ نئی آستاری سہ (دھڑ)	میرے علی۔ ابراہیم
ل۔ (۱۹۲۲ء) رقم کے پیر میں جس سے برقم کی چیزیں	رسالہ قوت لکڑی کی دھڑ
نہا جاسکتی ہیں۔ کڑی پتھر تک	چھٹی ٹی اور اسکے صنعت
آبادی۔ لکڑی۔ پتھر۔ پتھر۔ کوہلا پینے اور صقل	کارخانہ دھڑ کی یعنی
لے کے حصہ ۱	کیرے ہونے۔ و
م کے رونق وارش۔ ہر قسم کے دھڑ پکانے اور وارنش	سے روپیہ کمانے کے
لے (۱۰۰) نسخے	لوہا دھڑا اسٹیل کا
نوعی دھڑا اور ٹانگے لگانا۔ جس سے دھڑ دیگا	قائم کرنا۔
نوعی دھڑا بنانے کی علی ترکیبیں	کھل گڑھی سازی
لکڑی خانہ مرغیوں کی پرورش تجارت شمع لگانا	صاف و مرمت کرنا
کی سیارہ مان علاج وغیرہ	بھڑ بکری کی پرورش
بیتہ البطلج۔ مرغ۔ بط۔ پتھر۔ پتھر۔ دھڑ کی پرورش	اور فروخت کرنا
لکڑی	آکر میس۔ و
پتھر۔ ہر قسم کے ہار لکڑی کی ساخت ہار	میس لکڑی اور دھڑ